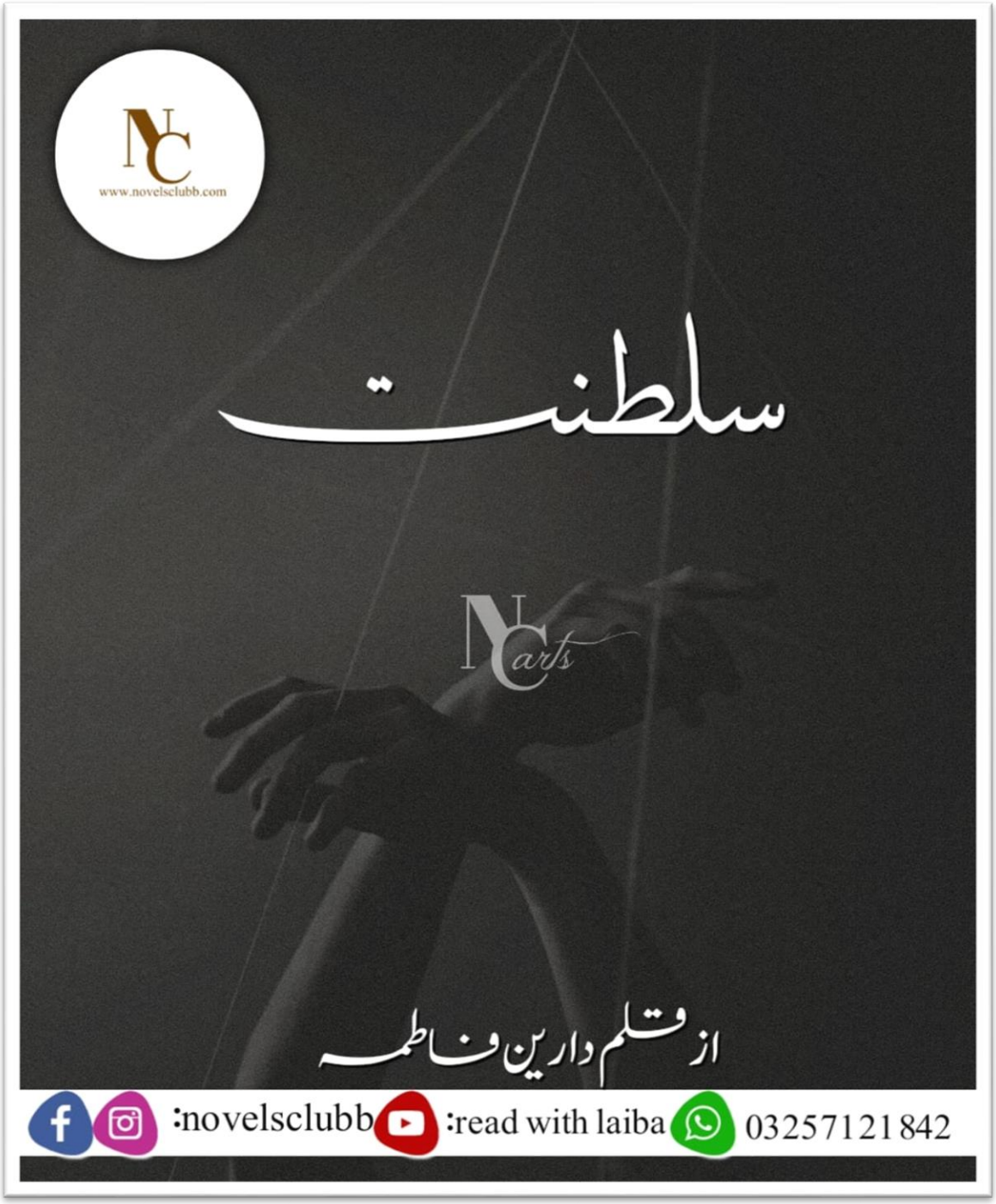
www.novelsclubb.com
سلطنت
از قلم دارین فاطمہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سلطنت

از قلم

دارین فاطمہ

www.novelsclubb.com

سلطنت بقلم دارین فاطمہ

باب دوم

ان کہی باتیں

کہنے کے قابل ایک لفظ، لیکن کبھی نہیں کہا،

خاموشی سے مجھے پھاڑ رہا ہے

ایک ایسا لفظ جو سننے کے لائق ہے مگر کبھی نہیں سنا

..خاموشی سے میرا دل توڑ رہا ہے

ایک لفظ جاننے کے قابل ہے لیکن کبھی نہیں بتایا گیا

واقعی مجھے بہت تکلیف دیتا ہے۔

ایک لفظ جسے آپ نے اپنے ذہن میں بند رکھنے کے لیے چنا ہے،

.ایک خواب کی طرح ہے جسے آپ نے پیچھے چھوڑ دیا ہے

کیونکہ بیج کیسے درخت بن سکتا ہے

اگر یہ کسی تاریک جگہ پر ہے جہاں سورج کی روشنی کبھی نہیں دیکھ سکتی؟

خواب حقیقت میں کیسے بدل سکتا ہے؟

اگر اسے زنجیروں میں جکڑ کر رکھا جائے تو کبھی آزاد نہ کیا جائے؟

جب الفاظ ظاہر کرنے کے قابل لیکن خفیہ رکھے گئے تھے،

اس خاص شخص کے لیے جو اسے رکھنا چاہتا ہے۔

محبت کیسے بڑھ سکتی ہے اور تکمیل کیسے پا سکتی ہے،

اگر یہ صرف آپ کے دل میں گہرائی میں دفن ہے؟

جن الفاظ کا آپ نے انتخاب کیا ہے وہ بغیر کہے رہ گئے ہیں،

تحفے کی طرح ہیں جو آپ نے تیار کیا ہے، لیکن کبھی نہیں دیا؛

جن الفاظ کا آپ نے انتخاب کیا ہے وہ ان کہے رہ گئے ہیں،

اس محبت کی طرح ہیں جو آپ نے محسوس کی ہے، لیکن کبھی اظہار نہیں کیا

یہ پہلی بار نہیں جب مجھے ان کہے الفاظ سے تکلیف ہوئی ہے،

جیسے مجھ پر دو دھاری والی تلوار سے وار کیا گیا ہو

مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ میرا دل ٹوٹ گیا ہے

اکثر ان الفاظ سے جنہیں میں نے ان کہا چھوڑ دیا

قسط دوم:

سڈنی کے آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے۔ چار سو سرد ہوائیں چل رہی تھیں

جیسے ابھی کچھ دیر میں بارش ہو جائے گی۔رائد نے آفیس سے نکلتے ہوئے موسم کا حال دیکھا تھا دو تین گھنٹوں تک بارش کے کوئی آثار نہیں تھے۔وہ ہنی کے نمبر پر فون ملاتا ہوا پارکنگ میں موجود اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا تیسری بیل پر کال اٹھالی گئی تھی۔

"کہاں ہو تم؟"

حنان نے کوئی جواب دیا تھا جو اسے سمجھ نہیں آیا تھا کیونکہ حنان کے پیچھے بلند آواز میں میوزک چل رہا تھا۔رائد نے کچھ بھی کہے بغیر کال کاٹ کر ڈیش بورڈ پر اچھال دیا تھا اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی پارٹی پر تھا اور اس نے رات کو لیٹ گھر آنا تھا۔

وہ یونہی اپنی دھن میں گاڑی چلا رہا تھا جب اس کی نظر فٹ پاتھ کے پاس کھڑی ایک بلی پر پڑی تھی۔رائد نے بہت کوشش کی تھی وہ اس کی طرف دھیان دیے بغیر آگے بڑھ جائے لیکن وہ نہیں کر پایا تھا۔بلیاں اس کی کمزوری تھیں۔اس نے

گاڑی ایک طرف پارک کی اور چلتا ہوا اس بلی کے پاس آیا تھا جھک کر اسے اپنے ہاتھوں میں لیا۔اس کی دائیں ٹانگ پر زخم کا نشان تھا شاید اسی لیے اس نے رائد کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اس طرح کے موسم میں فٹ پاتھ پر کھڑی تھی۔

وہ اسے لے کر ابھی گاڑی میں بیٹھا ہی تھا جب اس کا فون تھرتھرایا تھا۔اس نے ماتھے پر بل لیے نام پڑھا تھا نام پڑھتے ہی کال پک کر کے فون کان سے لگایا۔"خیریت۔"

"وہ دراصل۔۔۔۔۔"زلیخا کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن وہ کہہ نہیں پائی تھی۔

رائد کے ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہوا تھا۔"تم ٹھیک ہو؟کوئی پرابلم ہے؟"

"میں اس فلیٹ میں نہیں رہ سکتی لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کہاں جاؤں میں یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں۔"اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ الجھی ہوئی اور

گھبرائی ہوئی تھی۔

"تم کہاں ہو میں تمہیں پک کرتا ہوں۔اینڈ ڈونٹ وری میں کچھ کرتا ہوں۔" رائد نے وہیں سے گاڑی واپس موڑی تھی۔شاہزیب کے پاکستان جانے کی وجہ سے کچھ دنوں سے وہی آفیس کے تمام معاملات دیکھ رہا تھا اور اسی وجہ سے وہ روز بہت زیادہ تھک بھی جاتا تھا۔آج بھی اس نے یہی سوچا ہوا تھا وہ گھر جائے گا اور جا کر سو جائے گا لیکن وہ ناچاہتے ہوئے بھی زلیخا کو منع نہیں کر پایا تھا۔وہ اس وقت مشکل میں تھی اور رائد اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر میں وہ اسی بلڈنگ کے باہر موجود تھا جہاں اس نے اس دن اسے ڈراپ کیا تھا۔زلیخا ایک بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس کا سامان اور سوٹ کیس بھی ساتھ پڑا ہوا تھا۔

"ایسا کیا ہوا کہ تمہیں اس وقت اپنا فلیٹ چھوڑنا پڑا؟" رائد نے نارمل انداز میں

پوچھا تھا۔

"میں کیسے بتاؤں تمہیں مجھے شرم آتی ہے؟" وہ گال کے نیچے ہاتھ رکھے بہت معصومانہ انداز میں بولی تھی۔

"اٹس اوکے نہ بتاؤ۔ یہ سب میری گاڑی میں رکھو۔ دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے۔"

"مجھے برا لگ رہا ہے میں نے اس وقت تمہیں ڈسٹرب کیا۔ تم تھکے ہوئے ہو گے۔ لیکن میرے ذہن میں تمہارا ہی خیال آیا۔"

رائد نے بغیر کچھ کہے اس کا سامان اپنی گاڑی میں رکھا تھا۔ زلیخا جونہی گاڑی میں بیٹھی تھی اس کی دلخراش چیخ نکلی تھی۔ رائد نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا تھا۔

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟" اس نے ڈرتے ہوئے بلی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

رائد کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔ "تم بلیوں سے ڈرتی ہو۔ اللہ اللہ کیسے کیسے لوگ ہیں

دنیا میں۔"آخری جملہ وہ زیرِلب بڑبڑایا تھا۔"وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گی بہت شریف بلی ہے۔ہم پہلے جا کر اس کی ویکسنیشن کروائیں گے اس کے بعد گھر جائیں گے۔"

"میں تمہارے گھر کیوں جاؤں گی؟"زلیخا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پر اطمینان ہی اطمینان تھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں آسٹریلیا کا پریزیڈنٹ ہوں جو آدھی رات کو تمہیں رہنے کے لیے کوئی اچھا سا فلیٹ یا کمرہ ڈھونڈ کر دوں گا۔تم آج رات میرے گھر رہ سکتی ہو میرے پیرنٹس ویسے بھی پاکستان گئے ہوئے ہیں۔"

"میں ہرگز تمہارے گھر نہیں جاؤں گی اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تھے تو تمہیں مجھے منع کر دینا چاہیے تھا۔"زلیخا کی آنکھیں ڈبڈبائی تھیں لیکن لہجے میں دبا دبا غصہ بھی تھا۔

ساتھ ہی گاڑی کے شیشوں پر ہلکی ہلکی بوندیں گرنے لگی تھیں۔"تاکہ تم ساری رات اتنی سردی میں وہیں بیٹھی رہتی۔"

"اگر تم مجھ سے مدد مانگ رہی ہو تو تمہیں مجھ پر بھروسہ بھی کرنا چاہیے۔"وہ کچھ توقف کے بعد بالکل نارمل انداز میں بولا تھا۔

"لیکن میں کسی انجان لڑکے پر کیوں بھروسہ کروں۔میری ماما کہتی ہیں۔۔۔۔۔"

"تمہاری ماما جو بھی کہتی ہیں اسے اگنور کر کے میری بات کان کھول کر سنو۔تم اس وقت کسی ایسے ملک میں ہو جہاں تم کسی کو نہیں جانتی،جہاں کوئی کسی کا نہیں ہوتا۔اس انجان ملک اور انجان شہر میں اگر تمہیں میرے جیسا مہربان انسان ملا ہے تو اس کی قدر کرو اور چپ چاپ میری بات مانو۔"رائد اس کی بات کاٹ کر بولا تھا۔

اس نے ایک ویٹرنری کلینک کے سامنے گاڑی روکی تھی۔چھتری زلیخا کی جانب بڑھائی جو اس نے فوراً تھام لی تھی اور خود بیک سیٹ سے اس بلی کو لیا اور کلینک کی

www.novelsclubb.com

جانب بڑھ گیا۔زلیخا بھی اس کے ساتھ چل دی۔

"تمہیں یہ کہاں ملی؟"ویٹ ستیتھو سکوپ لگائے اس بلی کو چیک کر رہا تھا اس نے اپنے مخصوص لہجے میں پوچھا تھا۔

"روڈ سائیڈ۔"رائد نے اسی کی زبان میں جواب دیا تھا۔بارش میں سے گزر کر آنے کی وجہ سے اس کے بال اور جیکٹ ہلکی ہلکی بھیگ گئی تھی۔

"یو آر ویری کائنڈ مین۔"ویٹ اس کی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا۔بدلے میں رائد بھی رسمی سا مسکرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے آج کے لیے یہیں چھوڑ جاؤ۔کل تک اس کا ٹریٹمنٹ اور ویکسنیشن ہو جائے گی۔"ویٹ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولا تھا ساتھ ایک نظر اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی لڑکی کو دیکھا۔رائد یہاں اکثر آتا رہتا تھا لیکن اس لڑکی کو اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔

وہ دونوں واپس گاڑی میں بیٹھے تو بارش زور و شور سے شروع ہو چکی تھی۔"کیا کرنا ہے تم نے پھر؟"رائد نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔

"کیا ہی کر سکتی ہوں سوچا تھا باہر جا کر پڑھوں گی اپنے خاندان سے دور ایک آزاد زندگی جیوں گی جہاں کوئی مجھے نہیں جانتا ہو گا کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی میں جو کرنا چاہوں گی کر لوں گی۔اب یہی سوچ سوچ کر رونا آ رہا ہے کہ میں کسی کو نہیں جانتی اور کوئی مجھے نہیں جانتا۔"زلیخا اب رو دینے والی تھی۔

رائد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ٹیشو اس کی جانب بڑھائے تھے۔زلیخا نے آنکھیں سکیڑ کر رائد کو دیکھا تھا۔"سچ آ جینٹل مین۔"زلیخا دانت پیس کر زیرِ لب بڑبڑائی تھی لیکن اس کی یہ بڑبڑاہٹ رائد نے باآسانی سنی تھی۔

رائد نے ایک گھر کے سامنے پہنچ کر رفتار آہستہ کی تھی گیٹ خود بخود کھل گیا تھا اور رائد گاڑی پورچ تک لے گیا تھا جہاں اور بھی گاڑیاں کھڑی تھی۔لگژریز کارز۔

زلیخا تو آنکھیں بڑی بڑی کیے اس گھر کو دیکھتی رہ گئی تھی یقیناً وہ جب سے آسٹریلیا آئی ہوئی تھی اس نے اس سے زیادہ عالی شان گھر نہیں دیکھا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اس گھر سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔ اسے کبھی رائد دیکھنے سے یا بات کرنے سے اتنا امیر نہیں لگا تھا۔

"یہ گھر تمہارا ہے؟" وہ اب غور سے ان گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی جو پورچ میں کھڑی تھیں۔

رائد نے ہولے سے سر کو جنبش دی تھی۔ "چلیں۔"

www.novelsclubb.com

جتنا وہ گھر باہر سے پیارا تھا اتنا ہی اندر سے بھی خوبصورت اور منفرد تھا۔ رائد نے ہال میں داخل ہوتے ہی میڈ کو کھانا لگانے کا کہا تھا۔ میڈ ایک نظر زلیخا پر ڈالتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔ زلیخا بہت غور سے ہال کی سامنے والی دیوار پر لگی فیملی فوٹو دیکھ رہی تھی جس میں درمیان میں عنیزہ اور شاہزیب کھڑے تھے اور ان کی اطراف پر رائد

اور حنان۔سب مسکرا رہے تھے ایک خوشحال مکمل فیملی۔

"تم لوگ صرف دو بھائی ہو؟"

رائد نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا۔"ہاں۔"اپنے باپ کی دوسری شادی کو کسی کے ساتھ ڈسکس کرنا کہاں آسان ہوتا ہے۔

"تم کیا کرتے ہو جو تم اتنے امیر ہو؟"وہ ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"تمہیں زیادہ انٹرسٹ نہیں رہا میری پرسنل لائف میں۔"رائد نے ابرو اچکا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ وہ لڑکی اپنے آپ کو پرسکون اور محفوظ محسوس کرے۔

"اوکے اب میں کچھ نہیں پوچھوں گی۔"زلیخا منہ بنا کر اس نرم صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے بابا پاکستان کے بہت بڑے بزنس مین ہیں بہت سی فوڈ چینز، ٹیکسٹائل انڈسٹریز ان کے انڈر کام کرتی ہیں۔ وہ ایک کامیاب انسان ہیں اور یہ سب انہی کا ہے۔ کھانا لگ چکا ہے پہلے وہ کھالیں۔" رائد نے سادہ انداز میں کہہ کر ڈائننگ ہال کی جانب اشارہ کیا تھا۔

زلیخا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم پاکستان کے کس شہر سے ہو؟" رائد نے یونہی پوچھا تھا۔

"لاہور اور تم؟"

www.novelsclubb.com

"بابا لاہور سے اور ماما اسلام آباد سے۔ لیکن ہم یہیں پیدا ہوئے ہیں اور یہی پلے بڑے ہیں سال میں ایک دو دفعہ پاکستان جاتے ہیں۔ تم ماسٹرز کر رہی ہو رائٹ؟"

زلیخا نے سر ہلایا تھا۔

"تو تمہیں اسی لحاظ سے کوئی اچھی جاب کرنی چاہیے۔آسٹریلیا میں اچھی جاب ملنا اتنا مشکل نہیں ہے۔"رائد ابرو اچکا کر بولا تھا۔

"میں فل ٹائم جاب نہیں کر سکتی۔ صبح یونیورسٹی جانا ہوتا ہے اس لیے۔"زلیخا گہری سانس کھینچ کر بولی تھی۔

وہ دونوں اپنا پیٹ بھرنے میں مشغول تھے جب حنان نمودار ہوا تھا۔"تمہاری بات ہوئی امائرہ سے وہ مجھے کال کر رہی تھی لیکن میں۔۔۔۔"اس کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا جب اس کی نظر زلیخا پر پڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری دوست ہے زلیخا اور زلیخا یہ میرا چھوٹا بھائی ہے حنان۔"رائد نے ان دونوں کے درمیان اجنبیت ختم کرنے کے لئے ایک دوسرے کو متعارف کروایا تھا۔

"ہائے۔"حنان مسکرا کر کہتا ہوا کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا۔ساتھ ہی اپنے آپ کو متعارف کروایا۔

رائد نے اسے زلیخا کے فلیٹ کے مسئلے کے بارے میں بتایا تھا۔"یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے۔میری دوست ہے وہ پچھلے مہینے نئے اپارٹمنٹ میں موو ہوئی ہے اور اسے کوئی لڑکی چاہیے روم شیئر کرنے کے لیے کیونکہ وہ پوری سکیوریٹی چارجز نہیں پے کر سکتی تو میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔"حنان زلیخا کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو؟"اس نے یقین دہانی کرنا چاہی تھی۔

حنان نے سر کو خم دیا تھا۔"ایک مسئلہ ہو گا آپ کو دراصل وہ لڑکی بنگالی ہے اور اس کی روم میٹ انڈین ہے تو یہ نہ ہو کہ آپ دو قومی نظریے اور 1971ء کی جنگ پر بحث کرتی رہیں کہ کون جیتا تھا کون ہارا تھا۔"حنان اپنا رخ زلیخا کی جانب موڑے کہہ رہا تھا۔

"تمہیں وہ چھوٹی بچی لگ رہی ہے جو وہ ان باتوں پر لڑے گی۔"رائد نے آنکھیں

سکیڑ کر اسے گھورا تھا۔

"نہیں میں اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ میری دوست کافی ایموشنل ہے اپنی آئیڈیالوجیز کو لے کر۔" حنان نے اپنا نقطہ واضح کیا تھا۔

"میں جس لڑکی کے ساتھ رہتی تھی وہ کورین تھی اسے گن کر دس جملے آتے تھے انگریزی کے۔ ہر رات ہماری کچن رینج پر ریمز پک رہے ہوتے تھے جب اس کے ساتھ گزارا کر سکتی ہوں تو یہ انڈینز، بنگلہ دیشی ویسے بھی اپنے جیسے ہیں۔ میں مینج کر لوں گی تم بات کر لینا اپنی دوست سے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ بے فکر رہیں۔" حنان نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔

"وہ سیڑھیوں کے ساتھ والا روم فری ہے تم ریسٹ کر لو تھک گئی ہو گی۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو ہیلی کو آواز دے لینا۔" رائد نے اس کا کھانا ختم ہونے کے بعد انگلی سے اس کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔ حنان نے ایک ساتھ دونوں ابرو

اچکا کر رائد کو دیکھا تھا لیکن رائد نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔

"تھینک یو۔" زلیخا تشکرانہ انداز میں کہتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک میٹھی خوشبو نے اس کا استقبال کیا تھا۔اس کی نظر چاروں طرف گھومتی ہوئی سامنے دیوار پر اٹک گئی تھی جہاں درمیانے سائز کی ایک تصویر لگی ہوئی تھی جس میں چودہ پندرہ سالہ لڑکی نیلے رنگ کے یونیفارم میں ملبوس ہاتھ میں ایک بڑی سی ٹرافی لیے کھڑی تھی۔وہ لڑکی کون تھی۔زلیخا نے دل میں سوچا تھا۔اسے وہ کمرا بہت خالی خالی سا لگا تھا جیسے وہاں کوئی رہتا نہ ہو۔شیشے کی کھڑکی کے پار دھڑا دھڑ بارش ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

صبح تک موسم بہتر ہو چکا تھا۔بارش رک چکی تھی البتہ سڈنی کی سڑکیں گیلی ہو چکی تھیں اور ہوا میں ایک نمی سی آگئی تھی۔زلیخا کا کچھ سامان اس فلیٹ میں تھا سو وہ اسے

لینے کے لیے حنان کے ساتھ آئی تھی کیونکہ رائد اپنے کسی ضروری کام سے کہیں جا چکا تھا۔حنان نے سامان رکھنے میں اس کی مدد کی تھی۔وہ اس بلڈنگ سے تھوڑا سا آگے بڑھے تھے جب اس حنان کا فون بجا تھا۔اس نے گاڑی ایک سائیڈ پر لگا کر کال رسیو کی تھی۔

"جی ماما سب ٹھیک ہے یہاں۔"اس نے عنیزہ کے سوال کا جواب دیا تھا۔

زلیخا کی نظر ادھر ادھر گھومتی ہوئی سڑک کے ساتھ بنے ہوئے ٹینس کلب کے بل بورڈ پر پڑی تھی جس پر ایک کم عمر لڑکے اور لڑکی کی تصویر تھی اور انہوں نے ریکٹ اور ٹینس بال پکڑی ہوئی تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملاتے ہوئے ترچھا رخ کیے کھڑے تھے۔اس بل بورڈ کو دیکھتے ہوئے اسے اچانک کچھ یاد آیا تھا۔

حنان نے فون بند کر کے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"وہ لڑکی اس کی تصویر تم لوگوں کے گھر پر بھی تھی۔" زلیخا بے اختیار بولی تھی۔

حنان نے سر نیچے کر کے اس بل بورڈ کو دیکھا تھا جو بہت سالوں سے لگا ہوا تھا اور کسی نے اسے بدلا بھی نہیں تھا۔ "وہ امائرہ ہے ہماری بہن۔"

"رائد نے تو کہا کہ تم دونوں دو بھائی ہو۔" زلیخا کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"ایکچوئلی امائرہ۔۔۔۔۔ ہمارے بابا کی سیکنڈ وائف سے ہے اس لیے۔ سٹیپ سسٹر یونو۔" حنان اب اسے کیا ہی کہتا جب اس نے کل رات گھر پر امائرہ کی تصویر دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امیر لوگ اور ان کے افیئرز۔" زلیخا نے دل میں سوچا تھا کہا نہیں۔

ان دونوں لڑکیوں نے بہت گرم جوشی سے زلیخا کا استقبال کیا تھا۔ بنگلہ دیشی لڑکی کا نام آمنہ احسان تھا اور وہ مسلمان تھی اور انڈین لڑکی کا نام آریا دیوی تھا۔ آمنہ حنان کی کلاس فیلو تھی جو ڈاکٹر بن رہی تھی اور آریا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ تھی اور ایک فرم میں

کام کر رہی تھی۔

حنان نے ساری چیزیں رکھنے میں ان دونوں کی مدد کی تھی اور آمنہ کو تاکید کی تھی کہ وہ زلیخا کا اچھے سے خیال رکھے۔

زلیخا نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔ کل رات وہ کتنی پریشان تھی جب اسے اپنا فلیٹ چھوڑنا پڑا تھا لیکن اگلے ہی دن اسے رائد اور حنان کی بدولت نئی پناہ گاہ مل گئی تھی۔ وہ دونوں لڑکے بہت اچھے تھے۔ یقیناً ان کی ماں نے ان کی تربیت بہت اچھی طرح کی تھی۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

کلاس روم میں موجود پروفیسر اپنی کوئی آپ بیتی سنا رہے تھے اور سارے بچے پوری توجہ کے ساتھ انہیں سن رہے تھے۔ امائرہ سب سے آخر پر بیٹھی سست روی سے موبائل پر انگلیاں چلا رہی تھی۔ جس دن سے وہ شاہزیب سے ملی تھی اس کا کسی

چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔ عجیب مایوسی اور بے چینی نے دل کو گھیرا ہوا تھا۔ تبھی واٹس ایپ پر کوئی نوٹیفکیشن آیا تھا اس نے بیزاری سے شاہزیب کے میسج کو پڑھا تھا۔ایک بار، دو بار، تین بار۔ پھر یقین دہانی کے لیے اوپر لکھا ہوا کانٹیکٹ نیم پڑھا۔ "میں تمہاری شادی کروا رہا ہوں اسی وقت۔ بھائی بھی یہی چاہتے ہیں اور میں مزید تمہارا اریسپونسبل بیہویئر نہیں برداشت کر سکتا۔"

"آپ ایسا نہیں کر سکتے ڈیڈ۔" امائرہ نے فوراً میسج کا جواب دیا تھا۔ایک بار چہرہ اٹھا کر سامنے پروفیسر کو دیکھا جواب بھی اپنا قصہ سنا رہے تھے لیکن امائرہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میرے پاس کوئی اور چوائس نہیں چھوڑی۔ بہت مان لی ہے میں نے تمہاری ضدیں اب میں جو کہوں گا تمہیں کرنا پڑے گا۔" شاہزیب کا انداز دوٹوک تھا۔

اسے عنیزہ کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی۔اس نے عنیزہ کا نمبر نکال کر میسج ٹائپ کرنا شروع کیا پھر ایک خیال آنے پر اس میسج کو ڈیلیٹ کیا۔"اس نے ایک دفعہ اس سے مدد مانگی تھی وہ دوبارہ وہی غلطی نہیں دہرائے گی۔"دماغ سے آواز آئی تھی۔

"میں کوئی شادی نہیں کر رہی ڈیڈ۔آپ نے مجھ سے خود وعدہ کیا تھا آپ مجھے فورس نہیں کر سکتے۔"اس نے لب کاٹتے ہوئے دوبارہ شاہزیب کو میسج کیا تھا۔

"تم نے مجھے مجبور کیا ہے امائرہ۔میں یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے تمہیں مزید بگڑتے نہیں دیکھ سکتا۔"

www.novelsclubb.com

"آپ ایک کام کریں ڈیڈ میری فکر کرنا چھوڑ دیں۔"

"چھوڑ دوں گا نہ جس دن تم یتیم ہو گی۔اپنے آپ کو تیار کرو۔اپنی ذمہ داری خود اٹھاؤ کیونکہ میری تو بس ہو گئی ہے۔"

کلاس ختم ہو گئی تھی۔وہ سب سے پہلے اپنی چیزیں سمیٹ کر کلاس سے نکلی تھی اور

ایک کونے میں آئی تھی جہاں بہت کم لوگ آتے جاتے تھے۔سارہ کا نمبر ملایا تھا ۔کال ڈکلائن کر دی گئی تھی۔اس کے بار بار کالز کرنے پر سارہ نے فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا۔"کیا مسئلہ ہے امائرہ۔سونے کا ٹائم ہے یہاں تمہیں پتہ تو ہے؟"وہ سخت بیزار نظر آرہی تھی۔

"ماما آپ پلیز ڈیڈ سے بات کریں وہ کہہ رہے ہیں وہ میری شادی کروا رہے ہیں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔"

سارہ اٹھ کر بیٹھی تھی۔"یاد آگئی تمہیں تمہاری ماں۔تم سے زیادہ سیلفش انسان تو میں نے کم ہی دیکھا ہو گا اور کر لو شادی اچھا خاصا لڑکا ہے خوش رہو اس کے ساتھ۔ تم نے کون سا پڑھائی مکمل کر کے اپنے روشن خاندان کا نام روشن کرنا ہے۔"سارہ طنزیہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے ماما۔"امائرہ اپنی بات پر زور دے کر بولی تھی۔

"لیکن تمہیں تو تمہاری ماں کی ضرورت نہیں تھی؟" سارہ طنزیہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

امائرہ نے فون بند کر دیا تھا۔اس کی انا بہت بڑی تھی۔اسے مرنا قبول تھا لیکن بھیک مانگنا تھا۔"میری زندگی میں ہی کیوں سب کچھ الٹا ہوتا ہے مجھے ہی کیوں ایسے ماں باپ ملے ہیں؟" اس نے دیوار سے ٹیک لگائی تھی۔

"نانو۔" اس نے ایک اور امید کا سہارا لینا چاہا۔اسے یقین تھا کہ شاہزیب اسے کسی نہ کسی طرح منا ہی لیں گے انہیں اسے مینیوپلیٹ کرنے کے طریقے آتے تھے۔وہ پہلے ہی نکاح کر کے پچھتا رہی تھی اب اس کے اندر مزید پچھتاووں کو جگہ دینے کی ہمت ختم ہوتی جا رہی تھی۔

اس نے حلیمہ بیگم کو کال کی تھی۔"نانو۔"

"ہاں کہو امائرہ کیا ہوا ہے؟" حلیمہ بیگم کو اندازہ تھا کہ جب امائرہ نے کوئی سنجیدہ

بات کرنی ہوتی تھی تبھی وہ اس طرح گفتگو کا آغاز کرتی تھی۔

"ڈیڈ۔۔۔ کہہ رہے ہیں وہ میری شادی کروانا چاہتے ہیں۔ میں ابھی ریڈی نہیں ہوں۔ آپ ان سے بات کر سکتی ہیں؟" اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور آواز مسلسل کپکپا رہی تھی۔

"اچھا نہیں لگتا میں شاہزیب سے ایسی بات کروں۔ وہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہارا اور اس کا مسئلہ ہے اور تم خود بھی تو سوچو جو کچھ تم کرتی ہو اس کے بعد میں کس منہ سے بات کروں اس سے۔" حلیمہ بیگم ٹھنڈے لہجے میں کہے جا رہی تھیں۔ "لیکن تم گھر آؤ پھر بات کرتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ کی نظر اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی پر پڑے نشان پر پڑی تھی۔ "اوکے نانو۔ اللہ حافظ۔" اس نے فون کاٹ کر بیگ میں رکھا تھا۔ وہ واپس جا رہی تھی جب ایمان نے پیچھے سے اسے پکارا تھا۔

"امائرہ کلاس نہیں لینی؟" وہ بھاگتی ہوئی امائرہ کے پاس آئی تھی۔

"نہیں۔مجھے کام ہے۔" امائرہ اسے نظرانداز کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔ایمان بھی کندھے اچکا کر باقی کلاس فیلوز کی جانب بڑھ گئی تھی۔

جاتے ہوئے اس کے قدم کئی بار لڑکھڑائے تھے اور ہر بار اس نے اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔وہ گاڑی میں بیٹھی تھی۔فرنٹ ویو مرر میں اپنا عکس دیکھا۔"کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا امائرہ۔۔۔۔کوئی تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔۔تمہیں پیدا ہی نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ایک کام کرو مر جاؤ۔۔۔۔تم ایک لوزر ہو۔۔۔۔۔تم نے ہمیشہ مجھے ہرٹ کیا ہے۔" اور بہت سے جملے اور طعنے اس کے دماغ میں گونج رہے تھے۔ان آوازوں کے شور سے امائرہ کو اپنا سر پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

بائیں ہاتھ کی مٹھی بھینچے، فون پر واٹس ایپ پر کلک کر کے شاہزیب کا کانٹیکٹ کھولا۔"میں نے صرف آپ کے کہنے پر نکاح کیا تھا ڈیڈ لیکن میں شادی نہیں

کروں گی۔آپ کہتے ہیں میں نے آپ کو مایوس کیا ہے تو ڈیڈ ایک دفعہ پھر سے مایوس ہونے کے لیے تیار ہو جائیں کیونکہ آئی پرامیس اس بار تو آپ کو میری لاش ہی ملے گی۔گڈ بائے فوریور۔"اس نے میسج ریکارڈ کر کے بھیج دیا تھا۔اگلے ہی لمحے شاہزیب کی کال آئی تھی۔امائرہ نے فون کو ساتھ پڑے بیگ میں رکھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

یونیورسٹی کی پارکنگ سے نکل کر گاڑی مین روڈ پر آگئی تھی۔امائرہ نے ریس پر پاؤں رکھا تھا وہ بڑھتی گئی تھی۔وہ کچھ محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔اندر ایک لاوا ابل رہا تھا۔آنکھوں میں ایک جنون تھا۔تیز رفتار،گاڑی کا ٹکرانا،ایک ہولناک حادثہ اور اس کی کہانی کا اختتام۔اس کی نظریں سامنے تھیں۔رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔آس پاس بہت سی گاڑیاں تھیں۔وہ پوری رفتار سے سامنے سے آنے والی گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی۔اس نے دانتوں پر دانت جما کر سٹیئرنگ پر گرفت مظبوط کی

تھی۔"تم جانتی ہو انسان کب اس مقام پر پہنچتا ہے کہ وہ اپنی جان خود لینے کا فیصلہ کرے جب اسے یقین ہو جائے کہ وہ کسی کے لیے اہمیت نہیں رکھتا۔جب اس کا دل مردہ ہونے لگے۔جب اس کے اندر اتنا غبار بھر جائے کہ اسے نکالنے کا ایک ہی طریقہ نظر آئے۔"کسی کے کہے ہوئے الفاظ اس کے ذہن میں گڈمڈ ہو رہے تھے۔

فاصلہ کم سے کم تر ہو گیا تھا وہ بری طرح گاڑی سے ٹکرانے والی تھی جب ایک سفید رنگ کی گاڑی عین ان کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ جیسے کسی ٹرانس سے باہر نکلی تھی۔اس نے فوراً بریک پر پاؤں رکھ کر بمشکل اسے روکا تھا۔وہ اس گاڑی کو بھی پہچانتی تھی اور اس گاڑی میں بیٹھے بے یقین آنکھوں والے شخص کو بھی۔اس کی سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھیں۔

سامنے سے آتی ہوئی گاڑی والا شاید امائرہ جتنا ماہر نہیں تھا۔اس کی گاڑی سڑک کے

پول سے ٹکرائی تھی۔وہ بگڑے ہوئے تیوروں کے ساتھ گاڑی سے نکلا تھااور ولی کی گاڑی کی ونڈ سکرین کھٹکھٹائی تھی۔ولی نے دانتوں پر دانت جمائے غصہ ظبط کرنے کی تھے۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے میرا کتنا بڑا نقصان کیا ہے۔"وہ آدمی کاٹ کھانے والے انداز میں بولا تھا۔

"میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ایک منٹ۔"وہ اتنا مشہور تھا کہ اس طرح سڑک پر کسی کا گریبان پکڑتا تو دو منٹ میں ویڈیو پورے انٹرنیٹ پر پھیل جانی تھی۔وہ اسے نظر انداز کرتا ہوا امائرہ کے پاس آیا تھا۔امائرہ اس سے نظریں نہیں ملا پائی تھی۔"اسے سائیڈ پر پارک کرو اور میری گاڑی میں بیٹھو۔"اس کا انداز بے حد سرد تھا۔

ولی واپس اس آدمی کے پاس آیا تھا۔والٹ سے کچھ نوٹ نکال کر اسے تھمائے

تھے۔"اگر اتنے پیسوں سے آپ کو نقصان پورا نہیں ہو گا تو یہ میرا کارڈ ہے آپ کال کیجیے گا میں آپ کو پے کر دوں گا۔اینڈ آئی ایم سوری میرا آپ کو نقصان پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔"وہ تحمل سے کہہ رہا تھا۔

اس آدمی نے ولی کے ہاتھ سے پیسے اور کارڈ لے لیا تھا اور واپس پلٹ گیا تھا۔جب ولی لڑنا نہیں چاہتا تھا تو اس نے لڑ کے کیا کرنا تھا۔ویسے بھی اسے کہیں جانے کی جلدی تھی۔

امائرہ ابھی تک اپنی گاڑی میں بیٹھی تھی۔"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے؟ولی کی آواز بلند اور لہجہ سخت تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کچھ دیر یونہی خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی جیسے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔اس نے گاڑی ایک سائیڈ پر پارک کی تھی اور چپ چاپ ولی کی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

ولی فون پر کسی سے بات کر کے گاڑی میں بیٹھا تھا۔"کین یو پلیز ایکسپلین کہ تم کیا کرنے جا رہی تھی؟"ولی کا ضبط جواب دے چکا تھا۔

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔اس کی گردن اور کندھے جھکے ہوئے تھے۔ نظریں گود میں پڑے بیگ کی کی چین پر تھیں۔ جس پر گڑیا لٹکی ہوئی تھی ۔امائرہ کی مکمل توجہ اس ننھی سی گڑیا پر تھی۔اس نے جیسے ولی کو سنا ہی نہیں تھا۔

"امائرہ میں تم سے بات کر رہا ہوں۔"ولی کی آواز بلند ہوئی تھی۔

جواب ندارد۔

www.novelsclubb.com

اس کی نظر امائرہ سے ہوتی ہوئی اس کی کلائی پر گئی تھی اور وہ چونک گیا تھا اس کے بائیں ہاتھ کی کلائی پر ایک کٹ کا نشان تھا۔ عموماً امائرہ نے بائیں ہاتھ میں سمارٹ واچ پہنی ہوتی تھی اس لیے کوئی بھی اس نشان کو نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن آج اس کا ہاتھ خالی تھا اور وہ نشان واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ولی نے مزید اسے کچھ نہیں کہا تھا وہ

خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا تھا۔

اسے علم نہیں تھا کتنا وقت لگا تھا لیکن گاڑی کی رفتار کم ہو گئی تھی اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔ایک بڑا سا گیٹ اور گیٹ کے پار محلوں جیسا گھر۔ باہر سکیوریٹی گارڈز کھڑے تھے گیٹ کھلا تھا اور گاڑی اندر چلی گئی تھی۔ایک طرف پودوں سے بھرا ہوا لان تھا، درمیان میں آبشار لگا تھا اور اس سے آگے وہ خوبصورت عمارت تھی جسے کسی بنانے والے نے بہت توجہ اور محنت سے بنایا تھا۔ولی نے گاڑی پورچ میں روکی تھی اور باہر نکل کر اس کی جانب کا دروازہ کھولا تھا۔

یہ ان کا گھر تھا۔اس نے یہ گھر پہلی دفعہ دیکھا تھا اس سے پہلے وہ کبھی یہاں نہیں آئی تھی۔ولی آگے بڑھ گیا تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا امائرہ وہیں کھڑی تھی۔اسے شاہزیب کا سامنا نہیں کرنا تھا۔

"امائرہ چاچو پریشان ہیں اور وہ تمہارا ویٹ کر رہے تھے۔"اس بار ولی نارمل انداز

www.novelsclubb.com

میں بولا تھا۔

امائرہ بھاری قدم اٹھاتی ولی کے پیچھے پیچھے چلتی ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی جہاں شاہزیب اور عنیزہ اس کے منتظر تھے۔

ولی نے وہاں موجود میڈز کو اشارہ کر کے دور بھیج دیا تھا۔ جہانزیب، انعم ،الہان، پاکیزہ کسی رشتہ دار کی شادی پر گئے ہوئے تھے۔ سو اس وقت اس گھر میں صرف وہی لوگ موجود تھے۔

شاہزیب اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔ ولی ایک طرف ہو گیا تھا وہ عین امائرہ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ "کہاں سے ملی ہے یہ؟" سوال ولی سے کیا گیا تھا۔

ولی نے امائرہ کی جانب دیکھا تھا جو بت بنے کھڑی تھی وہ کچھ نہیں کہہ پایا تھا۔ وہ ان باپ بیٹی کا معاملہ تھا۔ وہ اس میں مداخلت کا حق نہیں رکھتا تھا۔

"کیا کہہ رہی تھی تم؟" وہ امائرہ سے مخاطب ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سر اٹھا کر شاہزیب کو دیکھا جن کی غصے سے کان کی لوئیں تک سرخ ہو رہی تھیں۔"کہ میں شادی نہیں کروں گی۔"وہ ڈھٹائی سے بولی تھی۔

ولی کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔"اب اس کی زبان چلنے لگی ہے۔"اس نے دل میں سوچا تھا۔اسے بالکل علم نہیں تھا کہ شاہزیب اور امائرہ کس بارے میں بات کر رہے تھے۔

ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا گیا تھا۔ولی کی آنکھیں شاک سے پھیلیں تھیں انہوں نے کبھی شاہزیب کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چاچو۔"ولی آگے بڑھا تھا۔

"ویٹ ولی لیٹ می ٹاک ٹو ہر۔"انہوں نے ہاتھ اٹھا کر ولی کو روکا تھا وہ وہیں رک گیا تھا۔

ایک زخمی تاثر اور بے یقینی امائرہ کی آنکھوں میں پھیلی تھی جسے اس نے اگلے ہی لمحے

چھپالیا تھا۔اس نے بمشکل آنکھوں میں بھرتے ہوئے پانی کو باہر نکلنے سے روکا تھا۔یہ دوسری دفعہ تھا کہ اس کے باپ نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہو۔

"کیا دھمکیاں دے رہی تھی تم۔بتاؤ اب سامنے کھڑا ہوں تمہارے۔"وہ سخت لہجے میں کہہ رہے تھے۔

"میں شادی نہیں کروں گی۔"اس نے اپنا کہا ہوا جملہ ایک بار پھر دہرایا تھا۔لیکن اب کی بار لہجہ بے حد کمزور تھا۔اسے ایک شناسا سی کیفیت محسوس ہونے لگی تھی ۔اسے یہاں گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کس سے کرنی ہے یہ بھی بتادو۔"وہ چلا رہے تھے۔

"ڈیڈ۔"وہ کچھ کہنا چاہتی تھی پھر خود کو روک لیا۔

"امائرہ میں وہ انسان ہوں جس نے ساری زندگی تمہیں اون کیا ہے تمہاری ذمہ داری اٹھائی ہے لیکن تم کیوں سمجھو گی۔میں نے کبھی تم پر روک ٹوک نہیں دی

تمہیں اتنی آزادی دی۔میں اگر تمہارے سر سے ہاتھ اٹھادوں تو دنیا تمہیں ایک پل کے لیے بھی جینے نہ دے۔اس لیے فیصلہ کرلو تمہیں اپنے باپ کا نام چاہیے یا نہیں کیونکہ اس کے بعد تم آزاد ہو تمہیں جو کرنا ہے کرو لیکن میں تمہیں اون نہیں کروں گا میں تمہاری ذمہ داری نہیں اٹھاؤں گا۔" وہ سرد لہجے میں کہہ رہے تھے۔

امائرہ نے وہیں کھڑے کھڑے اپنے بیگ سے فون نکال کر حمزہ کو میسج کیا اور واپس شاہزیب کے سامنے کھڑی ہوئی۔"آپ کا دیا ہوا فون۔یہ رہی آپ کی دی ہوئی گاڑی کی چابی۔یہ رہے آپ کے کریڈٹ کارڈز اور یہ رہے باقی چیزیں۔"اس نے وہ ساری چیزیں شاہزیب کو دکھا کر واپس بیگ میں ڈالیں تھیں۔دوائیوں کا ایک پیکٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑا اور درمیان میں پڑے میز پر اپنا بیگ رکھ دیا۔"میں خود اس دنیا میں نہیں آئی تھی آپ اور ماما لائے تھے اس لیے آپ نے مجھے اون کر کے یا میری ذمہ داری اٹھا کر کوئی احسان نہیں کیا اور آپ کو کس نے کہا مجھے جینا ہے

ڈیڈ۔مجھے جینا نہیں ہے۔مجھے مرنا ہے۔میں نے آج کوشش کی ہے میں کل کروں گی۔پرسوں کروں گی۔میں مر جاؤں گی۔جتا لیجیے گا اپنے احسانوں کو میری قبر پر آ کر۔"وہ شاہزیب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چبا چبا کر بولی تھی۔ولی انہیں دیکھتا رہ گیا تھا اس نے پہلے کبھی شاہزیب کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔

"گڈ بائے۔"وہ وہیں سے پلٹ گئی تھی۔

"یہ میڈیسنز اپنی ماں کی کمائی سے لی تھیں۔"شاہزیب کا چہرہ بے تاثر تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر شاہزیب کو دیکھا تھا۔دل میں کہیں ایک ٹیس اٹھی تھی۔ایک آہ جس کا اس نے خود ہی دم توڑ دیا تھا۔اسے اپنی انا کو قائم رکھنا تھا۔دوائی ان کے قدموں میں پھینکتی وہ خالی ہاتھ آگے بڑھ گئی تھی۔ولی اس کے پیچھے جانے والا تھا جب عنیزہ نے اسے روکا تھا۔"میں اس سے بات کرتی ہوں۔وہ ابھی غصے میں ہے۔"عنیزہ اسے کہہ کر امائرہ کے پیچھے لپکی تھی۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب وہیں صوفے پر بیٹھ گئے تھے امائرہ اس سبزہ زار کے درمیان میں بنے راستے پر چلتی ہوئی اس بڑے سے گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"امائرہ۔" عنیزہ کی پکار پر وہ رکی تھی۔ پلٹ کر تپش بھری نگاہوں سے عنیزہ کو دیکھا۔ "کیا مسئلہ ہے آپ کو؟"

"آئی ایم امپریسڈ۔" وہ مسکراتی ہوئی متوازن چال چلتی اس کے پاس آئی تھی۔ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا ولی بہت دلچسپی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"میں نے آپ کے لیے کچھ نہیں کیا اور نہ ہی میں آپ کی دھمکیوں سے ڈرتی ہوں۔ گیٹ اٹ۔ میں نے پندرہ سال کی عمر میں اپنی نبض کاٹی تھی۔ میں نے اپنے نکاح کی رات گولیاں کھائیں تھیں۔ میں نے آج اپنا ایکسڈینٹ کروانے کی کوشش کی تھی اس لیے میرا مشورہ مانیں تو میرے لیے ہلکان ہونا چھوڑ دو۔ اس کے لیے میرے اپنے ماں باپ کافی ہیں۔" امائرہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چبھن

www.novelsclubb.com

بھرے انداز میں بولی تھی۔

عنیزہ دو قدم آگے بڑھی تھی۔"بد کرداری کی بدنامی لگنے سے کون سی لڑکی نہیں ڈرتی۔"اس کی آنکھوں میں واضح تنبیہ تھی۔

امائرہ نے اس درمیانی راستے کے اختتام پر پڑے گملے کو ٹھوکر ماری تھی۔لگی تو اسے بہت زور کی تھی لیکن اس نے محسوس نہیں ہونے دیا تھا۔"میں بد کردار نہیں ہوں۔یہ بات آپ بھی جانتی ہو اور میں بھی۔"انگلی اٹھا کر اسے باور کرواتی وہ پلٹ گئی تھی لیکن اب اس کی چال میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ تھی۔ولی نے اسے عنیزہ سے دور جاتے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت گیٹ کے باہر ایک گاڑی رکی تھی وہ یقیناً حمزہ تھا۔امائرہ کو لڑکھڑاتے دیکھ کر اس نے اسے سہارا دیا تھا اور بیٹھنے میں مدد بھی کی تھی۔گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہو گئی تھی۔ولی وہیں کھڑا رہا تھا۔وہ ہر روز امائرہ کا ایک نیا پہلو دیکھتا تھا

اور اس کا ہر پہلو اسے بہت دلچسپ لگتا تھا۔اس کی اتنی بری عادتوں کے باوجود وہ اسے بری کیوں نہیں لگتی تھی۔

امائرہ بالکل خاموش سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔"اے سی بند کر دو۔"اس کی طبیعت بگڑ رہی تھی اس نے بہت دیر برداشت کرنے کے بعد اسے کہا تھا۔اسے شدید گرمی میں شدید سردی لگ رہی تھی۔

"امائرہ۔"حمزہ نے ڈرائیو کرتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔

"ہمم۔"امائرہ یونہی کھوئی کھوئی تھی۔اس کی طبیعت بگڑ رہی تھی وہ اپنی شرٹ کو مٹھی میں بھینچے اس تکلیف پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہیں پینک اٹیک آ رہا ہے؟"حمزہ نے بغیر اس کی طرف دیکھے پوچھا تھا۔

"ہاں شاید۔"امائرہ بہت دھیمی آواز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میڈیسن کہاں ہے؟"اس نے امائرہ کو دیکھا تھا جو کسی بھی لحاظ سے نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

"گھر پر۔"

"ہوسپٹل لے چلوں؟"حمزہ نے فکرمندی سے کہا تھا۔

"نہیں۔مجھے گھر جانا ہے۔"امائرہ بیزاری سے بولی تھی۔

"تمہارا کوئی جھگڑا ہوا ہے تمہارے ڈیڈ سے۔"وہ سرسری لہجے میں پوچھ رہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ ضرور اس کے ڈیڈ کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسئلہ ہوا ہوگا کیونکہ وہ اتنا ڈسٹرب تبھی ہوتی تھی جب وہ اپنے ماں باپ سے لڑتی تھی۔

"ہاں۔بعد میں ڈسکس کریں گے۔میں بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں ۔"امائرہ مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کیے غنودگی بھرے انداز میں بولی تھی۔حمزہ خاموش ہو گیا تھا۔اس نے امائرہ سے مزید کوئی سوال کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

ماضی:

شاہزیب امائرہ کو لے کر کافی فکر مند تھے وہ کسی کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو پا رہی تھی نہ ہی کسی اور گورنس کو لے کر ان کا دل مطمئن ہوتا تھا۔انہوں نے اپنی ماں سے بات کی تھی جن کا کہنا تھا کہ امائرہ کو پاکستان بھیج دو لیکن شاہزیب اسے خود سے اتنا دور نہیں بھیجنا چاہتے تھے۔ تبھی ان کے ایک دوست نے انہیں بورڈنگ سکول کا مشورہ دیا تھا۔انہوں نے ساری معلومات لے کر امائرہ کا ایڈمیشن وہاں کروا دیا تھا۔آج انہیں امائرہ کو وہاں چھوڑنے جانا تھا۔انہوں نے امائرہ کو سمجھا دیا تھا کہ وہ اب وہیں رہا کرے گی اور وہ ہر ویک اینڈ اس سے ملنے آیا کریں گے۔امائرہ ہمیشہ کی طرح بغیر ضد کیے مان گئی تھی۔

امائرہ نے اپنا بیگ شاہزیب کی گاڑی میں رکھا تھا۔ایک دفعہ ان سارے پودوں کو دیکھا جو اس نے لگائے تھے۔"ڈیڈ۔"

"ہمم۔"

"یہ مر جائیں گے۔"

شاہزیب نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا۔"ڈونٹ وری۔میں کسی کو کہہ دوں گا ان کا خیال رکھنے کے لیے۔آئی نو تم اس گھر کو مس کرو گی لیکن جب تم بڑی ہو جاؤ گی تو میں یہ گھر تمہارے نام کر دوں گا۔پھر تم چاہے یہاں باغ لگا لینا۔جو دل چاہے کر لینا۔کچھ دیر کی بات ہے۔"شاہزیب کو اندازہ تھا کہ وہ اداس تھی۔

امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی تھی۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے اسے اچھی طرح سے سمجھا دیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے بعد اس سے ملنے آئیں گے اور وہ چلے گئے تھے۔اس کے لیے اس بورڈنگ سکول کا ماحول بہت نیا اور مختلف تھا۔

یہ اس کا سکول کا پہلا دن تھا۔وہ یونیفارم میں ملبوس سیڑھیاں چڑھتی اوپر کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی۔آخری دہانے پر تین لڑکیاں کھڑی تھی جو اس سے عمر، کلاس اور قد سب میں بڑی تھی۔امائرہ نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا تھا وہ آگے بڑھنے والی تھی جب ان میں سے ایک لڑکی نے اس کے آگے پاؤں کیا تھا اس کا پاؤں اٹکا تھا اور وہ بری طرح زمین پر گری تھی۔وہ تینوں ہنسنے لگی تھی۔

امائرہ حیرت، صدمے اور پریشان کن نظروں سے انہیں دیکھتی رہی تھی۔وہ خود اٹھی تھی۔

"نام کیا ہے تمہارا؟"ان میں گھنگریالے بالوں والی لڑکی نے سپاٹ انداز میں پوچھا تھا۔

"امائرہ۔"امائرہ نے فوراً جواب دیا تھا۔وہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔

"ویلکم ٹو دی ہیل ڈیئر امائرہ۔"وہ کہہ کر ہنسنے لگی تھی۔

امائرہ مزید وہاں نہیں رکی تھی وہ عجلت میں وہاں سے چلتی بنی تھی۔

وہاں کچھ لڑکیوں کے گروپ تھے جو دوسروں کو مسلسل بلی کیا کرتے تھے۔امائرہ کے ساتھ بھی وہی سب ہو رہا تھا کبھی اس کے کمرے کا دروازہ بند کر دینا،اس کی نوٹ بک پھاڑ دینا،اس کا مزاق اڑانا،اسے مارنا۔وہ ان سب سے بری طرح متاثر ہو رہی تھی۔اس کا کانفیڈینس ختم ہو رہا تھا وہ ہر وقت ایک خوف کی زد میں رہتی تھی ۔وہ ذہنی طور پر کمزور ہوتی جا رہی تھی۔اس کے دماغ میں بس ایک چیز چل رہی تھی کہ شاہزیب آئیں گے اور وہ ان کے ساتھ واپس چلی جائے گی وہ یہاں نہیں

www.novelsclubb.com

رہے گی لیکن ایسا نہیں ہوا تھا یہاں تک کہ دو ہفتے گزر گئے تھے۔وہ ہر دن گن گن کر گزارتی تھی اس امید سے کہ شاہزیب آئیں گے اور اسے لے جائیں گے۔

یہ امائرہ کا اس سکول میں تیسرا ہفتہ چل رہا تھا وہ راہداری سے گزرتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب کسی کے رونے کی آواز سے وہ رک گئی تھی۔وہ کچھ سوچتی ہوئی اس جانب بڑھی تھی جہاں سے رونے کی آواز آ رہی تھی۔اس نے دیکھا تھا وہاں ایک کونے میں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔امائرہ اس کے پاس بیٹھی تھی۔وہ یہاں کسی سے بات نہیں کرتی تھی لیکن نہ جانے کیوں وہ اس کے پاس رک گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟" امائرہ ہمدردی سے پوچھ رہی تھی۔

اس لڑکی نے گود سے سر اٹھایا تھا۔اس کے چہرے پر زخم تھا۔ایک ہاتھ پر جلنے کا نشان تھا۔"آئی ایم ڈن۔مجھ سے اور برداشت نہیں ہو گی یہ انسلٹ اور شرمندگی

۔یہ سکول نہیں ہے جیل ہے۔میں یہاں سے نکلنا چاہتی ہوں۔"اس کی گھٹی گھٹی آواز نکلتی تھی۔

"تم اپنے پیرنٹس سے کہو تمہیں یہاں سے لے جائیں۔"امائرہ نے اس کے مسئلے کا حل پیش کیا تھا۔

وہ بے بس سا ہنسی تھی۔موٹے موٹے آنسو آنکھوں سے گرے تھے۔"پیرنٹس ۔اگر انہیں میرا خیال ہوتا تو مجھے یہاں پھینکتے۔یہ سب ماں باپ اپنی عیاشیوں میں بچے پیدا کرتے ہیں پھر ان کا ایک دوسرے سے دل بھر جاتا ہے اور انہیں اس طرح کی جہنم میں ڈال کر ان سے جان چھڑا لیتے ہیں۔"

"ایسے نہیں کہتے ماں۔۔۔"اور وہ آگے کچھ نہیں کہہ پائی تھی۔لفظ حلق میں دم توڑ گئے تھے۔وہ ایکدم وہاں سے اٹھ گئی تھی۔اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اس کے ہاتھ پاؤں مسلسل کانپ رہے تھے۔یہ کیسا احساس تھا یہ کیسی حقیقت تھی جو

اس پر آشکار ہوئی تھی۔شاہزیب اس سے جان چھڑانے کے لیے اسے یہاں چھوڑ گئے تھے۔وہ ان کے لیے اہم نہیں تھی۔سارہ کہا کرتی تھی کہ ان کی اپنی فیملی ہے تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ خوش تھے اور وہ کہیں نہیں تھی۔اسے اس کمرے میں گھٹن محسوس ہونے لگ گئی تھی۔اس کا سانس بند ہونے لگا تھا۔آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا۔وہ اپنے کمرے سے نکل کر باہر آئی تھی۔اس کا سانس بحال ہوا تھا اور یہ پہلی بار تھا کہ امائرہ کو اینزائٹی اٹیک آیا تھا۔

آج اسے یہاں آئے ہوئے ایک مہینہ مکمل ہو چکا تھا۔شاہزیب کے آنے کی امید کے ساتھ اس کے اندر کی معصومیت ختم ہوتی جا رہی تھی۔جو کام اور چیزیں وہ اس سکول میں ہوتا دیکھ رہی تھی وہ اسے بہت جلد ایک مکمل مختلف انسان میں بدل رہے تھے۔وہاں ہر قسم کے بچے تھے جو ہر قسم کی برائی میں ملوس تھے۔سک

وہ ٹینس پکڑے گراؤنڈ کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر سکول کی عمارت کے اوپر کھڑی لڑکی پر پڑی تھی وہ وہی لڑکی تھی جو اس دن کونے میں بیٹھی رو رہی تھی۔ آہستہ آہستہ وہاں ایک ہجوم اکٹھا ہو رہا تھا۔ کچھ ٹیچرز اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کچھ اس کی مدد کرنے کے لیے فوراً ٹیرس کی جانب بھاگے تھے۔ امائرہ نے اس کی طرف دیکھا تھا ایک لمحے کے لیے ان کی نظریں ملی تھیں وہ مسکرائی تھی۔ ایک تھکان بھری مسکراہٹ اور وہ اس آخری دہانے سے ایک قدم آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ عین امائرہ کے قدموں میں کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ بالوں سے ڈھک گیا تھا۔ امائرہ اپنی جگہ پر ساکت کھڑی پتھرائی ہوئی نگاہوں سے اپنے سامنے پڑی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جس کے سر سے نکلتا ہوا خون امائرہ کے سفید جوگرز کو سرخ کر رہا

تھا۔کسی ٹیچر نے امائرہ کو پرے کیا تھا۔امائرہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی اس کے ساکت وجود کو دیکھ رہی تھی جو اب بے حرکت تھا۔

"کیا وہ مر چکی تھی؟اس نے اپنی جان لے لی تھی؟اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟امائرہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔کوئی اب اسے پلٹ کر اس کا سانس چیک کر رہا تھا کوئی ایمبولینس بلا رہا تھا۔امائرہ مرے ہوئے قدموں سے پلے گراؤنڈ کی جانب بڑھ گئی۔کتنے ہی گھنٹے وہ وہاں بیٹھی رہی تھی۔وہ منظر اس کی آنکھوں سے نہیں ہٹ رہا تھا۔اس نے اپنے شوز کو دیکھا تھا جس پر اس کا خون لگا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس رات وہ سو نہیں پائی تھی۔وہ ساری رات سوچتی رہی کہ آخر انسان کس طرح اس فیصلے پر پہنچتا ہے جہاں وہ اپنی جان خود لے لے۔

اس دن کے بعد امائرہ کی اکثر ایکدم نیند میں آنکھ کھل جاتی تھی۔اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگتے تھے۔اسی طرح ایک اور ہفتہ گزر گیا تھا۔آج ویک اینڈ تھا امائرہ کو وارڈن نے بتایا تھا کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے۔امائرہ تیزی سے میٹنگ روم کی جانب بھاگتی تھی۔اسے شاہزیب سے ملنا تھا اسے یہاں سے نکلنا تھا۔وہ یہاں مزید رہتی تو وہ پاگل ہو جاتی۔

اس کے تیز قدموں کی رفتار کم ہوئی تھی۔سامنے شاہزیب کا پی اے کامران بیٹھا ہوا تھا امائرہ اس سے پہلے کبھی اتنا مایوس نہیں ہوئی تھی جتنا وہ آج کامران کو دیکھ کر ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے امائرہ کیسی ہو؟"اس نے بہت محبت سے پوچھا تھا۔

"ڈیڈ کہاں ہیں؟"امائرہ نے اس کا سوال نظرانداز کر دیا تھا۔اس نے آگے پیچھے،دائیں بائیں شاہزیب کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئے تھے۔

"وہ ابھی بزی ہیں جلد ہی آپ سے ملنے آئیں گے۔میں آپ کے لیے نئ نئ چیزیں لایا ہوں۔"کامران اس کے برابر جھک کر نرمی سے بولا تھا۔ایکدم سے امائرہ کی چمکتی ہوئی آنکھیں مرجھا گئ تھیں۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے صرف ڈیڈ سے ملنا ہے۔"امائرہ کہہ کر وہاں سے چلی گئ تھی۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر ان سیڑھیوں پر رک گئ تھی جو تھرڈ فلور کو جاتی تھی۔جہاں سے اس لڑکی نے چھلانگ لگائی تھی۔آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ سیڑھیاں چڑھتی گئ تھی۔"کیا شاہزیب اسے یہاں چھوڑ کر

www.novelsclubb.com

بھول گئے تھے۔اگر وہ اسے بھولے نہیں تھے تو وہ اس سے ملنے کیوں نہیں آتے تھے؟"

وہ ٹیرس کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔دن ڈھلتا گیا تھا۔پہلے اندھیرے سے خوف آتا تھا آج کچھ محسوس نہیں ہوا تھا۔وہ وہیں بیٹھی رہی یہاں تک کہ شام رات میں بدل گئی۔چاروں سو تاریکی اور خاموشی نے ڈھیرے ڈال دیے۔

کتنی ہی دیر اس حالت میں بیٹھنے کے بعد وہ اٹھی تھی۔اس نے ٹیرس کے ساتھ کھڑے ہو کر بلندی دیکھنی چاہی تھی۔آج اسے سمجھ آیا تھا کہ وہاں سے چھلانگ لگانا اتنا بھی مشکل نہیں تھا جتنا وہ سمجھتی تھی کیونکہ یہاں جینا مشکل تھا اور موت آسان تھی۔

"وہ پہلی لڑکی نہیں تھی جس نے اس سکول کی چار دیواری میں دم توڑا تھا ایسی اور بہت سی کہانیاں دفن ہیں یہاں۔بہت سے پراسرار واقعات۔جنہیں سکول کا نام

بچانے کے لیے دبا دیا جاتا ہے۔" امائرہ کے عقب سے کسی کی آواز آئی تھی وہ چونک کر پیچھے مڑی تھی۔اس کے پیچھے ایک لڑکی کھڑی تھی۔امائرہ اسے نہیں جانتی تھی۔وہ لڑکی اس سے عمر میں بڑی تھی۔

"میں نے اسے بھی روکا تھا لیکن وہ نہیں رکی۔میں تمہیں بھی روکوں گی کہ ایسا کوئی قدم مت اٹھاؤ۔" وہ چلتی ہوئی عین اس کے مقابل کھڑی ہوئی تھی۔وہ پندرہ سولہ سالہ لڑکی تھی اس کے رخسار پر ایک لمبے سے کٹ کا نشان تھا اور امائرہ بہت غور سے اس نشان کو دیکھ رہی تھی۔

"اپنے خوف کو غصے میں بدل دو۔اپنی کمزوری کو اپنی طاقت بنالو۔حالات اور لوگوں سے بھاگنے کی بجائے ان کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو جاؤ۔کمزور وہی ہوتے ہیں جو خود کو کمزور سمجھتے ہیں۔سب انسان برابر ہیں تم پر ہاتھ اٹھانے والا انسان بھی تمہارے جیسا ہی انسان ہے۔جو ہاتھ وہ اٹھا سکتا ہے وہ تم کیوں نہیں؟ جس طاقت کو

www.novelsclubb.com

وہ استعمال کر سکتا ہے تم کیوں نہیں۔ کیوں نہ یہ سکول ایک نئی کہانی لکھے جہاں کوئی بلینگ کے آگے دیوار بن کر کھڑا ہو جائے۔ زندگی اسی کا ہی تو نام ہے لڑنے کا ، مقابلہ کرنے کا، ہار نہ ماننے کا۔ کوئی کسی کی مدد نہیں کرنے آتا سب کو اپنے حالات خود بدلنے پڑتے ہیں۔" وہ اس کے مقابل کھڑی اسے سمجھا رہی تھی۔

امائرہ نے سر جو جنبش دی تھی۔

"میں اگلے ہفتے اسی ٹیرس پر تمہارا انتظار کروں گی۔ تم مجھے آ کر بتاؤ گی کہ تم ہار ماننے والوں میں سے نہیں ہو۔ تم ایک فائٹر ہو اور سروائیور بھی۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ اس کی بات سن کر سیدھا اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ اس کی ساری رات یہ سوچتے ہوئے کٹی تھی کہ وہ کیسے ان کا مقابلہ کرے گی۔

اگلے دن وہ میس میں بیٹھی اپنے کھانے کی جانب متوجہ تھی۔اس کی نظر انہی لڑکیوں پر پڑی تھی جو اسے بلی کرتی تھیں وہ اب اس کی طرف آ رہی تھی۔امائرہ کی کانٹے پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

"گڈ مارننگ امائرہ۔"لیزا نے مسکراتے ہوئے اس کے پلیٹر کا جائزہ لیا تھا۔

امائرہ نے جواب نہیں دیا تھا۔اس نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے کانٹے سے نوڈلز کھانے کی کوشش کی تھی جب لیزا نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔دوسری لڑکی نے اس کی پلیٹ پکڑ کر پرے پھینکی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے وہ کانٹا اس کے ہاتھ پر کھونپ دیا تھا۔ان لڑکیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھی۔لیزا کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔

"ہاؤ ڈیئر یو۔"دوسری لڑکی نے امائرہ کو کالر سے پکڑا تھا۔امائرہ نے پوری قوت سے اسے پرے دھکیلا تھا۔"تم لوگ مجھے تنگ نہیں کرو گے۔ سمجھے تم۔"امائرہ حلق

کے بل چیخی تھی۔آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔فرش پر گری ہوئی لڑکی کو ایک لات مارتی ہوئی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔میس میں موجود تمام بچے انہیں دیکھتے رہے تھے۔لیزا کے ہاتھ سے خون نکلنے لگا تھا۔

اس دن وہ دوبارہ اس کے پیچھے نہیں آئی تھیں۔اگلے دن امائرہ صبح جلدی اٹھی تھی ۔اسے اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ وہ کس وقت واشروم جاتی تھیں۔ان میں سے ایک جب واشروم گئی تھی امائرہ نے باہر سے دروازہ لاک کر دیا تھا۔وہ اسی وقت چیخنے لگی تھی۔وہاں موجود بچوں نے پلٹ کر امائرہ کو دیکھا تھا۔

"تم لوگوں کو خود فیصلہ کرنا ہے کہ تمہیں مزید مظلوم بننا ہے کہ نہیں۔"امائرہ کاٹ دار انداز میں کہتی وہاں سے نکل گئی تھی۔ان سب نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا کچھ سرگوشیاں ہوئی تھیں۔لیکن کسی نے آگے بڑھ کر دروازہ نہیں کھولا تھا۔وہ دو گھنٹے وہیں بند رہی تھی اس کی ساتھی نے آکر دروازہ کھولا تھا۔

دوپہر کو امائرہ پلے گراؤنڈ میں بیٹھی چپس کھانے میں مصروف تھی جب وہ چاروں اس کے پاس آئی تھی۔لیزا کے ہاتھ پر پٹی لگی ہوئی تھی۔دوسری کی آواز بیٹھ گئی تھی۔

"اسے واشروم میں تم نے لاک کیا تھا؟"ایک لڑکی نے بگڑے تیوروں کے ساتھ امائرہ سے پوچھا تھا۔

"ہاں۔"امائرہ نے بغیر ان کی جانب دیکھے جواب دیا تھا۔وہ اطمینان سے بیٹھی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارا وہ حال کروں گی کہ تم خود اپنی جان لینے پر مجبور ہو جاؤ گی۔"اس نے کہہ کر دانت پیسے تھے۔

"میں اپنی جان نہیں لوں گی۔میں بزدل نہیں ہوں۔تم لوگوں نے مجھے تکلیف دی ہے اب وہ تکلیف خود سہنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔تم سب اس نقصان کی قیمت چکاؤ

گے جو تم نے میری ذات کا کیا ہے۔ سو گیٹ ریڈی ٹو پے فار یور ڈیڈز۔" امائرہ اٹھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔

"تم ہمیں دھمکی دے رہی ہو؟" وہ اس کی ہمت اور جرات پر حیران تھیں۔

"کل نو بجے کے بعد تم میری کلاس میں آ کر مجھ سے معافی مانگو گی۔" امائرہ زینیہ سے کاٹ دار انداز میں کہتی ان کے پہلو سے گزر کر چلی گئی تھی۔

زینیہ اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھی جب ڈسپلے بورڈ کے سامنے بچوں کا ہجوم دیکھ کر وہ وہاں رک گئی تھی۔ "سائیڈ پہ ہٹو۔" تحکمانہ انداز میں کہتے ہوئے زینیہ نے انہیں پیچھے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینیہ کی آنکھوں میں صدمہ پھیلا تھا۔ سامنے بورڈ پر اس کی تصویر لگی ہوئی تھی ۔اسے اپنا آپ زمین میں گڑتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ زینیہ نے غصے سے اس تصویر کو

اتارا تھا۔وہاں موجود افراد سے نظریں چراتے ہوئے وہ وہاں سے جانے والی تھی جب اس کا سامنا امائرہ سے ہوا تھا۔

"یہ سب تم نے کیا ہے؟"اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔

امائرہ نے کچھ اور تصویریں اس کے ہاتھ پر رکھی تھی۔"کہاں سے لی ہیں تم نے یہ سب؟"زینیہ کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

امائرہ مسکرائی تھی۔"تمہارے روم سے۔میرے پاس اور بھی ہیں اور تم جانتی ہو میں نے تم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے تمہاری سب سے زیادہ مناسب پکچر دکھائی ہے ان سب کو۔"امائرہ کا انداز سرد تھا۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب؟"اس کے لہجے میں کرب تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ۔ تمہیں تکلیف ہو رہی ہے رونا بھی آ رہا ہو گا۔ شرمندگی بھی ہو رہی ہو گی ۔کہاں ہیں تمہاری دوستیں۔ شاید وہ بھی کہیں بیٹھ کر تمہارا مزاق اڑا رہی ہوں۔" امائرہ تاسف سے سر جھٹک کر اپنی کلاس میں چلی گئی تھی۔

زینیہ نے تکلیف سے آنکھیں میچیں تھیں۔

مظلوم سب سے بڑا ظالم ہوتا ہے۔ جب کوئی مظلوم اپنا بدلہ لینے کی تیاری کرے تو اس سے ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ اپنا سب کچھ کھو چکا ہوتا ہے اور دوسرے کا سب کچھ چھیننے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ امائرہ بھی مظلوم سے ظالم بن رہی تھی اور اس وقت اس سے زیادہ خطرناک کوئی نہیں تھا۔ اس کے اندر ایک بدلے کی آگ تھی ،شاہزیب کا روز روز کا انتظار اسے بے حس بنا رہا تھا۔ وہ نو دس سال کی بچی تھی اسے ایک ایسے ماحول میں چھوڑ دیا گیا تھا جہاں اس کے پاس دو ہی آپشن تھے لڑنا یا مرنا اور دونوں آپشنز میں دھجیاں اس کی ہی ذات کی اڑنی تھیں۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ

یہ سب حالات اسے ایک برا انسان بننے پر مجبور کریں گی تو شاید وہ اپنا راستہ بدل لیتی تھی لیکن اسے کیسے پتہ چلنا تھا جب اسے کوئی بتانے والا ہی نہیں تھا۔

اس ویک اینڈ بھی امائرہ شاہزیب کا انتظار کرتی رہی تھی وہ نہیں آئے تھے۔شام میں وہ اسی ٹیرس پر کھڑی تھی۔وہ لڑکی اس کے برابر ریلنگ کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔"کیسا محسوس ہو رہا ہے؟"

"ایسا لگ رہا ہے جیسے بہت کچھ ہیل ہو رہا ہو لیکن اس کے ساتھ بہت کچھ ختم بھی ہو رہا ہو۔اچھے لوگ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں کرتے۔"وہ بے حد الجھن کا شکار تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہاں تمہیں اچھے لوگ ملیں گے بھی نہیں۔اس لڑائی میں یا تو تمہیں انہیں ختم کرنا تھا یا خود کو اور تم جیت گئی۔وہ جس طرح تم سے خوفزدہ ہیں آج سے پہلے کسی سے نہیں ہوئیں اور تمہیں ان کا یہ خوف قائم رکھنا ہے۔"

"میں ایسی نہیں ہوں۔میں بری نہیں ہوں۔"امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"تمہیں اس دن کے بعد نیند آرہی ہے۔"اس نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا۔

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔کندھے ڈھلک گئے تھے۔

"جس دن تمہیں گلٹ کی وجہ سے نیند نہ آئی تو سمجھ جانا تم نے کچھ غلط کیا ہے ۔ابھی تک جو کچھ تم نے کیا ہے وہ جسٹیفائیڈ ہے۔"اس لڑکی نے امائرہ کا کندھا تھپتھپایا تھا۔

"تھینک یو۔"امائرہ ایک لمحے کے لیے مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویلکم۔"بدلے میں وہ لڑکی بھی مسکرادی تھی۔

دو ہفتے بعد شاہزیب اس سے ملنے آئے تھے۔امائرہ نے ان سے زیادہ بات نہیں کی تھی نہ ہی کوئی سوال کیا تھا کہ وہ اتنی دیر کہاں تھے اور وہ کچھ ہی دیر بعد چلے گئے

تھے۔کچھ تھا جو امائرہ کے اندر بدل چکا تھا جو شاہزیب محسوس نہیں کر پائے تھے اور وہ تھی اس کی آنکھوں کی چمک،اس کی معصومیت۔

امائرہ کی شخصیت ہر گزرتے دن کے ساتھ بدلتی گئی تھی۔اس کے بعد وہ بلی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ خود ایک بلی بن گئی تھی۔اسے بہت زیادہ غصہ آجاتا تھا اور غصے میں وہ اپنا اور دوسروں کا نقصان کر دیتی تھی اور اسی طرح وہ اپنی عمر سے بڑی ہو گئی وہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ سمارٹ اور سمجھدار ہو گئی۔

اسے یہاں آئے ہوئے ایک سال گزر گیا تھا۔پڑھائی میں اس کی کارکردگی شاندار تھی۔شاہزیب ہر مہینے اسے ملنے آتے اسے باہر لے کر جاتے۔انہیں امائرہ میں زیادہ بدلاؤ محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ امائرہ ان کے ساتھ نارمل رہتی تھی۔شاہزیب جانتے تھے وہ کم گو ہے اس لیے انہیں بھی امائرہ میں کوئی خاص تبدیلی نظر نہیں آتی تھی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کے بورڈنگ سکول سے کال آئی تھی۔شاہزیب اپنے سب کام کاج چھوڑ کر اس کے سکول آئے تھے۔پرنسپل کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ کر انہیں خدشہ ہوا تھا کہ ضرور امائرہ نے کچھ نہ کچھ غلط کیا ہے۔

پرنسپل نے امائرہ اور ایک اور لڑکی کو آفیس میں بلوایا تھا۔"یہ دیکھیں آپ کی بیٹی نے کیا کیا ہے؟"پرنسپل کا اشارہ امائرہ کے ساتھ لڑکی کی طرف تھا۔شاہزیب کی نظر امائرہ سے ہوتی ہوئی اس لڑکی پر رک گئی تھی۔جس کے ناک،گال اور بازو پر زخم تھے۔شاہزیب نے شاکی نگاہوں سے امائرہ کو دیکھا تھا۔جس کے ماتھے پر چوٹ کا نشان تھا۔

"اگر اس لڑکی کے پیرنٹس کو پتہ چلے تو وہ یقیناً امائرہ پر پولیس کیس کروائیں گے۔جس سے آپ کو بہت سے مسئلے فیس کرنے پڑیں گے جو کہ ہم نہیں چاہتے

۔اس لیے ہم امائرہ کو سٹک آف کر رہے ہیں۔یہ پہلی دفعہ نہیں ہے کہ امائرہ اس طرح کی ایکٹیویٹی میں انوالو ہو رہی ہے۔امائرہ پہلے بھی ایسی بہت سی حرکتیں کر چکی ہے جو ہم نظر انداز کر چکے ہیں۔لیکن مزید نہیں کر سکتے۔امائرہ کو بہت زیادہ غصہ آتا ہے اور وہ آپے سے باہر ہو جاتی ہے۔شی ریئلی نیڈز آ سائیکالوجسٹ۔ہم آپ سے معذرت کرتے ہیں۔آپ امائرہ کو لے جائیں۔ہم مزید اسے یہاں نہیں رکھ سکتے۔"

امائرہ بالکل خاموش کھڑی پرنسپل کو بولتا ہوا اور شاہزیب کے بدلتے ہوئے تاثرات کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب اٹھ گئے تھے۔امائرہ وارڈرن سے اپنا بیگ لے کر باہر پارکنگ میں کھڑے شاہزیب کے پاس آئی تھی۔"وہ سب تم نے کیا تھا امائرہ؟"وہ ابھی تک بے یقینی میں تھے۔

"یس ڈیڈ۔ لیکن شروع اس نے کیا تھا۔" امائرہ نڈر انداز میں بولی تھی۔

"امائرہ۔ یہ کون سا وحشیانہ رویہ ہے۔ کہاں سے سیکھا ہے آپ نے یہ سب؟" شاہزیب کی آواز بلند ہوئی تھی۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ڈیڈ۔ اس نے پہلے بد تمیزی کی تھی۔" امائرہ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"آر یو سریس۔ تم نے اس لڑکی کی ساری شکل بگاڑ کر رکھ دی ہے اور تمہیں ذرا بھی پچھتاوا نہیں۔" شاہزیب ابھی تک شاک میں تھے۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ "شی ڈیزرو ڈاٹ۔" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے تھے۔

امائرہ کا یہ رویہ شاہزیب کے لیے نیا تھا۔نہ تو انہوں نے کبھی امائرہ کو اتنے غصے میں دیکھا تھا نہ ہی اس کی کوئی ایسی بات سنی تھی۔انہیں لگا تھا کہ امائرہ کا یہ غصہ وقتی ہو گا لیکن امائرہ بہت جلد انہیں غلط ثابت کرنے والی تھی۔

"گاڑی میں بیٹھو۔"انہوں نے خشک انداز میں کہہ کر فون نکال کر عنیزہ کو کال کی تھی۔

"میں امائرہ کو گھر لے کر آرہا ہوں۔"

"کیا مطلب شاہزیب۔آپ ایسا نہیں کر سکتے۔"عنیزہ کو جیسے ایکدم شاک لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں۔"شاہزیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

"آپ اسے اس کی ماں کے پاس بھیج دیں۔"عنیزہ نے حل تجویز کیا تھا۔

"میں اسے اپنے گھر لے کر آ رہا ہوں۔ تو کوئی تماشا نہیں ہونا چاہیے۔" شاہزیب نے حکم سنا کر فون بند کیا تھا۔ وہ ابھی امائرہ کو کہیں اور بھیجنا افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔ انہیں خود امائرہ سے بات کرنی تھی۔

شاہزیب نے راستے میں رک کر امائرہ کی بینڈیج کروائی تھی۔ "ہم کہاں جا رہے ہیں؟" امائرہ نے شاہزیب سے استفسار کیا تھا۔

"آپ کے نئے گھر۔" اب کی بار شاہزیب بولے تو لہجہ بالکل نارمل تھا۔

امائرہ نے مزید کچھ نہیں پوچھا تھا۔ راستہ طویل تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیو تھی۔ امائرہ وہیں بیٹھی بیٹھی سو گئی تھی۔ گاڑی رکنے پر امائرہ کی آنکھ کھلی تھی۔ سامنے ایک بڑا سا گھر تھا۔ ان کے پہلے والے گھر سے بہت مختلف اور خوبصورت۔

عنیزہ وہیں داخلی دروازے پر کھڑی تھی۔ دو لڑکے لان میں فٹ بال سے کھیل رہے تھے۔ امائرہ ان سب کو اجنبی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی گاڑی سے نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب کو امائرہ کو اس کے بہن بھائیوں یا سوتیلی ماں سے متعارف کروانے کا کوئی شوق نہیں تھا۔انہین یقین تھا کہ انہیں امائرہ تنکا برابر اچھی نہیں لگنی تھی لیکن ایک امید تھی کہ وقت کے ساتھ وہ سب ایڈجسٹ ہو جائیں گے۔شاہزیب امائرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے گئے تھے۔

"کھانا کھاؤ گی؟"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"میں اس ٹائم کھانا نہیں کھاتی۔"

"اوکے آپ ریسٹ کرو۔کچھ چاہیے ہو گا تو مجھے بتانا۔"شاہزیب نے وہیں کھڑے کھڑے میڈ کو بلایا تھا اور انہیں امائرہ کو کمرہ دکھانے کا کہا تھا۔وہ امائرہ کو لے کر کافی پریشان تھے انہیں اس کے مسئلوں کا حل نکالنا تھا۔

شاہزیب بیٹھے کنپٹی مسل رہے تھے۔"بابا وہ یہاں نہیں رہے گی نہ۔"رائدان کے پاس آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آپ کی بہن ہے اور وہ یہیں رہے گی۔ جیسے یہ گھر آپ کا ہے ویسے اس کا بھی ہے۔" شاہزیب تحمل سے بولے تھے۔

"وہ ہماری بہن نہیں ہے بابا۔ آپ اسے کہیں اور بھیج دیں۔" رائد نروٹھے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"اور یہ آپ سے کس نے کہا ہے؟" شاہزیب اب اس موضوع سے اکتا چکے تھے۔

"ماما نے۔"

شاہزیب نے تاسف سے سر جھٹکا تھا۔ "مجھے ایک کام ہے۔ میں وہ کر کے آتا ہوں اور تم سب کی فریادیں سنتا ہوں۔" شاہزیب اٹھ گئے تھے۔ وہ اس لمحے کو کوس رہے تھے جب انہوں نے سارہ سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ رات کو واپس آئے تو رائد اور حنان سونے کے لیے جا چکے تھے۔ عنیزہ ٹیبل پر کھانا لگا کر منہ بنا کر جا چکی تھی۔ شاہزیب کو امائرہ کا خیال آیا تھا۔ وہ اس کے کمرے میں آئے تھے۔

امائرہ سوئی ہوئی تھی۔ شاہزیب نے اس کا نام پکارا تھا۔ اس نے کوئی حرکت نہیں تھی۔ وہ اپنا یونیفارم تبدیل کر کے سوئی تھی۔ اس نے جو شرٹ پہنی ہوئی تھی اس کے آستین آدھے تھے۔ شاہزیب کی نظر اس کے بازوؤں پر پڑے نشانوں پر پڑی تھی۔ انہوں نے اٹھ کر باقی لائٹز آن کیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کی گردن، چہرے، بازوؤں ہر جگہ پر اس طرح کی چوٹوں کے نشانات تھے۔ ایک لمحے کے لیے شاہزیب سانس لینا بھول گیا تھا۔

امائرہ بہت برے تشدد سے گزری تھی اور شاید یہی اس کے روڈ رویے کے پیچھے وجہ تھی۔ وہ اپنے سکول میں بلی ہوتی تھی اور اب وہ بغاوت پر اتر چکی تھی۔ ورنہ

امائرہ ایسی تو نہیں تھی۔ان کے لیے دو سال اتنا لمبا عرصہ نہیں تھا کہ امائرہ اتنی بدل جائے لیکن امائرہ کے لیے وہ دو سال صدیوں کے برابر تھے۔

شاہزیب کئی لمحے اسے یونہی دیکھتے رہے تھے۔کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے امائرہ کو جگایا تھا۔امائرہ نے آس پاس نظریں دوڑا کر یاد کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ کہاں پر تھی۔

"آپ ہاتھ منہ دھو آؤ۔میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتا ہوں۔"شاہزیب نے نرمی سے امائرہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ واپس آئی تو شاہزیب کھانا لیے بیٹھے تھے۔امائرہ کھانے کے ساتھ شاہزیب کے سوالات کے جواب دے رہی تھی۔شاہزیب اس سے نہیں پوچھ پائے تھے کہ اسے یہ زخم کیسے آئے تھے کیونکہ وہ اپنے آپ کو امائرہ کو ملنے والی ہر چوٹ کا ذمہ دار سمجھ رہے تھے۔

"میں اب آپ کے ساتھ رہوں گی۔" امائرہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں۔" شاہزیب نے مسکرا کر سر کو خم دیا تھا۔

شاہزیب ایک گھنٹے تک اس سے باتیں کرتے رہے تھے اس کے بعد وہ سو گئی تھی تو شاہزیب اپنے کمرے میں چلے گئے۔ ذہن ابھی تک امائرہ کے زخموں کے نشانوں پر اٹکا تھا۔

✡✡✡✡✡

حال:

www.novelsclubb.com

شاہزیب پہلے غصہ تھے اور اب ان کا غصہ پریشانی میں بدل چکا تھا۔ شام میں جہانزیب اور باقی گھر والے بھی آ چکے تھے۔ اگلے دن انہوں نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ وہ لیپ ٹاپ لیے سٹڈی میں بیٹھے کوئی ڈاکومنٹ دیکھ رہے تھے۔ ولی نے دروازہ ناک کیا تھا۔

"آجاؤ ولی۔" وہ لیپ ٹاپ پر نظریں ٹکائے بولے تھے۔

"آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں ہی ہوں۔" ولی ان کے سامنے کرسی پر براجمان ہوا تھا۔

"تجربہ۔" شاہزیب نے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔

"تو آپ کا یہ تجربہ اپنی بیٹی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟" وہ شاید پہلی دفعہ ان سے امائرہ کے متعلق ڈسکس کر رہا تھا اور یوں اسے بیوی تصور کرتے ہوئے بیوی کے باپ سے اس کے بارے میں بات کرنا بھی عجیب لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کہ کل کچھ زیادہ غصہ کر دیا تھا میں نے۔" شاہزیب نے کرسی سے ٹیک لگائی تھی۔

"میرا بھی یہی خیال ہے؟" ولی نے تائید کی تھی۔

"اب کیا کروں؟"

"اسے کال کر کے۔۔۔"اسے یاد آیا تھا امائرہ کا فون تو یہیں تھا۔"چاکلیٹ لے جا ئیں اور مل آئیں اس سے۔"

"کیا ہی ہوتا اگر میری بیٹی چاکلیٹس سے مان جایا کرتی۔"انہوں نے سرد آہ بھری تھی۔

"چھوڑیں چاچو آپ کو وہ کون سا کبھی بیچ راستے چھوڑ کر گئی ہے؟"ولی دنیا بھر کی بے چارگی لہجے میں سموئے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں تمہیں اتارا ہے؟"شاہزیب کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"پہلے خود مجھے ڈراپ کرنے کی آفر کی۔راستے میں کوئی لڑکا تھا اس کی گاڑی ذرا سی اس کی گاڑی کو ٹچ ہو گئی لیکن امائرہ نے اس کے بدلے میں اس کا پانچ چھ لاکھ کا نقصان کر دیا۔میں نے کہا مجھے اتارو تو وہ واقعی مجھے وہیں اتار کر ہیو آسیف جرنی کہہ

کر چلتی بنی۔"وہ مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا۔

شاہزیب کھل کر ہنسے تھے۔"میں اگر تمہاری جگہ ہوتا تو کبھی امائرہ کے ساتھ بیٹھنے کا سوچتا بھی نہ۔"ان کا اشارہ امائرہ کی گاڑی چلانے کی رفتار کی طرف تھا۔

"مت ماری گئی تھی نہ عقل پر پردے پڑھ گئے تھے۔"ولی مسکرا کر بولا تھا۔

."چلو میں ریڈی ہو کر جاتا ہوں اس کی طرف۔"شاہزیب اٹھ گئے تھے۔

"جب آپ واپس آئیں گے تو ہم ہنزہ والا پراجیکٹ ڈسکس کر کے اسے فائنل کریں گے۔"ولی نے انہیں یاد دہانی کروائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ولی مجھے لگتا ہے تم مجھ سے بھی زیادہ بڑے بزنس مین بنو گے۔"ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔وہ فخریہ انداز میں کہہ رہے تھے۔

"مجھے صرف بزنس نہیں کرنا اور بھی بہت کچھ کرنا ہے جس کے بارے میں آپ

جانتے ہیں۔"

"انشااللہ بہت کامیاب ہو گے تم۔" وہ اس کا کندھا تھپک کر چلے گئے تھے۔

وہ تیار ہو کر امائرہ کی طرف آئے تھے۔"اسلام علیکم۔" انہوں نے ہال میں بیٹھی حلیمہ بیگم کو سلام کیا تھا۔وہ بہت کم ان کے گھر آتے تھے انہیں جب بھی امائرہ سے ملنا ہوتا تھا وہ اسے باہر بلا لیا کرتے تھے لیکن کبھی کبھی امائرہ کی ضد پوری کرنے انہیں آنا پڑتا تھا۔امائرہ کی وجہ سے انہوں نے ان سب کے ساتھ بنا کر رکھی ہوئی تھی جو بھی تھا وہ ان کی بیٹی کو اپنے ساتھ رکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام۔آؤ بیٹا بیٹھو۔"

"امائرہ کہاں ہے؟"

"سوئی ہوئی ہے۔بخار تھا اسے شاید۔ صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔" امائرہ اور امائرہ کی بیماریاں اس گھر میں ایک نارمل بات تھیں اس لیے حلیمہ بیگم کا انداز بھی عام تھا۔

"میں اسے دیکھ کر آتا ہوں۔" وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے تھے۔لاک گھمانے پر دروازہ کھل گیا تھا۔تاریک کمرے نے ان کو خوش آمدید کہا تھا۔دیوار پر ہاتھ رینگتے ہوئے انہوں نے لائٹز آن کی تھیں۔اے سی بند تھا۔انہیں اس کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی لیکن امائرہ اوپر کمفرٹر لیے سو رہی تھی۔انہوں نے اس کمرے کی کھڑکی کھولی تھی اور امائرہ کے پاس بیٹھے تھے۔ساتھ سائیڈ ٹیبل پر نیند کی گولیاں پڑی تھیں۔دل میں ایک چبھن سی اٹھی تھی۔

اتنی چھوٹی سی تھی وہ جب وہ اسے بورڈنگ سکول سے لے کر آئے تھے اور اب وہ اتنی بڑی ہو گئی تھی۔وہ کبھی اسے جی بھر کر دیکھ ہی نہیں پائے تھے۔

"امائرہ۔" انہوں نے امائرہ کو پکارا تھا۔

امائرہ نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔نیند کی گولیوں کی وجہ سے وہ بہت گہری نیند سو رہی تھی۔یہ ان کا خیال تھا۔

انہوں نے امائرہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا بخار چیک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کا جسم شدید بخار سے تپ رہا تھا۔

"ڈونٹ ٹچ می۔" امائرہ فوراً ہڑبڑا کر اٹھی تھی۔ وہ خوفزدہ تھی۔ وہ لمبے لمبے سانس لیتی اجنبی نگاہوں سے شاہزیب کو دیکھ رہی تھی اور شاہزیب چونک کر امائرہ کو دیکھ رہے تھے انہیں امائرہ کے ری ایکشن کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی۔ وہ آخر کیوں خوفزدہ ہوئی تھی۔

"آپ یہاں۔۔۔۔ کب آئے؟" وہ کچھ سنبھل کر بولی تھی۔ سر چکرا رہا تھا پورا جسم تکلیف سے ٹوٹ رہا تھا۔ دنیا گول گول گھوم رہی تھی۔ دو دو شاہزیب بیٹھے نظر آرہے تھے۔

"دو منٹ پہلے۔۔۔۔ کیسی ہو؟" شاہزیب کا انداز نرم تھا۔

"آپ تو مجھے ڈس اون کر چکے تھے۔" اس نے آنکھیں بند کر کے سر بیڈ کی ٹیک

سے لگایا تھا۔انداز میں بیزاری واضح تھی۔نیند سے آنکھیں ٹھیک سے کھلنے سے قاصر ہو چکی تھیں۔

"جس دن تمہاری اولاد ہو گی تمہیں پتہ چل جائے کہ اولاد کو ڈس اون کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ڈاکٹر کے پاس چلیں؟"وہ فکر مندی سے کہہ رہے تھے۔

"او نہوں میں ٹھیک ہوں۔"امائرہ نے گردن کے گرد بکھرے ہوئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

شاہزیب نے امائرہ کے بیگ سے میڈیسن نکال کر اس کی جانب بڑھائی تھی۔"ٹیک اٹ۔"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے آنکھیں ملتے ہوئے ان دوائیوں کو پکڑا تھا پھر ساتھ پڑے خالی جگ کی طرف دیکھا تھا۔"اب وہ اٹھ کر کچن میں جائے۔"کوفت سے سوچا۔

"میں پانی لا دوں۔"شاہزیب نرم انداز میں بولے تھے۔

"نہیں میں لے آتی ہوں۔" وہ کمفرٹر ہٹا کر اٹھی تھی۔جگ پکڑا۔پاؤں میں کل رات سے بہت تکلیف تھی اور سوجھن بھی ہو چکی تھی۔وہ کچھ قدم آگے بڑھی تھی جب اس کا پاؤں لڑکھڑایا تھا اور وہ منہ کے بل گری تھی۔وہ جگ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو چکا تھا۔

"امائرہ۔" شاہزیب فوراً اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔

امائرہ نیچے فرش پر بیٹھ گئی تھی۔اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا جو شدید دکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب کو اس کے لیے برا لگا تھا وہ انجانے میں ہی اسے کتنا ہرٹ کر دیتے تھے۔وہ اس کے پاس بیٹھے تھے۔اس کے بالوں کو نرمی سے سہلایا۔"ریلیکس امائرہ۔"

"ڈیڈ میری برداشت ختم ہو چکی ہے۔میرے اندر جینے کی امید ختم ہو چکی ہے مجھ

سے یہ سب نہیں ہو گا ڈیڈ۔ میں نے آپ سے کہا تھا آپ نے میری بات نہیں سنی۔ میں کبھی لوگوں کو خوشیاں نہیں دے سکتی۔ میری اپنی بہت پرابلمز ہیں۔ میں بہت تکلیف میں ہوں لیکن کوئی مجھے نہیں سمجھتا۔ آپ بھی نہیں۔ آپ مجھے جانتے ہیں ایک آپ سے ہی تو امید ہے۔ آئی نو ڈیڈ آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے لیکن جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے نہیں ہو گا۔" وہ سسکیاں لیتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"آئی ایم سوری میرے بچے میں تمہارا خیال نہیں رکھ سکا۔" انہوں نے امائرہ کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔ "لیکن میں کوشش کروں گا میں تمہاری لائف کو فکس کر سکوں۔" وہ اب بھی اس کے بالوں میں ہاتھ چلا رہے تھے۔

"آپ جھوٹ بولتے ہیں ڈیڈ۔ آپ نے کبھی اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ میں نے آپ سے کہا تھا ڈیڈ مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ نہیں آئے ڈیڈ میں آپ کو انتظار کرتی رہی۔ آپ نہیں آئے یہاں تک کہ میں مظلوم سے ظالم بن گئی آپ نہیں آئے

۔میں اپنا آپ کھونے لگی آپ نہیں آئے۔میں کبھی کسی سے شکایت نہیں کروں گی ڈیڈ میرے سارے شکوے آپ سے ہیں۔"وہ رو رہی تھی اس کے آنسو شاہزیب کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔

شاہزیب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما تھا۔"میں تمہاری شادی نہیں کرواؤں گا جب تک تم خود راضی نہیں ہو لیکن امائرہ تمہیں خود کو ان ٹرامز سے باہر نکالنا پڑے گا، تمہیں زندگی کی طرف واپس آنا پڑے گا۔"شاہزیب نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آئی ول ٹرائے۔"امائرہ نے اپنا مخصوص جواب دیا تھا۔

شاہزیب نے خود اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا تھا۔اس کے پاؤں کو دیکھا جو سوجھا ہوا تھا۔"میڈیسن لے کر میرے ساتھ چلو۔ایک دفعہ فیزیو کو دکھاؤ کہیں مسئلہ بڑھ نہ جائے۔"وہ کہہ کر خود اس کے لیے پانی لینے چلے گئے۔

امائرہ دوائی لینے کے بعد کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔

"تمہیں ولی اچھا نہیں لگا اتنا ٹائم ہو گیا ہے تمہارے نکاح کو۔" وہ یونہی ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہے تھے۔

"اچھا ہے۔ میں نے کیا کہا ہے۔" امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔

شاہزیب بھی سوال کر کے پچھتائے تھے۔ "سٹڈیز کیسی جا رہی ہیں؟"

"بکواس۔" امائرہ لاپرواہ سی بولی تھی۔

شاہزیب کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔ امائرہ جوں جوں بڑی ہوتی گئی اس کا پڑھائی سے فوکس ختم ہوتا گیا۔ اسے ٹینس کھیلنے کا شوق تھا لیکن جب اس نے آسٹریلیا چھوڑا تھا ساتھ ہی کھیلنا بھی چھوڑ دیا۔ وجہ وہ خود بھی نہیں جانتے تھے۔ اس کے برعکس رائد اور حنان پڑھائی میں بہت اچھے تھے۔

"بات سنو۔"

"کہیں؟؟"امائرہ نے سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا تھا۔اسے اندازہ تھا اب شاہزیب کوئی سنجیدہ بات کریں گے۔

"امائرہ پہلے تم صرف میری بیٹی تھی لوگ تمہیں اتنا نہیں جانتے تھے لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔تم جہانزیب بھائی کی بہو بھی ہو اور ولی جہانزیب کی بیوی بھی۔اگر تم نے کچھ بھی ایسا ویسا کیا تو ان کی امیج خراب ہو گی۔میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم ایک شیل میں بند ہو جاؤ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ کوئی بھی ایسا قدم نہ اٹھانا جس سے ہمارے خاندان کی عزت پر سوال اٹھیں۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔

"اوکے۔"امائرہ جمائی لیتے ہوئے بولی تھی۔

"امائرہ۔۔۔"شاہزیب نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا نہ سمجھ گئی۔" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"چینج کر لو۔ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔ سیشنز لے رہی ہو سائیکاٹرسٹ سے؟"

"جی۔" امائرہ بیزار سا جواب دیتی اٹھ گئی تھی۔ یونہی لڑکھڑاتی ہوئی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ اب وہ کافی بہتر محسوس کر رہی تھی جیسے کندھوں سے بہت بھاری بوجھ ہلکا ہو گیا ہو۔

✡✡✡✡✡

یہ زید کے گھر سے کچھ ہی دور ایک گھر تھا جہاں اسی ماہ ایک فیملی شفٹ ہوئی تھی اور اب وہ اپنے لحاظ سے اس خالی خالی گھر کو ڈیکوریٹ کرنا چاہ رہی تھی۔ یہ دو منزلہ گھر کینڈا کے دوسرے گھروں کے ہی نقش پر تعمیر ہوا تھا اور بہت کم جگہ کو بہت اچھے طریقے سے استعمال کیا گیا تھا۔ چار بیڈ رومز ساتھ اٹیچڈ باتھ رومز، ٹی وی لاؤنج، اوپن کچن اور کھلا سا بیک یارڈ۔

www.novelsclubb.com

زید کے ساتھ چالیس پینتالیس سالہ سکھ نارنجی رنگ کی پگڑی پہنے دونوں ہاتھ کمر پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔اس نے چاروں اطراف کا جائزہ لینے کے بعد اس آدمی کی طرف رخ موڑا تھا اور اپنے ہاتھ میں موجود آئی پیڈ ان کی جانب بڑھایا۔"انکل آپ ان تھیمز میں سے ایک ڈیسائیڈ کر لیں پھر ہم کام شروع کرتے ہیں۔"زید اپنے مخصوص پیشہ ورانہ انداز میں بولا تھا۔وہ انٹیریئر ڈیزائنر تھا اور اپنے کام میں بہت مہارت رکھتا تھا۔اکثر اس کے جاننے والے لوگ اسے اسی طرح اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو ریفر کرتے تھے اور زید ان کے گھر، آفیسز ڈیکوریٹ کر دیتا تھا۔یہ کام بھی اسے اس کے کسی دوست کی وجہ سے ملا ہوا تھا البتہ ان دنوں اس نے ٹورونٹو ہاؤسنگ کمیونیٹی کے ساتھ کانٹریکٹ سائن کیا ہوا تھا اور وہ اس بلڈنگ کو تیار کرنے میں مصروف تھا لیکن اس کے دوست کے اصرار پر وہ اسے منع نہیں کر پایا تھا۔

انکل نے گردن موڑ کر اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے اپنے پندرہ سولہ سالہ لڑکے کو دیکھا تھا جس کو یقیناً وہ اپنے ساتھ انگلش کا ترجمہ کرنے کے لیے ساتھ لائے تھے کرس بھی اس کے ساتھ کھڑا اپنے فون پر جھکا کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

"میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ان تھیمز میں سے ایک تھیم دیکھ لیں پھر اس پر کام شروع کرتے ہیں آپ جیسا چاہیں گے میں اسی لحاظ سے آپ کا گھر تیار کروا دوں گا۔" زید اب کی بار اردو میں بولا تھا۔

انکل ذرا چونکے تھے۔ وہ لڑکا دیکھنے سے ہی انگریز لگتا تھا اس کے منہ سے اردو سن کر انہیں حیرانگی ہوئی تھی۔ "واہ منڈیا۔ تینوں تے ہندی وی آندی اے۔" وہ انکل خاصے خوش ہوئے تھے۔ وہ سکھ تھے ان کا تعلق پنجاب سے تھا اس لیے انہوں نے اپنے مخصوص پنجابی لہجے میں خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"ہندی نہیں اردو۔ میرے ڈیڈ پاکستان سے ہیں۔" زید کا انداز دوستانہ تھا۔ اس نے

ان کی معلومات میں مزید اضافہ کرنا ضروری سمجھا تھا ویسے بھی وہ جاننا چاہ رہا تھا کہ وہ ایک انڈین ہوتے ہوئے پاکستانیوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

"اور اماں انگریز۔" انہوں نے اپنی طرف سے اندازہ لگایا تھا۔

زید نے مسکرا کر سر کو جنبش دی تھی۔

"لگتا ہے تم ماں پر زیادہ چلے گئے ہو۔" یہ بات اس سے ملنے والا ہر دوسرا آدمی کہتا تھا اور ہر بار اس کے دل میں ایک عجیب چبھن سی ہوتی تھی۔

زید کا فون بجا تھا اس نے کال رسیو کر کے فون کان سے لگایا تھا۔ "زید اگر تمہارے پاس وقت ہے تو تم عنایا کی میٹنگ پر جا سکتے ہو مجھے ایک ضروری کام ہے۔" سارہ کا انداز عاجزانہ تھا۔

زید کچھ دیر لب کاٹتے ہوئے سوچتا رہا پھر اوکے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔ کرس نے فون سے سر اٹھا کر زید کی طرف دیکھا تھا زید نے آنکھوں ہی آنکھوں سے اسے

www.novelsclubb.com

کوئی اشارہ کیا تھا۔

"انکل میں چلتا ہوں آپ ڈیسائیڈ کر کے مجھے انفارم کر دیں۔" زید نے جانے سے پہلے ان سے ہاتھ ملایا تھا اور الوداعی کلمات ادا کرتا ہوا وہاں سے چلتا بنا تھا۔ کرس بھی اس کے پیچھے لپکا تھا۔ "وہ انکل کیا کہہ رہے تھے تم سے؟" وہ یونہی سرسری انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"پرسنل ہو رہے تھے۔" زید سڑک پر پارک ہوئی سیاہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا جو اس نے کچھ ہی ماہ پہلے نئی لی تھی۔ زید کو گاڑیوں کو بہت شوق تھا وہ اکثر اپنی ساری سیونگز گاڑیوں پر ہی خرچ کرتا تھا۔ وہ کوئی بھی نئی آنے والی گاڑی لیتے تھے کچھ ماہ اسے چلاتا تھا اور جب اس کا دل بھر جاتا تھا تو اسے بیچ دیتا تھا۔

"کیوں؟" کرس نے ماتھے پر بل لیے پوچھا تھا۔

"تم نہیں جانتے ان پاکستانی اور انڈینز کی عادتوں کو، یہ اپنے جیسا دیسی بندہ ڈھونڈتے

ہیں،اسے ایمو شنل بلیک میل کرتے ہیں کہ تم تو ہمارے اپنے ہو،اپنا کام کم پیسوں میں نکلواتے ہیں اور چلتے بنتے ہیں۔ میٹھی چھریاں۔"زید نے کہہ کر سر جھٹکا تھا۔

"سمارٹ پیپز۔"کرس نے ابرو اچکائے تھے۔

"انہیں لگتا ہے وہ سمارٹ ہیں لیکن وہ نہیں ہیں،دنیا ان سے بہت آگے جا چکی ہے۔"زید نے آنکھ دباتے ہوئے فرضی کالر جھاڑے تھے یقیناً اس کا اشارہ اپنی طرف تھا۔

"دنیا نہیں تم۔انکل کو پتہ نہیں ہے تم کتنے ہوشیار،کمینے اور لالچی انسان ہو۔پیسوں کے لیے تم اپنے سگے باپ کو چھوڑ سکتے ہو۔"کرس اسے باتوں ہی باتوں میں بہت کچھ جتا رہا تھا۔

زید نے فوراً بریک پر پاؤں رکھا تھا۔کرس نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا ۔"تمہیں کوئی کام ہے یہاں؟"اس نے آس پاس نظریں گھماتے ہوئے کوئی دکان

،سٹور ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن وہاں صرف گھر ہی گھر تھے۔

زید نے نفی میں سر ہلایا تھا اور اسے اترنے کا اشارہ کیا تھا۔

"دیکھو زی میں تمہارا بیسٹ فرینڈ ہوں تم میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔"

"تم نکل رہے ہو یا میں تمہیں ہائیوے کی سیر کرواؤں۔" زید اپنے دوستوں میں اوور سپیڈنگ کی وجہ سے مشہور تھا اس لیے وہ سب اس کے ساتھ گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے سے کتراتے تھے کیونکہ زید ان کو دن میں تارے دکھانے کا ہنر رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کرس نے ناک سکوڑتے ہوئے اپنی جیکٹ کی زپ بند کی تھی اور جیکٹ کی ہڈ سر پر ٹکاتا کچا چبا جانے والی نظروں سے زید کو گھورتے ہوئے گاڑی سے نکل گیا تھا۔ یہ تو طے تھا اب وہ یہاں سے پیدل گھر جائے گا کیونکہ اسے زید سے کسی رحم کی توقع نہیں تھی۔

زید نے گھر سے عنایا کو پک کیا ایک تادیبی نگاہ اس کے حلیے پر ڈالی۔"یہ کیا لگایا ہے تم نے اپنے چہرے پر؟"زید نے ماتھے پر شکنیں ڈال کر پوچھا تھا۔

"کیوں اچھی نہیں لگ رہی ہوں۔"عنایا نے منہ بنا کر زید کو گھورا تھا۔

زید سر جھٹک کر سامنے سڑک کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔عنایا کو میک اپ کرنے کا ،تیار ہونے کا بہت شوق تھا اور جب بھی سارہ گھر نہیں ہوتی تھی تو وہ اسی طرح اس کی چیزوں کا حشر نشر کرتی تھی۔لیکن جو بھی تھا عنایا کا میک اپ اچھا تھا زید نے دل ہی دل میں تسلیم کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

رزلٹ دیکھ کر زید نے ایک دفعہ عنایا کو دیکھا جس کی نظریں اپنے جو گرز پر مرکوز تھیں اور پھر عنایا کی ٹیچر کو دیکھا جس نے زید کے خیال سے کبھی اس کے جتنا ہینڈسم لڑکا نہیں دیکھا تھا اور وہ مسلسل اس کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرائے جا رہی تھی۔

"یہ آپ کے کیا لگتے ہیں عنایا؟ عنایا اور زید کے اتنج ڈیفرینس سے نہ تو وہ اس کا بھائی لگ رہا تھا نہ ہی باپ اس لیے اس نے یقین دہانی کرنے کے لیے دھیمی آواز میں عنایا سے پوچھا تھا کیونکہ زید کا دھیان اپنے فون کی طرف تھا۔

عنایا نے ایک نظر زید کو دیکھا پھر معصوم سی مسکراہٹ لبوں پر بکھیرتے ہوئے بولی۔ "ڈیڈ۔"

زید نے آنکھوں میں صدمہ لیے فون سے نظریں ہٹا کر عنایا کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔ وہ ٹیچر بھی انہیں دیکھتی رہ گئی تھی۔ اچانک اس کے خوشحال چہرے پر افسردگی چھا گئی تھی۔

"دیکھیں عنایا کے گریڈز آپ کے سامنے ہیں۔ آپ کو اس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔" ایکدم ٹیچر کی ٹون بے حد سنجیدہ ہو گئی تھی۔ زید بھی ذرا سیدھا ہو کر بے توجہی سے اسے سننے لگا تھا۔

میٹنگ ختم ہو چکی تھی۔عنایا چھلانگ لگا کر کرسی سے اتری تھی۔"چلیں ڈیڈی۔" وہ مسکراتی ہوئی زید کا بازو پکڑے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

زید اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔کلاس روم سے نکلتے ہی عنایا نے تیز تیز چلنا شروع کر دیا تھا تاکہ وہ زید سے اپنی جان بچا سکے۔زید نے فوراً اسے کالر سے پکڑا تھا۔

"کیا تھا یہ سب؟اچھی خاصی میری سیٹنگ ہونے والی تھی۔نیکسٹ ٹائم تمہارے اتنے برے گریڈز بھی نہیں آنے تھے۔"وہ اب سکول کی حدود سے نکل چکے تھے ۔زید نے بگڑے تیور لیے اس سے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی سخت ٹیچر ہے وہ اور تمہارے ساتھ کیسے ہنس ہنس کے بات کر رہی تھی۔مجھے ذرا اچھا نہیں لگا اس لیے میں نے بول دیا۔مجھے وہ کھڑوس عورت نہیں پسند تو تمہیں بھی اس سے بات نہیں کرنی چاہیے۔"عنایا نے پوری بات کہہ کر بے نیازی سے کندھے اچکائے تھے۔

زید بہت زور سے ہنسا تھا۔"ایڈیٹ۔ابھی تمہاری کلاس لگنی ہے سارہ آنٹی سے اتنے شاندار رزلٹ پر۔"زید اس کا ہاتھ پکڑے اسے ساتھ لے کر چل رہا تھا۔

عنایا چلتی چلتی رک گئی تھی۔زید نے رک کر اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔"زی تمہاری آنکھیں کتنی پیاری ہیں۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ رخسار پر رکھتی نہایت معصومانہ انداز میں بولی تھی۔زید کو ناچاہتے ہوئے اس پر بے حد پیار آیا تھا۔

"کیا چاہیے تمہیں؟"

www.novelsclubb.com

"ڈھیر ساری چیزیں۔تم لے کر دو گے نہ۔"اس نے پلکیں جھپکتے ہوئے زید سے یقین دہانی کرنی چاہی تھی۔

زید نے مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا تھا۔اس کی پوری فیملی میں ایک یہی تھی جس سے زید کا بے پناہ محبت تھی اسی لیے وہ ہمیشہ اس کا خیال رکھتا تھا۔

✡✡✡✡✡

ہر طرف رمضان کی رونقیں پھیلی ہوئی تھیں۔زندگی مصروف ہو چکی تھی۔امائرہ کی اس دن کی بعد ایک دو دفعہ شاہزیب سے ملاقات ہوئی تھی۔دونوں ایک دوسرے کی شرائط پر چلنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے لیکن اس کے بعد اس کی ولی سے بات نہیں ہوئی تھی۔نہ اس نے کوئی میسج کیا تھا نہ ہی امائرہ نے تکلف کیا تھا لیکن اسے احساس تھا کہ ولی اس بات کی وجہ سے برہم تھا۔

حنان ایک ہفتہ پہلے پاکستان آیا ہوا تھا اور روزانہ امائرہ کو ملنے کا کہتا تھا لیکن امائرہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیتی تھی کیونکہ یونیورسٹی سے واپس آنے کے بعد وہ اتنا تھک جاتی تھی کہ گھر سے نکلنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔آج انعم نے اسے خود کال کر کے افطاری پر آنے کی دعوت دی تھی چونکہ شاہزیب وہیں پر تھے اس لیے اس نے انہیں منع نہیں کیا تھا اور آنے کی حامی بھر لی تھی۔

وہ دوپہر کو حمزہ کے ساتھ یونہی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی سامنے ٹی وی سکرین پر شان رمضان چل رہا تھا جس میں ایک خاتون، نک سک سے تیار، نفاست سے دوپٹہ سیٹ کیے چولہے کے پاس کھڑی کوئی مشروب بنا رہی تھی اور ساتھ اس کی تفصیل بتا رہی تھی۔ان دونوں کا دھیان اپنے اپنے فون پر تھا البتہ وقفے وقفے سے سر اٹھا کر وہ سامنے سکرین کو دیکھتے تھے۔

"میں شام میں تمہیں پک کرنے آجاؤں؟" حنان کا میسج آیا تھا۔

"شیور۔" امائرہ نے ٹائپ کر کے بھیج دیا تھا۔"میں شام کو ڈیڈ کی طرف جا رہی ہوں۔" اس نے فون ایک سائیڈ پر اسے رکھ کر بتایا تھا۔اب اس کی مکمل توجہ ٹی وی پر تھی جس پر وہ خاتون اس مشروب میں اور چیزیں ملا رہی تھی۔دیکھنے میں تو وہ بہت مزے کا لگ رہا تھا۔

"ایسے کہو نہ اپنے سسرال جا رہی ہو؟" حمزہ نے فون سے سر اٹھا کر اسے چھیڑنا

مناسب سمجھا تھا۔

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔"بہت پیاس لگی ہے آج۔"وہ بے چارگی سے بولی تھی۔اس ڈرنک کو دیکھ کر اسے ایکدم خیال آیا تھا۔

"سیم یار۔"حمزہ نے اس کی تائید کی تھی۔"جونہی رمضان ختم ہو گا ہم روز کے ایف سی جایا کریں گے، برگر، پزا کھائیں گے۔"حمزہ نے دل ہی دل میں طرح طرح کے پکوان کو یاد کیا تھا۔

"کیوں ماموں کے ایف سی خرید رہے ہیں؟"امائرہ نے دونوں ابرو اچکا کر نہایت سنجیدگی کے ساتھ استفسار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں خریدیں گے مجھے بیچ کر۔"اس نے سر جھٹکا تھا۔"وقت نہیں گزر رہا آج ۔"ساتھ ہی فون پر وقت دیکھا تھا۔چند گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔

"تمہیں وقت کی پڑی ہے اور مجھے یہ ٹینشن ہے کہ میں روزے میں نیند کی گولی بھی

نہیں کھا سکتی۔" لہجے میں دنیا بھر کا دکھ سموئے امائرہ بولی تھی۔

حمزہ ہنسا تھا۔"تمہارا تو علاج ہوا ہے اپنی جان کی دشمن بنی ہوئی ہو۔"

امائرہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔"آج میں جاؤں گی نہ تو پیچھے سے چار گلاس جامِ شیریں نہ پی لینا ساری فٹنیس خراب ہو جائے گی اور تمہارے ٹرینر نے بھی منع کیا تھا شوگر لینے سے۔"وہ سنجیدہ انداز میں کہہ رہی تھی۔

"نہیں پیوں گا۔آئی پرامیس۔"

حنان نے اس کے گھر کے باہر پہنچ کر اسے کال کی تھی اور اسی وقت وہ کاہلی کی ماری تیار ہونا شروع ہوئی تھی۔شاکنگ پنک رنگ کی قمیض کے ساتھ سفید کیپری پہنے ،گلے میں سفید رنگ کا دوپٹا لیے جس کے کناروں پر رنگ برنگے بڑے بڑے پھول بنے ہوئے تھے،کانوں میں ایئر رنگز پہنے،بال یونہی آزاد چھوڑے وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حنان ولی کی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے فون پر متوجہ تھا جب امائرہ کے قدموں کی آہٹ سن کر اس نے سر اٹھایا تھا۔اپنی پڑھائی کی مصروفیات کی وجہ سے اس نے پاکستان آنا بہت کم کر دیا تھا اس لیے وہ دونوں بہت عرصے بعد ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔شام ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا۔وہ امائرہ کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔"تم اتنی بڑی ہو گئی یار۔"

"تم بھی۔"امائرہ کا لہجہ عام سا تھا۔جب وہ سڈنی اکٹھے رہتے تھے ان کی کبھی نہیں بنی تھی لیکن اب شاید یہ بڑے ہونے کا نتیجہ تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو برداشت کر لیتے تھے۔

"گھر جانا ہے یا یہیں ڈسکشن کرنی ہے ساری؟"ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ولی حنان سے مخاطب ہوا تھا۔امائرہ اسے دیکھ کر ذرا چونکی تھی۔

"ویلکم سسٹر۔"حنان نے آنکھ دبا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حنان ولی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا اور امائرہ پیچھے۔ ولی نے نہ اس کی طرف دیکھا تھا نہ ہی کوئی بات کی تھی۔ یقیناً وہ اس دن والی بات پر خفا تھا۔

"ولی تمہیں پتہ ہے جب رائد نے مجھے بتایا کہ تمہارا اور امائرہ کا نکاح ہو رہا ہے تو میرا فرسٹ ری ایکشن کیا تھا؟"

"واٹ؟" ولی نے گردن موڑ کر ایک نظر امائرہ پر ڈالی تھی۔

"نووے۔ تم اور امائرہ۔ مجھے تو بابا کی دماغی حالت پر شک ہوا تھا۔ تم اور امائرہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہو۔ کہاں تم اتنے کام اور کمپوزڈ اور کہاں ہماری امائرہ۔" وہ پرجوش سا بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کوئی اور وقت ہوتا تو امائرہ ضرور اس کی اس بات کا جواب دیتی لیکن اب وہ ولی کی وجہ سے چپ ہی رہی تھی۔

سارا راستہ حنان بولتا رہا تھا اور ولی اور امائرہ اسے سنتے رہے تھے۔ ولی نے گاڑی

پورچ میں کھڑی کی تھی۔حنان اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا تھا۔امائرہ ولی کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔"آپ ناراض ہیں؟"وہ آنکھیں چھوٹی کیے پوچھ رہی تھی۔

"کیوں تمہیں فرق پڑتا ہے؟"ولی سنجیدہ انداز میں گویا ہوا تھا۔

امائرہ نے گردن دائیں بائیں ہلائی تھی۔"ویسے بتادیں کیوں ناراض ہیں؟"

ولی نے گہری سانس خارج کی تھی۔"امائرہ جو تم اس دن کرنے جارہی تھی وہ کوئی انسانوں والی حرکت تھی۔اتنی سی بات پر خودکشی کون کرتا ہے اور تم مجھ سے بات کرسکتی تھی میں مسئلہ حل کردیتا تمہارا لیکن آف کورس تمہارے لیے تو میں میٹر ہی نہیں کرتا۔"

امائرہ کچھ لمحے یونہی اسے دیکھتی رہی۔لاجواب نگاہوں سے۔"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مجھے آپ سے بات کرنی چاہیے تھی لیکن آئی سوئیر مجھے اس پوری

www.novelsclubb.com

سچوئیشن میں ایک بار بھی آپ کا خیال نہیں آیا۔"امائرہ مکمل راست بازی سے کام لیتی ہوئی بولی تھی۔وہ اتنی ہی سٹریٹ فارورڈ تھی۔

ولی کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔"یہ ایکسکیوز تھا یا میری انسلٹ۔"

"جو آپ سمجھنا چاہیں۔"امائرہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے تھے۔

"اندر سب ویٹ کر رہے ہوں گے چلیں۔"ولی خفا خفا آگے بڑھ گیا تھا۔

امائرہ اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔اس بڑے سے ہال میں تقریباً ان کے گھر کے تمام افراد موجود تھے۔امائرہ چلتے چلتے ایکدم رک گئی تھی۔ولی نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔"کیا ہوا؟"

"یہ سارے آپ کے ہی گھر والے ہیں؟"اس نے مڑ کر ولی سے پوچھا تھا۔

"نہیں کرائے پر لے کر آیا ہوں۔"ولی برا مان گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کو ویسے ہی اتنے زیادہ لوگ دیکھ کر کچھ ہوتا تھا۔وہ باری باری ان سب سے ملی تھی اور سب سے ملنے کے بعد عنیزہ کے پاس بیٹھ گئی تھی۔جو بھی تھا وہ ان سب میں صرف اسے ہی تو ٹھیک سے جانتی تھی۔

"کیسی ہے میری پیاری بیٹی؟"عنیزہ نے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"فائن۔"ان کے ساتھ ہی انعم بیٹھی ہوئی تھی سو وہ کچھ ایسا ویسا کہنا افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔انعم امائرہ سے یونہی روزمرہ کی باتیں پوچھ رہی تھی جب وہاں کوئی داخل ہوا تھا۔ساتھ بیٹھی عنیزہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔"آ ہی گئیں آپ؟"

امائرہ نے گردن گھما کر دیکھا تھا وہ کوئی عورت تھی جو عنیزہ کے گلے لگ رہی تھی۔وہ پیچھے ہٹ گئی تو ایک پچیس چھبیس سالہ لڑکا آگے بڑھا۔"اسلام علیکم خالہ۔"

وہ آواز سن کر امائرہ جہاں تھی وہیں پتھر بن کر رہ گئی۔ان دونوں کی نظریں ملیں تھیں۔امائرہ نے سر نیچے کر لیا تھا۔یہ نظریں، یہ لہجہ، بہت سی دردناک اور اذیت ناک یادیں جن کے اثر سے امائرہ آج تک نہیں نکل پائی تھی۔وہ واحد شخص تھا جسے امائرہ زندگی میں کبھی دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔وہ اس کے پاس سے گزرا تھا اس کا پاؤں امائرہ کے جوتے سے ٹکرایا تھا۔امائرہ اندر تک کانپ چکی تھی لیکن وہ یونہی سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا ہے امائرہ؟ کہاں کھو گئی ہو؟"عنیزہ یونہی خوشگوار انداز میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔اس کی نظروں میں بہت کچھ تھا جو عنیزہ کو کچھ سال پیچھے لے گیا تھا۔وہ اس کی کمزوریوں سے خوب واقف تھی اسی لیے وہ انہیں امائرہ کو اکسانے کے لیے استعمال کر رہی تھی۔

"بچے نروس ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب آپ کی اپنی فیملی ہے۔"جہانزیب مسکرا کر نرمی سے بولے تھے۔

امائرہ مسکرائی تھی۔"جی۔"لیکن اس کا ذہن ابھی بھی وہیں اٹکا تھا۔

افطاری کا وقت ہونے والا تھا۔سب اس بڑے اور خوبصورتی سے سجائے گئے ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ رہے تھے۔حنان کے ساتھ عاقب بیٹھا ہوا تھا اور ایک کرسی چھوڑ کر ولی کھڑا انعم سے کچھ کہہ رہا تھا۔

امائرہ ولی کے پاس آئی تھی۔"میں یہاں بیٹھ جاؤں؟؟"وہ جھجکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"شیور۔"ولی مسکرا کر بولا تھا۔اسے امائرہ کا رویہ کچھ عجیب لگا تھا۔وہ جب آئی تھی تو بالکل نارمل تھی لیکن اب اس کے چہرے کے تاثرات کوئی اور کہانی سنا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ولی نے جوس اور کھجوریں اسے تھمائیں تھیں۔"آر یو اوکے؟؟"وہ یونہی سرسری انداز میں پوچھ رہا تھا۔اس نے نوٹس کیا تھا امائرہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔وہ کچھ گھبرائی ہوئی تھی۔جیسے وہ نکاح والے دن تھی۔

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔

"جسٹ ریلیکس۔"ولی نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھپکا تھا اور امائرہ کو وہ بہت اچھا لگا تھا۔اسے اس وقت سب سے زیادہ شاہزیب کی ضرورت تھی وہ نہیں تھے لیکن ولی جہانزیب تھا۔

www.novelsclubb.com

افطاری کے بعد کچھ گھر والے وہیں بیٹھے رہے تھے کچھ نماز پڑھنے کے لیے اٹھ گئے تھے۔امائرہ ان سے ایکسکیوز کرتی سیکنڈ فلور پر آئی تھی۔اسے حمزہ کو کال کرنی تھی تاکہ وہ اسے لینے آئے اور وہ کوئی بہانہ بنا کر ادھر سے نکلے۔وہ بار بار حمزہ کو کال کر رہی تھی لیکن وہ کال پک نہیں کر رہا تھا۔

سارے دن کی بھوک پیاس کے بعد وہ ٹھیک سے کچھ کھا پی نہیں پائی تھی اب پریشانی کی وجہ سے اس کا گلا بار بار خشک ہو رہا تھا وہ پانی پینے کی نیت سے اسی فلور میں موجود اوپن کچن میں آئی تھی۔ایک گلاس پانی پیا۔وہ فون کان سے لگائے پلٹنے لگی تھی جب ایک آواز اس کی سماعت میں پڑی تھی۔

"یو آر سٹل سیم۔۔۔۔۔آئی مین گارجیس۔"امائرہ کے ہاتھ سے گلاس گرا تھا اسے اپنے ہاتھ پاؤں پھولتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن وہ اسی جگہ فریز ہو چکی تھی۔وہ آہستہ آہستہ اس کی جانب پلٹی تھی۔اس کا دل کیا تھا کسی طرح زمین پھٹتی اور وہ اس میں دھنس جاتی۔

وہ اس سے کچھ قدموں کے فاصلے پر تھا۔وہ اسے پانچ چھے سالوں بعد دیکھ رہی تھی ۔اس میں بہت سی تبدیلیاں آچکی تھیں اور بدل تو امائرہ بھی گئی تھی۔

وہ ایک ایک قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھا تھا اور امائرہ اسی طرح ایک ایک قدم کر

کے پیچھے ہٹتی گئی تھی۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔"کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔کوئی تم سے محبت نہیں کرتا۔تم ایک ان چاہی اولاد ہو۔"گڈ مڈ ہوتے جملے فضا میں گونجتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔پیچھے شیلف تھی وہ اس سے زیادہ پیچھے نہیں جا سکتی تھی۔اس کا سانس حلق میں اٹک گیا تھا۔

"تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟"وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا سنجیدہ انداز میں گویا ہوا تھا۔

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔"اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ الفاظ اس کی زبان سے کیسے نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر بھاگ کیوں رہی ہو؟"وہ طنزیہ مسکرایا تھا۔

امائرہ کے ماتھے پر ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔"گیٹ اسائیڈ۔"وہ اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔امائرہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔

"ورنہ کیا کرو گی؟؟؟"اس نے کندھے اچکائے تھے۔"شور مچاؤ گی؟"وہ خود کہہ کر ہنسا تھا۔وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا۔ایک یقین تھا کہ امائرہ پر کوئی یقین نہیں کرے گا اور وہ اس بارے میں مر کر بھی کسی سے بات نہیں کرے گی۔

امائرہ اسے دیکھتی رہی۔"واٹ ڈو یو وانٹ؟"لہجہ کمزور پڑھ رہا تھا۔

"آئی ڈونٹ نو۔جب سے میں نے تمہیں دیکھا ہے تم مجھے بہت اچھی لگی ہو۔"وہ مسرور لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"سٹے اوے فرام می۔"امائرہ کی نظر اس کے پاؤں پر تھی جو آگے بڑھنے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ محظوظ ہو کر ہنسا تھا۔"خالہ نے مجھے بتایا ہے کہ تم ولی سے شادی نہیں کرنا چاہتی ۔اگر تم کچھ کنفیس کرنا چاہتی ہو تو میں سننے کے لیے تیار ہوں۔"وہ ایک قدم آئے بڑھا تھا۔

"اٹس نن آف یور کنسرن۔"امائرہ کا ہاتھ پیچھے شیلف پر پڑی چھری تک گیا تھا۔وہ

مزید آگے بڑھنے والا تھا جب امائرہ نے ہڑبڑاہٹ میں وہ چھری آگے کی تھی جو اس کے بازو پر لگ گئی تھی اس کی شرٹ پر کٹ لگ گیا تھا اور خون کے قطرے ابھرنے لگے تھے۔امائرہ کو خود اندازہ نہیں تھا کہ یہ اس نے کیسے اور کیوں کیا تھا۔وہ اس چھری کو وہیں پھینکتی باہر بھاگی تھی۔پیچھے گردن موڑ کر دیکھتی وہ تیز تیز چلتی ہوئی ولی سے ٹکرائی تھی۔

ولی کے ماتھے ہر بل پڑے تھے۔اس کا دوپٹہ گردن کے گرد نہیں تھا سانسیں اتھل پتھل تھیں اور اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔"امائرہ آر یو او کے؟"اس نے حیرت سے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا تھا۔

امائرہ کچھ کہنے والی تھی لیکن پھر خاموش ہو گئی۔"وہ۔۔۔"الفاظ وہیں دم توڑ گئے تھے۔"کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا۔"ایک بار کانوں میں گونجا تھا۔

"کچھ ہوا ہے تمہیں؟"ولی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا تھا۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔آنسو ٹوٹ کر آنکھوں سے گرنے لگے تھے۔

ولی اسے اپنے کمرے میں لایا تھا۔اسے بیڈ پر بٹھایا۔امائرہ کے ناک سے خون بہہ رہا تھا لیکن اسے اس بات کا احساس نہیں تھا وہ رو رہی تھی کیوں؟ وہ نہیں جانتا تھا۔

ولی نے گڑبڑاتے ہوئے ٹشو اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"تم مجھے چھوڑ دو پلیز۔عنیزہ ٹھیک کہتی ہے میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔میرے ساتھ بہت سے ایشوز ہیں۔مجھے ڈپریشن ہے میرے اینگر ایشوز بہت زیادہ ہیں۔میں ہر مہینے سائیکاٹرسٹ کے پاس جاتی ہوں۔اگر میں میڈیسن نہ لوں تو میں نارمل نہیں رہ سکتی۔میرے ماں باپ نے میری پرورش بھی نہیں کی ہے۔میں کسی کو خوش نہیں رکھ سکتی۔میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی۔" وہ روانی میں کہتی جا رہی تھی۔

ولی نے اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔لیکن امائرہ کو برا نہیں لگا تھا وہ اس کے

www.novelsclubb.com

یوں ہاتھ تھامنے سے خوفزدہ نہیں ہوئی تھی۔اس نے خود ٹشو سے امائرہ کے ناک سے بہتا خون صاف کیا تھا۔"امائرہ۔ریلیکس۔میں ابھی چاچو کو بلا کر لاتا ہوں۔ویٹ۔"ولی کو اس کی دماغی حالت نارمل محسوس نہیں ہوئی تھی۔

امائرہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔اسے واقعی اس وقت شاہزیب کی ہی ضرورت تھی۔

ولی بھاگتا ہوا نیچے گیا تھا۔شاہزیب اور عنیزہ اکٹھے بیٹھے تھے۔اس نے جھک کر شاہزیب کے کان میں کچھ کہا تھا جو عنیزہ نے بھی سنا تھا۔شاہزیب نامحسوس انداز میں سب سے ایکسکیوز کرتے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے تھے۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی شاہزیب کی نظر امائرہ پر پڑی تھی جو کہ اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی۔وہ امائرہ کے پاس بیٹھے تھے۔اس کا چہرہ سرخ تھا آنسو کی لکیریں گالوں پر بہہ رہی تھیں ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔"امائرہ کیا ہوا ہے؟کسی نے کچھ کہا

ہے؟"شاہزیب نرمی سے بولے تھے۔

امائرہ نے بہت مضبوطی کے ساتھ شاہزیب کا ہاتھ پکڑا تھا۔"ڈیڈ مجھے۔۔۔۔۔"اس نے کہنے کی ہمت کی تھی لیکن سامنے دروازے سے داخل ہوتی عنیزہ کو دیکھ کر ہمت وہیں دم توڑ گئی تھی۔

"کیا ہوا ہے امائرہ بیٹا تم ٹھیک ہو؟"اس نے امائرہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہمدردی سے پوچھا تھا۔

امائرہ نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔"ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ می۔"امائرہ حلق کے بل چلائی تھی۔"سٹے اوے فرام می۔یو ہیو میسڈ اپ مائے ہول لائف۔"

شاہزیب نے امائرہ کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور عنیزہ کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تھا۔عنیزہ امائرہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی۔امائرہ نے اسے دیکھا تھا پھر اپنا چہرہ پھیر لیا۔ولی نے عنیزہ کو مسکراتے دیکھا تھا اور اسے ان کا اتنی ٹینس سچوئیشن

www.novelsclubb.com

میں مسکرانا سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔

"ایک گلاس پانی۔" شاہزیب ولی سے مخاطب ہوئے تھے۔

ولی پانی کا گلاس لیے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب ملازمہ کی آواز سن کر رکا۔"

سر میم کا دوپٹہ وہاں گرا ہوا تھا۔" اس نے امائرہ کا دوپٹہ ولی کی جانب بڑھایا تھا۔ ولی نے اس سے دوپٹہ لے لیا تھا۔

شاہزیب کو پانی دیا۔ امائرہ کچھ سنبھل چکی تھی یا پھر یہ شاہزیب کی موجودگی کا اثر تھا کہ وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔ ولی نے امائرہ کا دوپٹہ وہیں اس کے پاس بیڈ پر رکھ دیا اور باہر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

شاہزیب نے امائرہ کو سلا دیا تھا اور خود نیچے آ گئے تھے۔ عنیزہ کی بہن اور ان کا بیٹا عاقب واپس جا چکے تھے۔ شاہزیب نے انہیں بتا دیا تھا کہ امائرہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔

✡✡✡✡✡

سحری کے وقت شاہزیب نے کمرے میں ہی امائرہ کے لیے کھانا منگوایا تھا اور اس کی ضد کے باوجود اسے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تھا۔اس کے بعد وہ کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرتے رہے تھے۔شاہزیب کو لگا تھا کہ وہ نارمل ہو کر خود ہی بتادے گی کہ رات کو کیا ہوا تھا لیکن امائرہ نے اس واقعے کا ذکر بھی نہیں کیا تھا۔اس نے شاہزیب سے کہا تھا کہ وہ اسے گھر ڈراپ کر دیں یا وہ حمزہ کو بلا لیتی ہے لیکن شاہزیب نے کہا تھا کہ ابھی تم ریسٹ کرو۔میں صبح تمہیں چھوڑ آؤں گا۔وہ چلے گئے تھے۔امائرہ کافی دیر تک بیٹھی اس کمرے کو دیکھتی رہی جس پر لگی مختلف قسم کی پینٹنگز نے اسے دلچسپ بنایا ہوا تھا۔کچھ تصاویر ولی کی تھیں اس کے بچپن کی،جوانی کی،کچھ مشہور مشہور شخصیات کے موٹیویشنل پوسٹرز لگے ہوئے تھے۔کمرے میں ہر چیز بہت نفاست سے پڑی ہوئی تھی۔اس کے بعد اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔دس گیارہ بجے اسے حنان نے خود جگایا تھا۔

وہ اس کے ساتھ لاؤنج میں آئی تھی جہاں الہان اور ولی بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔

"ہاؤ آر یو فیلنگ ناؤ؟" الہان نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

"ایک ڈاکٹر بھائی کے ہوتے ہوئے امائرہ زیادہ دیر تک بیمار نہیں رہ سکتی۔" امائرہ کی جگہ حنان نے جواب دیا تھا۔

"کون سا سال چل رہا ہے تمہارا؟" امائرہ نے حنان سے پوچھا تھا۔ان کی زیادہ بات نہیں ہوتی تھی اس لیے وہ دونوں ایک دوسرے کے بارے میں اتنا جانتے نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"تھرڈ ایئر۔" حنان نے فرضی کالر جھاڑے تھے۔

"ساری زندگی تمہاری شیخی بگاڑنے کی عادت نہیں جائے گی۔" امائرہ اسے بہت کچھ جتا رہی تھی۔

"کم آن امائرہ ایک ہی چیز میں تو میں تم سے بہتر ہوں۔وہ ہیں سٹڈیز۔"حنان نے مسکراتے ہوئے بال سیدھے کیے تھے۔الہان اور ولی اپنا کام چھوڑ کر ان دونوں کو ایک دوسرے سے بھڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

امائرہ نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"تم دونوں میں کتنا ایج ڈیفرینس ہے؟"ولی نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔

"چھے ماہ۔"حنان نے جواب دیا تھا۔

"چھے ماہ دس دن۔"امائرہ نے اس کی تصیح کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بڑا کون ہے تم دونوں میں سے؟"الہان نے پوچھا تھا۔

"یہ۔"امائرہ نے حنان کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"تمہارا تو یونیورسٹی کا پہلا سال چل رہا ہے۔رائٹ۔"الہان ماتھے پر بل لیے بولا

تھا۔

"جی۔میں جب ماما کے پاس کینڈا گئی تھی تو وہاں آلریڈی ایڈمیشنز ہو چکے تھے سو میرا وہ سال ضائع ہو گیا اور جب اس سے اگلے سال پاکستان آئی تھی تو یہاں اولیولز کے ایگزیمز ہونے والے تھے اس لیے مجھے اس سال بھی ویٹ کرنا پڑا۔"

"تم نے بڑے تیر مار لینے تھے دو سالوں میں؟" حنان نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا تھا۔امائرہ نے اسے تاسف بھری نگاہوں سے گھورتے ہوئے سر جھٹک دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں کلاس فیلوز تھے نہ۔" ولی نے کچھ یاد آنے پر پوچھا تھا۔

ان دونوں نے ایک ساتھ سر ہلایا تھا۔"اور امائرہ میرے اور رائد کے بعد آنے کے باوجود سکول میں سب سے زیادہ مشہور تھی۔" حنان پرجوش سا بتا رہا تھا۔امائرہ کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"کیوں؟"الہان نے محظوظ ہو کر پوچھا تھا۔

"دو کاموں کی وجہ سے۔ایک اس کے جھگڑوں کی وجہ سے اور دوسرا اس کے ٹینس کھیلنے کی وجہ سے۔اور کچھ ہو نہ ہو سپورٹس میں امائرہ سب سے آگے ہوتی تھی اور جب میں پاکستان آیا تھا یہ اولمپکز کھیلنے والی تھی۔"وہ دل کھول کر اسے سراہ ہو گیا تھا۔وہ وقت کے ساتھ سیکھ چکا تھا کہ اس کا اور امائرہ کا کبھی کوئی کمپیریزن تھا ہی نہیں۔وہ اپنی جگہ ٹھیک تھا اور امائرہ اپنی جگہ۔

"امائرہ لڑتی بھی ہے؟"الہان کچھ حیران ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"یہ آپ کو میرے ماتھے پر نشان نظر آرہا ہے یہ امائرہ نے ہی میرا سر پھاڑا تھا۔"حنان نے اپنے بال پیچھے کر کے ماتھے کی ایک طرف بنے نشان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ولی اور حنان کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔

"تم مجھے تنگ کر رہے تھے۔"امائرہ نے اپنا دفاع کرنا چاہا تھا۔

"تو تم نے کون سا مجھے اکیلے کو دھویا ہے ہمارے بہت سے کلاس فیلوز کے ساتھ تم نے پنگے لیے ہوئے ہیں۔اور آپ کو پتہ ہے کبھی ایسا ہوا ہی نہیں تھا کہ کسی نے امائرہ کو کچھ کہا ہو اور امائرہ نے اسے معافی دے دی ہو۔اسے بورڈنگ سکول والوں نے بھی۔۔۔۔"

امائرہ کے چٹکی کاٹنے پر حنان کی زبان کو بریک لگی تھی۔ساتھ ہی امائرہ نے اسے زندہ چبا جانے والی خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا میں یہی کہہ رہا تھا کہ اب تو تم بڑی ہو گئی ہو اب تھوڑی نہ لڑتی ہو گی ۔"حنان نے فوراً وضاحت پیش کی تھی۔

"حنان تمہیں بالکل غلط لگتا ہے۔"ولی نے اس کی حمایت کی تھی۔

حنان نے امائرہ کی طرف دیکھا تھا۔"ڈونٹ ٹیل می امائرہ تم نے ولی کا بھی سر پھوڑا

ہے؟؟"اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

"اگر تم دو منٹ میں ڈیڈ کو بلا کر نہ لائے تو خود اپنی فرسٹ ایڈ کرنے کے لیے تیار ہو جانا۔ڈاکٹر حنان شاہزیب۔"امائرہ دانت پیس کر بولی تھی۔

حنان اس سے کچھ فاصلے پر ہو گیا تھا۔ولی اور الہان ایک ساتھ ہنسے تھے۔وہ دونوں بچوں کی طرح ایک دوسرے سے الجھ رہے تھے۔"بابا گھر نہیں ہیں۔باہر گئے ہیں بڑے بابا کے ساتھ۔"حنان نے امائرہ کو آگاہ کیا تھا۔

"تم مجھے چھوڑ آؤ گے۔"امائرہ کی آواز دھیمی تھی۔

www.novelsclubb.com

حنان ہنسا تھا۔"مجھے تو نہ پاکستان کے راستوں کی سمجھ آتی ہے نہ ہی پاکستان کے ڈرائیورز کی۔"وہ ہنستے ہنستے بولا تھا۔

"ابھی جانے کی ضرورت نہیں۔شام کو افطاری کے بعد چلی جانا۔"الہان اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے سنجیدگی سے کہتا ہوا چلا گیا تھا۔

امائرہ نے اپنا فون آن کیا تھا لیکن وہ آن نہیں ہوا تھا۔اس کی چارجنگ ختم ہو چکی تھی۔"حنان اسے چارجنگ پر لگا دینا پلیز۔"امائرہ نے اپنا فون حنان کو تھمایا تھا۔"تمہارا فون تمہارے پاس ہے مجھے ڈیڈ سے بات کرنی ہے۔"

"نہیں روم میں ہے۔میں لے کر آتا ہوں۔"حنان کہہ کر اٹھ گیا تھا۔

ولی نے اپنا فون ٹیبل پر رکھا تھا۔"کال کر لو اور اگر زیادہ ان کمفرٹیبل ہو تو میں تمہیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"اس کا انداز سنجیدہ تھا۔

امائرہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی تھی۔وہ واقعی اتنا اچھا تھا یا پھر بن رہا تھا۔وہ سمجھ نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ کو بغیر بتائے جاؤں گئی تو وہ برا مان جائیں گے۔"امائرہ نے وضاحت پیش کرتے ہوئے فون پکڑ کر شاہزیب کو کال کی تھی۔"ہیلو ڈیڈ۔آپ کہاں ہیں؟"

"کام تھا ایک۔"

ولی اپنی فائل کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"میں ولی کے ساتھ چلی جاؤں گھر؟"

"نہیں۔ویٹ فار می۔میں آتا ہوں تو چلی جانا۔طبیعت کیسی ہے؟"

"بہتر۔اللہ حافظ۔"امائرہ نے مایوسی سے کہہ کر فون واپس درمیان میں پڑے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔

"آپ نے آفیس نہیں جانا آج؟"وہ ولی سے مخاطب ہوئی تھی۔

"آج سنڈے ہیں۔"

"اچھا۔"امائرہ نے سر ہلایا تھا۔

وہ شام تک شاہزیب کا انتظار کرتی رہی تھی لیکن شاہزیب ہمیشہ کی طرح وعدہ کر کے اسے پورا کرنا بھول چکے تھے۔انعم،حنان،ولی،پاکیزہ نے سارا دن امائرہ کو کمپنی

www.novelsclubb.com

بھی دی تھی اور اسے بور بھی نہیں ہونے دیا تھا۔افطاری کے بعد اس نے ولی سے کہا تھا سو وہ اب اسے ڈراپ کرنے جا رہا تھا۔

رات کی تاریکی، رمضان کی رونق، سڑکوں پر چلتی گاڑیاں، رنگ برنگی روشنیاں اور اپنی منزل پر رواں دواں گاڑی میں خاموشی کا بسیرا۔

"کچھ کھاؤ گی؟" ولی نے پیشکش کی تھی۔

"نہیں آلریڈی آپ کی ماما بہت کھانا کھلا چکی ہیں۔میں تو دو دن کچھ نہ کھاؤں اب۔" اس نے منع کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔" امائرہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی تھی اسے لگا تھا ولی کچھ کہنا چاہ رہا ہے لیکن وہ کہہ نہیں پا رہا تھا۔

"کل رات تم نے جو کچھ کہا تھا۔ڈِڈ ہو ریئلی مین اٹ۔" ولی گہری سانس کھینچ کر بولا تھا۔

امائرہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کی جانب دیکھا تھا۔اندھیرے کے باعث ولی اس کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ پایا تھا۔"کیا کہا تھا میں نے؟"اس نے ولی کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔اسے واقعی یاد نہیں تھا۔

ولی ہلکا سا چونکا تھا۔"تمہیں یاد نہیں؟"وہ یقین دہانی کرنا چاہ رہا تھا۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"لیٹس جسٹ فارگیٹ اٹ دین۔"

کچھ دیر کے لیے گاڑی میں بالکل سکوت چھا گیا تھا۔نہ امائرہ نے اصرار کیا تھا نہ ولی نے مزید اس بات کو کریدا تھا۔

ولی نے اسے جب گھر ڈراپ کیا تھا تو رات کافی ہو چکی تھی۔"گڈ بائے۔"امائرہ الوداعی کلمات ادا کرتی گاڑی سے نکل گئی تھی۔ولی وہیں کھڑا اس گھر کا گیٹ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا جونہی امائرہ اندر داخل ہوتی وہ واپس چلا جاتا۔امائرہ نے دو تین دفعہ

www.novelsclubb.com

بیل بجائی تھی لیکن دروازہ نہیں کھلا تھا۔

اسی وقت ایک گاڑی وہاں رکی تھی۔امائرہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔حمزہ اپنا بھاری بھرکم کرکٹ بیگ پکڑے گاڑی سے نکلا تھا۔ایک نظر گاڑی میں بیٹھے ولی پر پڑی دوسری امائرہ پر۔

"برو۔تم جاؤ۔میں دیکھ لیتا ہوں۔"حمزہ بلند آواز میں ولی سے مخاطب ہوا تھا۔

ولی نے گاڑی سٹارٹ کی تھی اور زن سے بھگا لے گیا تھا۔اب وہاں پر وہ دونوں رہ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کہاں تھی تم کل سے میں میسج کر رہا ہوں ایک جواب نہیں دیا تم نے۔عجیب انسان ہو یار۔ایک دن کے لیے سسرال گئی تھی تو یہ حال ہے جب رخصتی ہو گی تم نے تو مجھے بلاک ہی کر دینا ہے۔"وہ خفا خفا سا کہہ رہا تھا۔

امائرہ ہنسی تھی۔"میں نے فون دیکھا ہی نہیں۔ہوا کیا ہے تمہیں؟"

"چھوڑو یار بعد میں بات کرتے ہیں۔چائے بسکٹ کھانے کا دل کر رہا ہے۔"حمزہ ساتھ ساتھ بیل بجا رہا تھا ساتھ اس سے باتوں میں مصروف تھا۔

"مجھے لگتا ہے سو گئے ہیں سب۔یا بیل خراب ہو گئی ہے۔"امائرہ نے اندازہ لگایا تھا۔

"اچھا۔"اس نے آس پاس آنکھیں گھمائیں تھیں۔"سلیم چاچا چور۔چور۔دیوار سے چھلانگ لگا دی۔"حمزہ چلایا تھا۔سلیم چاچا ان کے گھر کام بھی کرتے تھے اور چوکیداری بھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایکدم ہڑبڑا کر اٹھے تھے۔"کتھے گئے چور۔"

"سلیم چاچا میں ہوں حمزہ۔دروازہ کھولیں۔"حمزہ ان سے مخاطب ہوا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ایک چائے کا کپ پکڑے اس میں بسکٹ ڈبو ڈبو کر کھا رہے تھے۔"پاکستان کا نیوزی لینڈ کے ساتھ سیریز کے سکواڈ ناؤنس ہوا ہے

میرے ایک دوست کا بھی نام آیا ہے حالانکہ میری پرفارمینس، رنز، ایویرج سب اس سے بہتر تھا۔"اس کا لہجہ مغموم تھا۔

"حمزہ تمہارا ٹائم آئے گا یہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی۔اس لیے انتظار کرو۔تم اکیلے نہیں ہو پاکستان میں بیش بہا کرکٹرز ہیں جو اس وقت نیشنل سائیڈ میں آنے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہوں گے اس لیے اپنی جگہ خود بناؤ۔اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ تمہیں نظر انداز نہ کیا جا سکے۔اتنی جلدی نہ مایوس ہوتے ہیں نہ ہار مانتے ہیں۔"امائرہ کا اسے سمجھاتے سمجھاتے بسکٹ چائے میں گر گیا تھا۔

حمزہ ہنسا تھا۔وہ دونوں چائے شوق سے پیتے تھے اور یہ بسکٹ چائے میں گرنے والا حادثہ اکثر حمزہ کے ساتھ ہوتا تھا۔امائرہ اب بہت احتیاط کے ساتھ اپنے بسکٹ چائے میں ڈبو رہی تھی اور ساتھ ساتھ اس کی باتیں سن رہی تھی۔

✡✡✡✡✡

بہت کم وقت میں ان تینوں کی بہت اچھی انڈر سٹینڈ نگ ہو گئی تھی۔آمنہ اور زلیخا روزہ رکھتی تھیں تو آریا بھی ان کے ساتھ سارا دن کچھ نہیں کھاتی تھی۔آج اتوار تھا اس لیے وہ اپنا فلیٹ صاف کرنے کے ساتھ ساری لانڈری ختم کرنے کے بعد گھومنے پھرنے نکلی ہوئی تھیں۔

ایک عام سے ریستورانت سے افطاری کرنے کے بعد اب وہ سڈنی کی سڑکوں پر مٹر گشتی کر رہی تھیں۔"ہم تینوں میں سے ایک کو اچھی سی کوکنگ سیکھ لینی چاہیے۔ "آریا نے چلتے چلتے مشورہ دیا تھا۔

"میری کتابیں تم پڑھ لینا۔"آمنہ اپنا چشمہ ٹھیک کرتی ہوئی بولی تھی۔

"میری اکاؤنٹینسی کی پیپرز تم نے پاس کروائے تھے نہ۔"آریا نے بھی باری لینا ضروری سمجھا تھا۔پھر ان دونوں نے مل کر زلیخا کی جانب دیکھا تھا زلیخا نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔یونیورسٹی اور جاب کے بعد میں صرف نیند ہی پوری کر سکتی ہوں۔"زلیخا بے چارگی سی شکل بنا کر بولی تھی۔

"یہ بھی ہے۔"آریا نے گہری سانس خارج کر کے کندھے اچکا دیے تھے۔وہ اپنی باتوں میں مگن سڑک کے ساتھ بنی پیدل چلنے والی جگہ پر چل رہی تھی جب زلیخا کو کسی نے پیچھے سے آواز دی تھی۔وہ تینوں ایک ساتھ پلٹیں تھیں۔

رائد ان کی جانب آرہا تھا۔آمنہ نے اپنی گلاسز نیچے کر کے غور سے ان کی طرف آتے ہوئے اس ہینڈسم سے لڑکے کو دیکھا تھا جو حنان سے کافی مشابہت رکھتا تھا۔سڑک کی جانب ایک مسجد تھی یقیناً وہ اس وقت وہیں سے آرہا تھا اور اس کی نظر زلیخا پر پڑ گئی تھی۔

"تم تو مجھے بھول ہی گئی۔"رائد نے اپنا شکوہ بیان کیا تھا۔

آریا اور آمنہ نے ایک دوسرے کو دیکھا کیا ان دونوں کے درمیان کچھ چل رہا تھا

۔اگر ایسا کچھ تھا تو زلیخا نے انہیں کیوں نہیں بتایا تھا۔

"میں مصروف تھی۔" زلیخا ان دونوں کی موجودگی میں رائد کے یوں بے دھڑک انداز پر حجل ہوئی تھی۔

"ابھی فری ہو؟"

زلیخا نے فوراً سر ہلایا تھا۔

"ڈنر؟" رائد ابرو اچکائے پوچھ رہا تھا۔

زلیخا نے گردن موڑ کر آریا اور آمنہ کو دیکھا تھا۔ "تم ڈنر کر و تب تک ہم یہ سامنے مال میں گھوم پھر لیتے ہیں۔" آریا بہت آرام سے کہتی آمنہ کو ساتھ لیت چلتی بنی تھی اور زلیخا اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔

"ایکچوئلی یونو ماما اور بابا پاکستان گئے ہوئے تھے اور اب حنان بھی چلا گیا تھا اس لیے

میں روزا کیلے سحری اور افطاری کر کے بور ہو چکا ہوں۔ دیٹس وائے آئی نیڈ یور کمپنی۔" رائد نے اسے اپنے حصے کی وضاحت دی تھی۔

زلیخا سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر اس کے ساتھ چل دی تھی۔ "تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے؟" اس کا لہجہ متجسس تھا۔

"ہے نہ لیکن وہ مسلمان نہیں ہے۔ نہ وہ روزہ رکھتی ہے نہ افطار کرتی ہے۔" رائد نے کہہ کر کندھے اچکا دیے تھے۔

زلیخا کے قدموں کی رفتار سست ہو گئی تھی۔ مطلب وہ سنگل نہیں تھا لیکن وہ کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ رہی تھی۔ وہ انہی سوچوں کی وجہ سے اسے اتنا نظر انداز کرتی تھی لیکن کہیں نہ کہیں ان کے راستے ٹکرا ہی جاتے تھے۔

"تمہارے بابا اپنی دوسری فیملی سے ملنے جاتے ہوں گے پاکستان۔" زلیخا نے اس کے سامنے ٹیبل پر بیٹھے یونہی بات کہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مینیو کو غور سے دیکھتے ہوئے رائد نے ماتھے پر بل لیے زلیخا کو دیکھا تھا۔"تمہیں۔۔۔۔کیسے پتہ؟"رائد کے چہرے کے تاثرات کچھ بدل سے گئے تھے۔

"تمہارے بھائی نے بتایا تمہاری بہن کے بارے میں۔"زلیخا کو لگا تھا اس نے کچھ غلط پوچھ لیا ہے اور اسے یہ نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔رائد نے ویٹر کو بلا کر آرڈر نوٹ کروایا تھا اور شیشے کی دیوار کے پار سڑک پر چلتے ہوئے لوگوں کو دیکھنے لگا تھا۔

"ان کی بہت پہلے ڈیوورس ہو چکی ہے۔بابا کی واحد فیملی ہم ہی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تو وہ بچی اپنی ماما کے ساتھ رہتی ہے؟"زلیخا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تھا۔

رائد نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"اس کی ماما کی بھی شادی ہو چکی ہے۔"اس نے امائرہ کی جو پکچر دیکھی تھی وہ بہت پرانی تھی اس لیے وہ امائرہ کو بچی سمجھ رہی تھی۔"وہ حنان کی ہم عمر ہے بچی نہیں ہے اور وہ پہلے یہیں رہتی تھی لیکن کچھ سالوں سے

اپنے ننھیال رہ رہی ہے۔"رائد نے اپنے فون میں سے ایک پکچر نکال کر اس کی جانب بڑھائی تھی۔وہ اس کے نکاح کی تھی۔

"اس کی شادی بھی ہو گئی؟"زلیخا نے بے یقینی سے اس تصویر کو دیکھا تھا۔

"نہیں صرف نکاح ہوا ہے۔"

"فیملی میں؟"

"ہاں بڑے بابا کا بیٹا ہے۔"ویٹر نے کھانا ٹیبل پر رکھا تھا۔"تم ان باتوں کو چھوڑو بتاؤ عید کی شاپنگ کر لی۔"رائد کو ہمیشہ یہ موضوع گھٹن زدہ کر دیتا تھا نہ جانے امائرہ کیسے اس طرح کے سوالوں کے جواب دے لیا کرتی تھی۔

"ابھی سیلری ملنی ہے۔"

"پاکستان کب چکر لگانا ہے؟"رائد یونہی گفتگو کو طول دینے کے لیے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں جانا ابھی پاکستان۔پہلے کچھ بن جاؤں۔سارے رشتہ دار ٹھنڈے ہو جائیں پھر کچھ سوچوں گی۔"زلیخا بہت سوچنے کے بعد بولی تھی۔

رائد نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔"تم یہاں لڑائی تو نہیں کر کے آئی ہوئی؟"

"میری خالہ اور امی کی بہت اچھی بونڈنگ تھی انہوں نے اس رشتے کو مزید مظبوط کرنے کے لیے میری منگنی خالہ کے بیٹے سے کر دی۔وہ روس پڑھنے گیا ہوا تھا لاسٹ ایئر پتہ چلا کہ اس نے وہاں شادی کی ہوئی ہے۔امی اور خالہ کی لڑائی ہو گئی ہماری منگنی ٹوٹ گئی۔سارے فیملی ممبرز مجھے اس طرح دیکھتے تھے جیسے میری منگنی نہیں شادی ٹوٹی ہو یا اس سے بھی کچھ برا ہو گیا ہو۔سب مجھے ترس بھری نظروں سے دیکھتے رہتے تھے،میرے پیچھے طرح طرح کی باتیں کرتے تھے،کہتے تھے لڑکی میں کوئی مسئلہ ہو گا۔مجھے میرے ایک پروفیسر نے اس سکالرشپ کے بارے میں بتایا تو میں نے امی سے پوچھے بغیر اپلائے کر دیا۔ایڈمیشن کا سارا پروسیجر

www.novelsclubb.com

مکمل ہونے کے بعد انہیں بتایا۔پہلے وہ نہیں مانی پھر میری ضد پر وہ مان گئیں۔میں اپنے خاندان کی ان ٹاکسک باتوں سے اسکیپ حاصل کرنے کے لیے اپنا ملک چھوڑ کر اتنی دور رہنے آئی ہوں ابھی واپس نہیں جاسکتی۔"زلیخا پہلی دفعہ اسے اپنے بارے میں کچھ بتا رہی تھی۔

"تم بہت ہرٹ ہوئی ہو گی؟"رائد کے انداز میں اپنائیت تھی۔

"ہاں۔تم جانتے ہو ہماری فیملیز میں یہ بہت کامن سی بات ہوتی ہے جونہی لڑکی بڑی ہونے لگتی ہے اسے کسی نہ کسی لڑکے کے ساتھ منسوب کر دیا جاتا ہے،آپ کی کزنز،دوستیں بغیر کسی چیز کی پروا کیے اپنے چسکوں کے لیے آپ کو چھیڑنے لگتی ہیں اور آپ ناچاہتے ہوئے بھی اس بارے میں سوچنے لگتے ہو۔پہلے وہ لڑکا مجھے بہت اچھا لگتا تھا لیکن جب سے یہ منگنی ٹوٹی ہے مجھے وہ بہت عام سا لگتا ہے جیسے اس میں کوئی خاص بات ہی نہ ہو۔میں تمہیں یہ باتیں کیوں بتا رہی ہوں؟"اس نے

جیسے آخر پر خود سے سوال کیا تھا۔

رائد ہنس دیا تھا۔"آئی ایم آگڈ لسنر۔ تمہیں مجھے کچھ بھی بتانا ہو تم بتا سکتی ہو۔ان کیس تمہاری امی نے تمہیں منع نہ کیا ہوا تو۔"

زلیخا مسکرا کر کھانے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

✡✡✡✡✡

عید الفطر کی رونق، باورچی خانے میں بننے والی سویوں کی خوشبو سے پورا گھر مہک رہا تھا طاہر اور حمزہ ابھی ابھی عید کی نماز پڑھ کر گھر آئے تھے۔امائرہ صبح سے اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی۔حمزہ کافی دیر انتظار کرتا رہا پھر تنگ آ کر اسے کال کرنا شروع کی۔فون کی رنگ ٹون سے امائرہ کی نیند میں خلل پڑا تھا۔اس نے کال رسیو کر کے فون کان سے لگایا تھا۔"کیا مسئلہ ہے؟"

"تم ابھی تک سو رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں۔کیوں؟؟"امائرہ نے غنودگی بھری آواز میں پوچھا تھا۔

"امائرہ آج عید ہے۔"حمزہ عید پر زور ڈال کر بولا تھا۔

"اچھا تو۔۔۔"امائرہ نے آنکھیں ملتے ہوئے پہلو بدلا تھا۔

"تیار ہو کر نیچے آؤ۔ماما بابا سے عیدی لیتے ہیں۔شاباش۔میں ویٹ کر رہا ہوں۔"
اس نے تحکم بھرے انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

امائرہ سفید رنگ کی قمیض کے ساتھ کیپری پہنے،گیلے بالوں کو کیچر لگائے نیچے آئی تھی۔ہال میں نانو،طاہر ماموں،بڑی ممانی اور حمزہ بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"عید مبارک۔"وہ ان سب کو مجموعی طور پر مخاطب کرتی حمزہ کے پاس بیٹھی تھی۔

"دھوپ کم ہوتی ہے تو کہیں باہر گھومنے پھرنے چلتے ہیں۔آج ویسے بھی میرا چیٹ ڈے ہے۔"حمزہ نے اسے اپنے پلین سے آگاہ کیا تھا۔

امائرہ نے واٹس ایپ پر آئے سب کے عید مبارک کے میسجز کو نظر انداز کرتے ہوئے شاہزیب کا چیٹ کھولا تھا۔"تم آج ہمارے ساتھ لنچ کر رہی ہو۔میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا۔"

امائرہ نے لب کاٹتے ہوئے حمزہ کو دیکھا تھا پھر میسج ٹائپ کیا۔"میں نہیں آسکتی۔میری طبیعت نہیں ٹھیک۔اٹھا بھی نہیں جا رہا بیڈ سے۔"ٹائپ کر کے سینڈ پر کلک کر دیا۔اسے ہر گز نہ ان کے گھر جانا تھا نہ ان سب لوگوں سے دوبارہ ملنا تھا اس لیے جھوٹ بول دیا۔

"میڈیسن لی؟"اگلے ہی لمحے شاہزیب کا پیغام آیا تھا۔

"جی۔"

"اوکے آرام کرو تم۔ٹیک کیئر۔"شاہزیب نے میسج بھیج کر فون رکھ دیا تھا۔

"اور امائرہ بیٹا سناؤ۔سسرال والے عیدی دینے آئے۔"شگفتہ ممانی نے اپنی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عادت سے مجبور ہوتے ہوئے امائرہ کو مخاطب کیا تھا۔

"جی آئے تھے۔" امائرہ مسکرا کر بولی تھی۔چند دن پہلے عنیزہ اور انعم اس کے کپڑے، جیولری اور بہت سی چیزیں لے کر آئی تھیں۔

"یہ زاہد صاحب نے عیدی بھیجی ہے تم دونوں بچوں کی۔آنا ہماری طرف بھی۔" ممانی نے اٹھ کر ان دونوں کو پانچ پانچ ہزار کے نوٹ تھمائے اور کچھ دیر یاسمین سے باتیں کرنے کے بعد چلی گئیں تھیں۔

ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔یوں تو وہ کبھی مر کر بھی کسی سے پیسے نہیں لیتی تھی لیکن اب عیدی کو کون منع کر سکتا ہے۔"میرے پورے مہینے کی پاکٹ منی ایک طرف اور شگفتہ ممانی کی عیدی کی خوشی ایک طرف۔

رات کے تقریباً آٹھ نو بجے ولی اور حنان لاہور کی سڑکوں پر آوارہ گردی کر رہے تھے۔معمول کے عین خلاف حنان ڈرائیو کر رہا تھا اور ولی کو جتنی دعائیں آتی تھیں

www.novelsclubb.com

وہ ساری پڑھ چکا تھا۔ولی کو اپنی گاڑی سے بے حد محبت تھی اور ہر ایک جمپ لگنے پر ولی کا دل باہر آ رہا تھا۔

"گدھے یہ پاکستان ہے تمہارا اسڈنی نہیں۔" ولی اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا تھا۔

"دیکھو ولی دو دور شتے ہیں ہمارے ان کا ہی لحاظ کر لو۔ تمہیں مجھ سے زیادہ یہ گاڑی پیاری ہے۔" حنان باز نہیں آیا تھا۔

"کون سے دور شتے؟" ولی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"ایک سالہ اور ایک چاچو کا بیٹا۔" حنان نے اسے بتیسی دکھائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بہن شوہر مانے نہ مانے تم سالے بن کر میری گاڑی ٹھوک دینا۔" ولی زیرِ لب بڑبڑایا تھا۔

حنان نے ایکدم بریک پر پاؤں رکھا تھا۔

"اب کیا ہوا ہے؟" ولی نے دانت پیسے تھے۔

"وہ امائرہ ہے نہ؟ حنان نے سڑک کے پار کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ بال جوڑے میں باندھے، عام سی جینز شرٹ میں ملبوس، سڑک پر رہنے والے بچے بچیاں اسے گھیرے کھڑے تھے۔ وہ ان میں طرح طرح کے کھلونے بانٹ رہی تھی اور وہ پرجوش ہو کر اس کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ وہ خلافِ معمول بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔

"ماما کہتی ہیں کہ امائرہ بہت خوش قسمت ہے جو اسے تم ملے ہو لیکن وہ غلط کہتی ہیں ۔ تم بہت خوش قسمت ہو تمہیں امائرہ ملی ہے۔ آئی ایم ٹیلنگ یو ایک دن جب تمہیں سب چھوڑ جائیں گے یہ لڑکی تمہارے ساتھ کھڑی ہو گی۔" حنان کے لہجے میں بہت کچھ تھا۔ غم، تکلیف، بے بسی۔

"تم کیوں اتنے شیور ہو؟" ولی کی نظریں امائرہ پر تھیں۔

"ہم دونوں بھائی بہت برا سلوک کرتے تھے اس کے باوجود وہ میرے لیے میرے کلاس فیلوز سے لڑی۔ایک بار رائد کا کسی لڑکے سے جھگڑا ہو گیا تھا، کسی نے ان دونوں کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔اس لڑکے نے رائد کی گردن پکڑی ہوئی تھی۔امائرہ نے جا کر اس کی گردن چھڑوائی۔میں اسے اس کے گریڈز پر بہت ڈی گریڈ کرتا تھا لیکن جب مجھے میتھس سمجھ نہیں آتا تھا تو میں اس سے ہیلپ مانگتا تھا اور وہ بغیر کوئی بھی جلی کٹی سنانے کی بجائے مجھے کونسیپٹ سمجھا دیا کرتی تھی۔اوپر اوپر سے وہ بہت روڈ اور ایروگینٹ ہے لیکن دل کی اچھی ہے۔وہ جب کینڈا چلی گئی تو ایکدم سے ہمیں اس کی اہمیت کا احساس ہوا۔ہم اسے مس کرنے لگے۔لیکن میں کبھی یہ سب باتیں اس سے نہیں کہوں گا کیونکہ میرے دل کا ایک حصہ آج بھی اسے ناپسند کرتا ہے، میں آج بھی اس سے انسکیور فیل کرتا ہوں۔" یہ وہ حنان نہیں تھا جو کچھ دیر پہلے ولی کو تنگ کر رہا تھا یہ حنان بہت زیادہ میچور تھا۔

سڑک کی دوسری طرف ایک عام سے آؤٹ ڈور کیفے کے باہر کھڑا حمزہ امائرہ کو آواز دے رہا تھا لیکن وہ اس کی جانب متوجہ نہیں تھی۔

"وہ لڑکا؟؟" حنان نے حمزہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اس کے ماموں کا بیٹا ہے۔ حمزہ۔" ولی نے اسے بتایا تھا۔

حمزہ کی نظر ان دونوں پر پڑی تھی۔ وہ چلتا ہوا ولی کی طرف آیا تھا۔ "ہائے۔ کیسے ہو برو؟"

"اللہ کا شکر۔"

www.novelsclubb.com

"کم جوائن اس۔" حمزہ دوستانہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

"شیور۔" اس سے پہلے ولی منع کرتا حنان بولا تھا۔ "میں امائرہ سے مل کر آتا ہوں۔" وہ کہہ کر گاڑی سے نکل کر امائرہ کی جانب بڑھ گیا تھا۔

ولی اور حمزہ ٹیبل پر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے تھے۔"تم کرکٹ کھیلتے ہو؟"

"ہاں فرسٹ کلاس کھیلتا ہوں ابھی۔پی ایس ایل بھی کھیلا ہے اس سال۔"حمزہ عام انداز میں بتا رہا تھا۔

"کب سے شوق ہے کرکٹ کا؟"

"بچپن سے۔"

"پڑھتے بھی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"اس سال دوبارہ ایڈمیشن لیا تھا یونیورسٹی میں لیکن پی ایس ایل کے لیے جانا پڑا۔ اس لیے یونیورسٹی چھوڑ دی ہے۔ویسے بھی مجھے پڑھائی بہت بورنگ لگتی ہے۔"

امائرہ حنان کو ان بچوں کے بارے میں بتا رہی تھی۔پتہ نہیں کیوں لیکن وہ جب بھی

امائرہ سے ملتا تھا ایسا لگتا تھا وہ اس سے پہلی بار ملا ہے۔"امائرہ اتنی باتیں کرتی ہے؟"وہ امائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

"امائرہ بہت پیاری باتیں کرتی ہے۔۔۔۔۔وہ میری پارٹ ٹائم کوچ ہے سائیکاٹرسٹ بھی۔ماں بھی بن جاتی ہے اور کبھی کبھی باپ بھی۔وہ تمہارے ساتھ کمفرٹیبل ہو جائے تو تم سمجھ جاؤ گے کہ وہ کیسی ہے۔"اس کے لہجے میں امائرہ کے لیے محبت ہی محبت تھی۔

"اس نے مجھے بتایا ہے کہ اسے ڈپریشن ہے کیا وہ گھر پر بھی ایسے ہی رہتی تھی۔ریزروڈ اور خاموش۔"ولی نے امائرہ سے نظریں ہٹالی تھیں۔

حمزہ نے ذرا چونک کر اسے دیکھا تھا۔"تم اسے جج نہیں کرو گے۔"

"میں انسانوں کو ان کی کمزوریوں پر جج نہیں کرتا۔"ولی نے سادہ انداز میں کہہ کر کندھے اچکائے تھے۔

"ایکچوئلی موسٹلی وہ نارمل ہی ہوتی ہے لیکن کچھ چیزیں اور لوگ اسے ٹریگر کرتے ہیں۔وہ برا مان جاتی ہے لیکن سچ یہی ہے کہ وہ جب بھی اپنے ڈیڈ سے ملتی ہے تو دو دو دن تک کمرے سے نہیں نکلتی۔پھوپھو گھر آئیں تو ان کی بحث ہوتی رہتی ہے۔ان کے ساتھ تو امائرہ کا کوئی بانڈ ہے ہی نہیں۔میرا خیال ہے اس کے پیرنٹس کی علحیدگی سے زیادہ ان کا اسے نظر انداز کرنا زیادہ اثر انداز ہوا ہے۔"امائرہ اب حنان کے ساتھ سڑک پار کر کے اس جانب آ رہی تھی۔

"اسے تھوڑا وقت دو وہ خود تمہارے ساتھ بالکل نارمل ہو جائے گی لیکن اس کے لیے تمہیں کوشش کرنی پڑے گی۔"حمزہ گہری سانس کھینچ کر بولا تھا۔

ولی نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی تھی۔

"عید مبارک۔"وہ مسکراتے ہوئے ولی سے مخاطب ہوئی تھی۔

حنان ولی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور امائرہ حمزہ کے ساتھ۔وہ سڑک کے پار

ان بچوں کو کھلونوں سے کھیلتا ہوا دیکھ رہی تھی جو اس نے انہیں دیے تھے۔

"کب سے یہاں آ رہی ہو؟" ولی نے سوال کیا تھا۔

امائرہ نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔ "آتی رہتی ہوں۔ انہیں خوش دیکھ کر اچھا لگتا ہے۔ ویسے بھی نانو کہتی ہیں کہ عید تو بچوں کی ہوتی ہے سو مجھے اور حمزہ کو جتنی بھی عیدی ملتی ہے ہم انہیں دے دیتے ہیں۔" وہ خوشگوار انداز میں بتا رہی تھی۔

"کیا آرڈر کروں آپ دونوں کے لیے؟" حمزہ ولی اور حنان سے مخاطب ہوا تھا۔

امائرہ نے اسے گھورا تھا پھر اس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی۔ "سارے پیسے ختم ہو چکے ہیں۔ بل کہاں سے دینا ہے میں برتن نہیں دھو سکتی۔" اس کی سرگوشی ولی اور حنان نے باآسانی سنی تھی۔

"واپس جاتے ہوئے گاڑی میں پانی ڈال کر جانے کا ارادہ ہے کیا؟" حمزہ نے اسے ڈپٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کارڈ ہے میرے پاس۔ کیش نہیں ہے۔" امائرہ کی سرگوشی سامنے بیٹھے دونوں افراد باآسانی سن سکتے تھے۔

"ڈونٹ وری امائرہ تمہارا ہزبنڈ بہت امیر ہے بل پے کر دے گا۔ بس کھانے میں مرچیں زیادہ نہ ہوں۔" حنان شرارتی انداز میں بولا تھا۔

"اٹھو کسی اچھی سی جگہ سے ڈنر کرواتا ہوں سب کو۔" ولی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اسے وہاں گرمی لگ رہی تھی۔

امائرہ اور حمزہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا پھر کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"بابا کہہ رہے تھے کہ تم بہت بیمار ہو لگ تو نہیں رہی ویسے؟" حنان کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا۔

"میڈیسن لینے کے بعد بہتر ہوئی ہے نہیں تو صبح سے اپنے کمرے میں ہی تھی۔" امائرہ کے کچھ کہنے سے پہلے حمزہ نے جواب دیا تھا۔ وہ اسی طرح اسے ڈیفینڈ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا کرتا تھا۔

"امائرہ تم میرے ساتھ چلو وہ دونوں آجاتے ہیں۔" ولی امائرہ سے مخاطب ہوا تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر حمزہ کو دیکھا تھا۔ حمزہ نے سر کو جنبش دی تھی اور وہیں سے پلٹ گیا تھا۔ حنان بھی اس کے ساتھ تھا۔

"برو تم وہی ہو جس کو ملنے امائرہ کراچی گئی تھی اور وہ پکچر وائرل ہو گئی تھی اور بابا بہت غصہ ہوئے تھے۔" حنان کو اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے یاد آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حمزہ پکچر وائرل ہونے کے بارے میں جانتا تھا لیکن شاہزیب کے غصہ ہونے کے بارے میں امائرہ نے اسے نہیں بتایا تھا۔

"تم کرکٹر ہو۔ پاکستان کے لیے کھیلتے ہو؟ میں نے تو تمہیں کبھی کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا۔" حنان یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ دونوں بھائی کرکٹ بہت شوق

سے دیکھتے تھے۔

"نہیں لیکن ایک دن ضرور کھیلوں گا انشااللہ۔" وہ مسکرا کر اعتماد بھرے انداز میں بولا تھا۔

"تو کیسی رہی آپ کی عید؟؟" امائرہ نے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔

"نارمل دنوں سے ذرا مختلف۔ فارغ تھا آج سارا دن۔ بھائی بھابھی آئیں ہوئے ہیں یو ایس سے۔ چھوٹی پھوپھو اور ان کی بچے آئے ہوئے ہیں تم بھی آتی تو اچھا ہوتا۔"

"مجھے نہیں اس طرح کی گیدرنگز پسند۔ آکورڈ ہو جاتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں۔ ضروری نہیں ہوتا کہ جو آپ کو پسند نہیں آپ ساری زندگی اس چیز کا سامنا مت کریں۔ کبھی کبھی اپنے کمفرٹ زون سے نکل کر کچھ کرنا چاہیے۔"

"آپ کیوں ڈیڈ جیسی باتیں کرتے ہیں۔" امائرہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیونکہ وہ بڑے ہیں اور بڑے جو بھی کہتے ہیں اس میں بہت سا تجربہ اور دانشمندی ہوتی ہے اس لیے ہمیں انہیں سننا چاہیے۔"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"ضروری نہیں کہ بڑے جو بھی کہیں وہ ٹھیک ہو سپیشلی میرے کیس میں تو بالکل بھی نہیں۔انہوں نے میرا جو بھی فیصلہ کیا ہے غلط ہی کیا ہے۔"

"تم کیوں اپنی تمام تر غلطیوں کا ذمہ دار چاچو کو ٹھہراتی ہو۔"

"آپ مجھے ڈی گریڈ کر رہے ہیں؟"امائرہ کا انداز سپاٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایکسکیوزمی۔میں نے ایسا کیا کہا ہے جس سے تم ڈی گریڈ ہوئی ہو امائرہ۔"ولی کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"باتیں اور مشورے سب دے سکتے ہیں ولی جہانزیب سمجھ وہی سکتا ہے جس پر گزری ہو۔آئی ایم ناٹ رسپونسبل فار اینی تھنگ دیٹ ہیپنڈ ٹو می۔"امائرہ کا لہجہ

کاٹ دار تھا۔

ولی نے سڑک کی ایک طرف گاڑی پارک کی تھی۔ گہری سانس خارج کی۔ "چلو گی یا نہیں۔" اشارہ سامنے ریستورانت کی طرف تھا۔

امائرہ گاڑی سے نکلی تھی۔ زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔ ولی کا تو دل باہر آ گیا تھا۔

حمزہ اور حنان شاید ٹریفک کی وجہ سے پیچھے بیٹھے تھے۔ امائرہ اور ولی ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھے جا رہے تھے۔

"آپ ایسے ہی دیکھتے رہیں گے۔" امائرہ نے سینے پر ہاتھ باندھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہیں دیکھ سکتا۔ یا کوئی لائسنس لینا پڑے گا۔" ولی بھڑک اٹھا تھا۔

امائرہ نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔ "سوری۔"

"ایک منٹ کچھ کہا تم نے؟" ولی نے اسے گھورا تھا۔

"آئی ایم سوری ولی جہانزیب خان۔ غلطی ہو گئی مجھ سے۔مجھے ایسے ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا۔" وہ اتنی اونچی بولی تھی کہ آس پاس بیٹھے لوگوں نے گردنیں موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"امائرہ۔" ولی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔

امائرہ ہنسی تھی۔ "عنیزہ آنٹی کہتی ہیں میں پاگل ہوں۔" وہ آنکھ دبا کر بولی تھی۔

وہ محض مسکرایا تھا۔تو یہ تھے امائرہ کے موڈ سونگز۔نارمل سے بہت زیادہ غصہ اور اس سے نارمل ہونے تک کا سفر۔آخر وہ اسے بری کیوں نہیں لگتی تھی۔

www.novelsclubb.com

حنان اور حمزہ آچکے تھے۔امائرہ نے ان سب سے پوچھ کر کھانا آرڈر کیا تھا۔حنان ہاتھ دھونے کی نیت سے اٹھ کر واشروم چلا گیا تھا۔امائرہ کی نظر اس کے برگر پر پڑی تھی۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے اس کے برگر کا بن اٹھا کر اندر سپائسی کیچپ ڈال کر واپس اسی طرح رکھ دیا تھا۔اس کے سامنے بیٹھے ولی اور حمزہ اسے دیکھتے رہے

تھے۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟" ولی نے اسے ٹوکا تھا۔

"ایک منٹ ویٹ کریں۔" امائرہ نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ حنان واپس اس کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ امائرہ سست روی سے فرائز چبا رہی تھی۔ اس کی مکمل توجہ کا مرکز حنان تھا۔ حنان نے برگر کا ایک بائیٹ لیا تھا۔

چہرے کے تاثرات بدلے تھے لیکن انہیں نارمل کرتے ہوئے اس نے اگلا بائیٹ لیا تھا۔ "اس کا ٹیسٹ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بری بات ہے حنان۔ عنیزہ آنٹی نے تمہیں سکھایا نہیں کھانے میں نقص نہیں نکالتے۔" امائرہ نے فوراً اسے ڈپٹا تھا۔ حمزہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی اور ولی ابرو اچکائے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"لیکن یار یہ۔۔۔۔" حنان نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی۔

امائرہ نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔"بہت بری بات ہے حنان۔"امائرہ تاسف سے بولی تھی۔

حنان نے تیسرا بائیٹ لیا تھااور اس کی بس ہو گئی تھی۔اس نے برگر واپس رکھا تھا۔"پانی۔"اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔

امائرہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔ولی نے فوراً پانی حنان کی جانب بڑھایا تھا۔حنان نے سارا پانی پیا تھا لیکن اسے پھر بھی مرچیں لگ رہی تھی۔اس نے امائرہ کو مسکراتے دیکھا تھا۔پھر اس کی شرارت سمجھتے ہوئے اور تپ چڑھی۔"امائرہ کی بچی۔تمہیں پتہ ہے مجھ سے اتنی مرچیں نہیں کھائی جاتیں۔"

امائرہ نے مسکراتے ہوئے پاس سے گزرتے ہوئے ویٹر کو بلا کر آئیسکریم لانے کا کہا تھا۔حنان آئیسکریم کھانے کے ساتھ ساتھ امائرہ کو سنا رہا تھا لیکن امائرہ بغیر اس کی باتوں پر کان دھرے تسلی سے اپنے لوڈڈ فرائز نوش فرما رہی تھی۔

حمزہ مزید کچھ کھانے والا تھا امائرہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا۔"بہت ہو گئی تمہاری عید۔اتنی کیلریز برن نہیں ہونی۔پیٹ نکل آئے گا کھیلنا بھی ہے۔"

"ہاں نہ خود جینا نہ کسی اور کو جینے دینا۔"حنان نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔مرچوں کے اثر سے ابھی تک سینہ جل رہا تھا۔

"نہیں شی از رائیٹ۔"حمزہ نے اس کی تائید کی تھی۔

ولی کے اصرار کے باوجود حمزہ اور امائرہ نے ہی بل پے کیا تھا۔وہ وہاں سے نکل کر پارکنگ کی جانب بڑھ رہے تھے جب حنان کو ایکدم سینے میں چبھن سی محسوس ہوئی تھی۔وہ کھانسی کرنے کے لیے رکا تھا۔امائرہ نے رک کر اسے دیکھا تھا۔"آر یو اوکے؟"اس نے تشویش سے پوچھا تھا۔

اگلے ہی لمحے وہ بری طرح کھانستے ہوئے نیچے بیٹھ گیا تھا۔"میرا سانس رک رہا ہے امائرہ۔"وہ بمشکل بول پا رہا تھا۔

"آئیسکریم کا فلیور کون سا تھا۔" امائرہ نے ڈرتے ہوئے ولی سے پوچھا تھا۔

"ونیلا آئی تھنک۔" حمزہ نے جواب دیا تھا۔

"حنان۔ تم پاگل ہو تمہیں نظر نہیں آیا کہ اس کا فلیور کون سا ہے اور تمہیں اس سے الرجی ہے۔" امائرہ اسے ڈانٹتے ہوئے اس کی کمر تھپک رہی تھی۔

"میں نے نہیں دیکھا جلدی میں اور تم مجھے ڈانٹ رہی ہو میرے برگر میں مرچیں کس نے ڈالی تھیں۔" حنان کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ وہ بار بار اپنا سینہ مسل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں اسے ہوسپٹل لے کر جانا پڑے گا ورنہ اس ماما بوائے نے ٹھیک نہیں ہونا۔" امائرہ نے لب کاٹتے ہوئے ولی کو بتایا تھا۔ حنان نے ماما بوائے سن کر غصے سے امائرہ کو دیکھا تھا۔ تکلیف کی وجہ سے وہ کچھ کہہ نہیں پایا تھا۔

امائرہ نے گاڑی کی چابی حمزہ کو دی تھی۔ "نانو کو بتا دینا۔" حمزہ سمجھنے والے انداز میں

سر ہلاتا ہوا پلٹ گیا تھا۔

ولی ان کے ساتھ ہوسپٹل آیا تھا امائرہ نے خود ڈاکٹر سے بات کی تھی۔ولی کو تو حنان کی اس الرجی کے بارے میں اندازہ بھی نہیں تھا۔حنان بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔امائرہ اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔وہ کسی کے نمبر پر کال ملا رہا تھا۔امائرہ نے اس کے ہاتھ سے فون لپکا تھا۔"تم آنٹی کو کچھ نہیں بتاؤ گے۔"

"کیوں؟"حنان کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"وہ مجھے باتیں سنائیں گی۔"امائرہ ولی کے پاس کاؤچ پر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ پریشان ہو رہی ہوں گی لیٹ ہونے کی وجہ سے۔"حنان گہری سانس کھینچ کر سنجیدہ انداز میں گویا ہوا تھا۔

"ولی آپ ڈیڈ کو کال کر کے کوئی بہانہ بنا دیں۔اس وقت تک یہ بھی نارمل ہو جائے گا۔"امائرہ ولی سے مخاطب ہوئی تھی۔

ولی نے سر ہلا کر شاہزیب کو کال ملائی تھی۔انہیں وہاں ہونے والے ایک ایک واقعے کے بارے میں آگاہ کر کے ولی نے فون واپس رکھ دیا تھا۔امائرہ اسے دیکھتی رہی تھی جبکہ حنان کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔

"آئندہ میں نے آپ سے بات نہیں کرنی۔"امائرہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"ڈاکٹر صاحب کو بیمار ہوتے ہوئے شرم نہیں آئی۔"امائرہ اب پر سکون بیٹھی اسے چڑا رہی تھی۔

"ڈاکٹر ہوں آئرن مین نہیں جو بیمار نہ ہوں۔اور ویسے بھی تمہاری وجہ سے ہوا ہے جو ہوا ہے۔"حنان جل کر بولا تھا۔

"ایکسکیوزمی میں نے کچھ نہیں کیا تم نے خود اندھوں اور بھوکوں کی طرح آئیسکریم کھائی ہے۔"امائرہ کے اطمینان پر اثر نہیں پڑا تھا۔

"تو پھر مجھے ماما کو کال کرنے دو۔فون واپس کرو میرا۔"حنان بھی اس کی کمزوریوں

www.novelsclubb.com

سے واقف تھا۔

"تم دونوں بچے ہو جو اتنا لڑ رہے ہو؟" ولی تپ کر بولا تھا۔

امائرہ اور حنان کچھ لمحے یونہی خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتے رہے تھے۔ "یہ لڑ رہا ہے مجھ سے۔" امائرہ نے صفائی پیش کی تھی۔

"تم لڑ رہی ہو۔ تمہاری تو ویسے بھی عادت ہے ہر ایک سے پنگہ لینے کی۔" حنان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"میں حمزہ کو کال کر کے گھر جا رہی ہوں آپ اس کا خیال رکھ لینا۔" امائرہ اب اس سے بحث کر کر کے اکتا چکی تھی۔

"میرا بھائی ہے یا تمہارا۔" ولی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

امائرہ چپ چاپ واپس بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن سوتیلا۔" حنان نے جملہ مکمل کرنا اپنا فرض سمجھا تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا ہے اسے ڈرامے کر رہا ہے۔" امائرہ برا سا منہ بنا کر بولی تھی۔

"میرا سانس بند ہو رہا ہے امائرہ۔" حنان کچھ دیر کے وقفے کے بعد بولا تھا۔

"ہو ہی جائے۔ اچھا ہے۔"

حنان ہنسا تھا۔ ولی ان دونوں پر افسوس پر نگاہ ڈال کر کوئی فون کال کرنے وارڈ سے باہر نکل گیا تھا۔

سینے میں ابھی بھی ہلکی ہلکی درد تھی۔ "تم ہمارے ساتھ سڈنی چلو نہ امائرہ۔ بہت مزہ آئے گا۔ پچھلی باتوں کو بھول جاؤ ہم سب ایک فیملی ہیں ہمیں ایک ساتھ رہنا چاہیے۔"

امائرہ نے اس سخت سے کاؤچ سے سر ٹکایا تھا۔ وہ اداس سا مسکرائی تھی۔ "او نہوں

ہم سب ایک فیملی نہیں ہیں۔میری یادداشت بھی چلی جائے تب بھی میں وہ سب نہیں بلا سکتی۔میں کبھی اس شہر نہیں جاؤں گی۔کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں وہاں دوبارہ گئی تو میں بہت ہرٹ ہوں گی۔"اس کے لہجے میں تلخی تھی۔

"آئی ایم رئیلی سوری اور میرا سانس واقعی بند ہو رہا ہے۔"حنان کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

امائرہ اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی۔اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ٹمپریچر چیک کیا جو کہ نارمل تھا۔"تمہیں پتہ ہے تمہیں ہمارے ساتھ بھی حساب برابر کر لینا چاہیے تھا جتنی تکلیف ہم نے تمہیں دی تم بھی ہمیں دے دیتی تو شاید تمہیں دیکھ کر اتنا گلٹ نہیں ہوتا۔"حنان کے انداز میں ندامت تھی۔وہ اس کے ساتھ اتنا سنجیدہ کبھی کبھار ہی ہوتا تھا۔

"فار گیٹ اٹ حنان۔ہم سب بچے تھے۔"وہ اس کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھی تھی۔

"کوئی بھی بچہ نہیں تھا امائرہ میں تم، رائد سب جانتے تھے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔" اس نے کہہ کر گہری سانس خارج کی تھی۔

امائرہ مسکرائی تھی۔ "سو جاؤ۔ بہتر فیل کرو گے۔"

"تم نے ٹینس کھیلنا کیوں چھوڑ دیا؟" اس نے یاد آنے پر پوچھا تھا۔

"چھوڑا نہیں چھوٹ گیا۔ یا پھر چھین لیا گیا ان باتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں تم ریسٹ کرو۔" امائرہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔ حنان نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

صبح تک وہ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔ شاہزیب نے ولی سے اسے گھر لانے کا کہا تھا۔ حمزہ امائرہ کو پک کرنے آیا ہوا تھا تو وہ اس کے ساتھ چلی گئی تھی۔

"ویسے اچھا لڑکا ہے ولی۔" حمزہ نے ڈرائیو کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔

"سب اچھے ہوتے ہیں حمزہ۔ برا کون ہوتا ہے۔" امائرہ نے سرد آہ بھری تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اسے لے کر ذرا سریس ہونا چاہیے۔پوری زندگی کا معاملہ ہے۔اتنی لاپرواہ مت بنو۔نہ یہ رشتے یونہی بنتے ہیں نہ ہی ٹوٹتے ہیں۔"وہ سنجیدہ انداز میں کہہ رہا تھا۔

"اچھا بتاؤ کیسے سریس ہوں؟؟"امائرہ نے فون بند کر کے اپنا پہلو اس کی جانب موڑا تھا۔

"نہ تو تم چھوٹی سی بے بی ہو نہ ہی میں تمہارے پرسنل معاملات میں بولتا اچھا لگتا ہوں۔میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تمہیں اس رشتے میں ایفرٹ لگانی چاہیے۔دیٹس اٹ۔"حمزہ نے حتمی انداز میں کہہ کر بات کا اختتام کیا تھا۔

امائرہ کچھ نہیں بولی تھی۔وہ ونڈ سکرین کے پار شہر میں بکھری عید کی رونق کو دیکھنے میں مشغول ہو گئی تھی۔"کیا ہمیں واقعی فیوچر پلاننگ کرنی چاہیے؟"کہیں سے سوال ذہن میں آیا تھا۔

"نہیں۔"جواب بھی خود ہی مل چکا تھا۔زندگی غیر یقینی ہے تو اتنی پلاننگ کرنے کا کیا فائدہ اس دن کے لیے جسے ہم نے دیکھا ہی نہیں۔وہ اپنے تجربوں کی بنا پر اپنے اصول بنا رہی تھی اس بات سے انجان کہ ہم اپنا کل خود لکھتے ہیں۔ہر انسان کا عمل اس کا آنے والا کل لکھتا ہے۔

✡✡✡✡✡

شاہزیب، عنیزہ، حنان آسٹریلیا واپس آ چکے تھے۔آج شاہزیب ایک لمبی بریک کے بعد آفیس آئے تھے اپنے کیبن میں سربراہی کرسی پر براجمان وہ پچھلے مہینے میں ہونے والی پراگریس رپورٹ دیکھ رہے تھے جس کا گراف نہ اوپر گیا تھا نہ نیچے ۔رائد نے دروازے پر کھڑے ہو کر دستک دی تھی اور بغیر شاہزیب کی اجازت کا انتظار کیے اندر داخل ہوا تھا۔

"پہلے مجھے تمہاری قابلیت پر شک تھا اب یقین ہو گیا ہے۔کیا ہے یہ سب؟"وہ

بظاہر سخت لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

رائد کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھا تھا پہلی نظر ان کے سامنے پڑی رپورٹ پر پڑی ۔"آپ کو سمجھنا چاہیے میری فیلڈ بزنس نہیں ہے۔آپ مجھ سے یہ ایکسپیکٹ مت کریں کہ آپ پورا بزنس میرے سر پر ڈال کر چلے جائیں گے اور میں اسے دیکھ لوں گا۔"رائد نے اپنے حصے کی وضاحت پیش کی تھی۔

"تم نے کہا تھا تم سب کچھ سنبھال لو گے۔"شاہزیب اپنی بات پر زور دے کر بولے تھے۔

www.novelsclubb.com

رائد ذرا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔"آپ واقعی مجھ سے غصہ ہیں۔"اب کی بار اس کے لہجے میں لاپرواہی کی جگہ فکر مندی نے لے لی تھی۔

"نہیں لیکن میں مایوس ہوں۔تمہارے اتنے اعلیٰ اکیڈمک ریکارڈ کا کیا فائدہ جب تم لوگوں کو ہینڈل نہیں کر سکتے۔بزنس کرنا اتنا مشکل نہیں ہے رائد جتنا تم اسے سمجھ

رہے ہو۔" شاہزیب کا انداز بے لچک تھا۔

رائد ہنس دیا تھا۔ "آپ اچھے سٹوڈنٹ نہیں تھے نہ بابا؟"

"لیکن میں بہت اچھا بزنس مین ہوں۔" شاہزیب ابرو اٹھا کر جتانے والے انداز میں بولے تھے۔

"آف کورس۔" رائد نے کندھے اچکائے تھے۔

"دیکھو تم میرے بڑے بیٹے ہو رائد۔ میرے بعد تم نے ہی اس سارے بزنس کو ہینڈل کرنا ہے، میں نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ یہ بزنس امپائر کھڑا کیا ہے اور میں تم سے بھی یہی ایکسپیکٹ کرتا ہوں کہ تم بھی اپنی جی جان اس پر لگاؤ۔" وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہے تھے۔

رائد نے سمجھنے والے انداز میں سر کو جنبش دی تھی اور اپنی نشست سے اٹھ گیا۔ "میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ نیکسٹ ٹائم آپ کو مایوس نہ کروں۔" وہ

اپنی بات کہہ کر کیبن سے نکل گیا تھا۔ شاہزیب ایک گہری سانس خارج کر کے اس رپورٹ کے صفحے پلٹنے لگے تھے۔

گھر میں داخل ہوتے ہی بلی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی وہ وہی بلی تھی جو رائد کو سڑک پر ملی تھی۔ پہلے کی نسبت اب وہ کافی صحت منداور ہوشیار ہو گئی تھی۔ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی عنیزہ کی نظر رائد پر پڑی تھی جو گھٹنوں پر جھک کر بلی کو پیار کر رہا تھا۔

"میں تمہارے اس شوق سے بہت تنگ ہوں۔ تین بلیاں کم تھیں جو تم ایک اور لے آئے ہو۔ گھر نہ ہوا بلیوں کا رہائشی اڈا ہو گیا۔" عنیزہ اپنے مخصوص ماؤں والے انداز میں ڈانٹ رہی تھی۔

رائد ہنس دیا تھا۔ "آپ پریشان مت ہوں بہت جلد میں شادی کر کے کہیں اور سیٹل ہو جاؤں گا پھر نہ آپ کو میں نظر آؤں گا نہ میری کیٹز۔"

عنیزہ نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔"یہی سب سنبارہ گیا تھا۔"عنیزہ سیڑھیوں کے زینے اترتی ہیلی کو پکارنے لگی تھی رائد بلی کو ہاتھوں میں لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔جہاں مہرانی،ریشم اور ہیر اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

ڈنر ٹیبل پر صرف رائد اور عنیزہ موجود تھے،شاہزیب کی کوئی میٹنگ تھی اور حنان کی ہوسپٹل میں نائٹ شفٹ تھی۔"حنان بتا رہا تھا کہ تم کسی لڑکی کو لے کر آئے تھے گھر پر۔"عنیزہ نے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ساتھ سرسری انداز میں پوچھا تھا۔

"میری دوست ہے اس کے فلیٹ کا ایشو تھا اس لیے میں اسے گھر پر لے آیا۔کوئی پرابلم ہے؟"رائد محتاط لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

عنیزہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔"کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا میرے پیچھے؟"

"نہیں سب ٹھیک تھا۔آپ بتائیں سب گھر والے کیسے تھے؟کیسی رہی آپ کی

ٹرپ۔آپ امائرہ سے ملیں؟"اس نے امائرہ کا خیال آتے ہی اس کے بارے میں پوچھا تھا۔

"کیوں تمہاری بات نہیں ہوتی اس سے؟"اس کی چمچ پر گرفت مظبوط ہوئی تھی۔اس نے پلیٹ سے نظریں ہٹا کر رائد کی طرف دیکھا تھا جو پوری توجہ کے ساتھ کھانا کھانے میں مشغول تھا۔کیا امائرہ نے اسے اس دن واقعے کے بارے میں کچھ بتایا تھا؟

"ہوتی ہے۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ بابا نے اسے پریشرائز کیا تھا شادی کے لیے اس کے بعد وہ پتہ نہیں کس طرح مان گئے۔آپ کو بابا کو سمجھانا چاہیے نہ ہی اس کی شادی کی عمر ہے نہ وہ اس کے لیے تیار ہے۔"وہ ہمیشہ کی طرح امائرہ کو لے کر فکر مند تھا۔

"تم جانتے تو ہو امائرہ کے معاملے میں شاہزیب کسی کی نہیں سنتے۔خیر امائرہ کو اپنی

بات منوانا آتی ہے تم اس کی فکر مت کیا کرو۔"عنیزہ کا دل ایکدم پر سکون ہو گیا تھا۔

رائد نے محض سر ہلا دیا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کا دوسرا سمیسٹر بھی گزر چکا تھا۔آج اس کا آخری ایگزیم تھا۔ایمان کو اس کے گھر ڈراپ کر کے وہ اپنے گھر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اسے ولی کی کال آئی تھی جو اس نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے نظر انداز کر دی۔گھر پہنچ کر کال بیک کی۔ساتھ ہی اس نے کوئی ڈھیلا ڈھالہ سوٹ ڈھونڈنے کے لیے الماری کے پٹ کھولے تھے اور سارے کپڑے اس پر آ گرے تھے۔

"کیسی ہو امائرہ؟"

"فائن۔"وہ الجھی سی بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایگزیمز کیسے ہوئے؟" ولی عام انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"اللہ بہتر جاننے والا ہے۔" امائرہ نے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔

ولی مسکرایا تھا۔ "لکھا تو تم نے ہے نہ۔"

"جی نیلے رنگ کے قلم سے پیپر بھرے ہیں۔ میرے ہاتھ میں بس اتنا ہی تھا نہ۔" ایک ٹراوزر شرٹ پکڑ کر بیڈ کی جانب پھینکا اور واپس سارے کپڑے اٹھا کر الماری میں رکھ دیے۔

"تم ہمیشہ سے اتنی کام چور ہو پڑھائی کو لے کر۔"

www.novelsclubb.com

"جی الحمد اللہ۔ نکاح سے پہلے بتایا تھا آپ کو۔" امائرہ نے سامنے الماری میں پڑے کپڑوں کو دیکھا تھا۔ اسے کیا پتہ میں صرف پڑھائی کو لے کر نہیں ہر کام کو لے کر کام چور ہوں۔

"بات سنو۔" ولی کا انداز قدرے سنجیدہ تھا۔

"فرمائیں۔"

"ہم ملتان جا رہے ہیں ماما کے بھتیجی کی شادی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ تم سے کہہ دوں کہ ہمارے ساتھ چلو۔" ولی لمبی تمہید باندھے بغیر بولا تھا۔

"اوہ تو آپ کی ماما چاہتی ہیں کہ میں اپنی سمیسٹر بریک گزارنے ملتان جاؤں اور آپ کیا چاہتے ہیں؟"

"تم میری بات مان لو گی؟" ولی ابرو اچکائے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"او نہوں۔ میں صرف اپنے ڈیڈ کی بات مانتی ہوں۔" وہ اپنے جوگر کے تسمے کھولتے ہوئے مصروف انداز میں بولی تھی۔

"تو چاچو کو کال کروں؟"

"خبر دار جو آپ نے ڈیڈ سے پوچھا میں نانو سے مشورہ کر کے بتاتی ہوں شام تک ۔"امائرہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

"اوکے ٹیک کیئر۔"

امائرہ نے فون بند کر کے حمزہ کو کال کی تھی جو اپنا کوئی ٹورنامنٹ کھیلنے راولپنڈی گیا ہوا تھا۔"حمزہ۔ بات سنو۔ ولی کی کال آئی تھی اس کی فیملی کہیں اپنے رشتہ داروں کے گھر ملتان جا رہی ہے اور مجھے ساتھ چلنے کا کہا ہے۔ کیا بہانہ بناؤں۔ ایگزامز تو ہو گئے ہیں۔"امائرہ کمرے میں چکر لگاتی اس سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امائرہ۔"حمزہ نے جبڑے بھینچے تھے۔

"ہاں۔"

"تم ان کے ساتھ چلی جاؤ۔"حمزہ نے اپنی رائے پیش کی تھی۔

امائرہ بے حد مایوس ہوئی تھی۔"حد ہے حمزہ۔"اس نے تاسف سے سر جھٹکا تھا۔

"یار کیا ہو گیا ہے۔میں دو تین ہفتوں تک واپس نہیں آنے والا۔تم نے کیا کرنا ہے اکیلے گھر رہ کر۔ان کے ساتھ جاؤ۔انڈر سٹینڈنگ بناؤ انہیں بھی اچھا لگے گا۔"حمزہ اسے قائل کر رہا تھا۔

"میں کیا کروں گی وہاں جا کر۔تمہیں پتہ تو ہے میں بہت آکورڈ ہو جاتی ہوں اس طرح اجنبی لوگوں سے ملتے ہوئے۔"امائرہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جو سب کریں گے وہی کرنا تم نے کون سا بھنگڑا ڈالنا ہے۔ریلیکس کرو اور ان کے ساتھ چلی جاؤ۔میں تو یہی مشورہ دوں گا باقی تمہاری مرضی۔"

"اوکے میں نانو سے پوچھتی ہوں۔اور بیسٹ آف لک۔اچھے سے کھیلنا۔"امائرہ فون بیڈ پر پھینک کر کپڑے پکڑ کر واشروم میں گھس گئی تھی۔

ڈنر کرنے کے بعد وہ حلیمہ بیگم کے کمرے میں آئی تھی جو بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

"نانو۔"امائرہ ان کے پاس بیٹھی تھی۔

حلیمہ بیگم نے سر ہلایا تھا۔

"ولی کی کال آئی تھی۔وہ کہہ رہا ہے اس کی فیملی کے ساتھ ملتان جاؤں اس کی کسی کزن کی شادی ہے۔"

"تو چلی جاؤ۔ایک بار اپنے باپ سے پوچھ لینا اور دوسرا مجھے یہ بتاؤ تم ڈاکٹر عائشہ کے پاس کیوں نہیں جا رہی؟"نانو تفتیشی انداز میں پوچھ رہی تھیں۔

"میں ٹھیک ہوں نانو مجھے نہیں جانا کسی ڈاکٹر کے پاس۔"امائرہ سہولت سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امائرہ بری بات ہے یہ تو کوئی بہانہ نہ ہوا کہ تم اب بہتر ہو تو تم ڈاکٹر کے پاس جانا چھوڑ دو اور میڈیسن لینا چھوڑ دو۔" حلیمہ بیگم برہم ہوئی تھیں۔

"اچھا اچھا دیکھ لوں گی میں۔ بچی نہیں ہوں۔" ان کی بات کو یونہی ہواؤں میں اڑاتی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ولی کو میسج کیا۔ "میں چلوں گی آپ کے ساتھ۔ کب جانا ہے؟"

"کل صبح ریڈی رہنا۔ میں تمہیں پک کر لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے۔" فون چارجنگ پر لگا کر اس نے ٹی وی کا ریموٹ پکڑا تھا اور اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔ پیپرز کے چکروں میں اس کی اتنی سیریز پینڈنگ پر چلی گئی تھیں اب اسے انہیں بھی تو دیکھنا تھا۔

✡✡✡✡✡

وہ یونہی ٹی وی دیکھتی ہوئی صوفے پر سو گئی تھی جب دروازے پر دستک کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔

"کون؟" امائرہ غنودگی بھری آواز میں بولی تھی۔

"میں۔" جواب فوراً موصول ہوا تھا۔

"میں کون؟" امائرہ نے پہلو بدلا تھا۔

"ولی جہانزیب۔"

اگلے ہی لمحے امائرہ اٹھ بیٹھی تھی۔ پہلے اپنی حالت دیکھی پھر اپنے کمرے کی۔ بکھرے بالوں کو پونی میں مقید کرتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا تھا۔ "آپ اتنی صبح صبح آ گئے؟"

ولی نے اپنے فون کی سکرین امائرہ کے سامنے کی تھی جس پر بارہ بجے تھے۔ امائرہ نے

پہلے سکرین کو دیکھا پھر ولی کی شکل کو جس پر بھی بارہ ہی بجے ہوئے تھے۔

"فون کہاں ہیں آپ کا؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھے پوچھ رہا تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے فون کو دیکھا تھا۔"چار جنگ۔"

"ذرا چیک کرنا۔"

امائرہ نے فون کھولا تھا۔اوپر نوٹیفیکشن آرہا تھا۔ولی کے نمبر سے پندرہ بیس مسڈ کالز آئی تھیں۔"میں صبح فجر کے بعد سوئی تھی اس لیے آنکھ نہیں کھلی۔آپ اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں پچھلے پورے گھنٹے سے تمہارے گھر کے باہر کھڑا تمہیں کالز کر رہا تھا مگر مجال ہے جو تم ٹس سے مس ہوئی ہو۔"ولی جل کر بولا تھا۔

"آپ بیٹھیں۔میں چائے لے کر آتی ہوں۔"

"کہاں بیٹھوں۔"اس کا اشارہ کمرے کی بکھری حالت کی طرف تھا۔"میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی تیار ہو کر نیچے آؤ۔"

امائرہ نے سر ہلایا تھا۔آدھے گھنٹے میں اس نے پیکنگ کی تھی اور دس منٹ میں خود تیار ہو کر سوٹ کیس گھسیٹتی نیچے آئی تھی۔

ولی حلیمہ بیگم کے پاس بیٹھا انہیں کچھ بتا رہا تھا۔امائرہ نے محسوس کیا تھا وہ بہت جلدی سب کے ساتھ ایڈجسٹ ہو جاتا تھا اور ہر کسی کے ساتھ بہت اچھے سے گھل مل جاتا تھا جبکہ امائرہ اس سے بالکل مختلف تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں؟"ولی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

"ناشتہ؟؟"

"راستے میں کر لیں گے۔"ولی نے گھڑی پر وقت دیکھا تھا۔

امائرہ نے گردن کو جنبش دی تھی۔وہ دونوں حلیمہ بیگم اور یاسمین سے مل کر باہر آئے تھے۔گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ولی کی نظر امائرہ کے ہاتھ پر پڑی تھی اس نے وہی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی جو اس نے امائرہ کو نکاح سے پہلے دی تھی۔

✡✡✡✡✡

راستے میں ہلکا پھلکا ناشتہ کرنے کے بعد وہ ولی کے ساتھ اس کے گھر آئی تھی۔الہان اور ولی پورچ میں کھڑے کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔انعم اور الہان کی بیوی پاکیزہ اندر تیار ہو رہی تھیں اور امائرہ الہان کے تیرہ چودہ سالہ بیٹے کے ساتھ فٹ بال کھیل رہی تھی۔الہان کے دو بیٹے تھے بڑے کا نام فواد تھا اور چھوٹے کا نام حماد تھا۔

الہان کچھ یاد آنے پر اندر گیا تھا۔ولی وہیں اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا امائرہ کو دیکھ رہا تھا جو فواد کو کچھ بتا رہی تھی اور فواد اسے بہت توجہ کے ساتھ سن رہا تھا۔

"یونو ہماری زیادہ گرپ ہمارے رائٹ فٹ پر ہوتی ہے لیکن فٹ بال میں آپ کو

دونوں پاؤں پر ایک جیسی گرپ ہونا ضروری ہوتا ہے۔"امائرہ کسی پروفٹ بالر کی طرح اسے ٹپس دے رہی تھی۔

"وہ کیسے ہوتی ہے؟ مجھ سے تو لیفٹ پاؤں سے بال کک ہی نہیں ہوتا؟"فواد حیرت بھرے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"پریکٹس سے۔آپ روز ایک گھنٹہ دوسرے پاؤں سے فٹ بال سے پریکٹس کرو۔ آپ کے ریفلیکسز خود بخود بن جائیں گے۔"امائرہ جھک کر اس کے برابر ہوئی تھی۔"اگر آپ یہ ٹرک سیکھ لو تو کوئی آپ کو ہرا نہیں پائے گا۔کیونکہ اس عمر میں یہ باتیں کسی کو نہیں پتہ ہوتیں۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیسے پتہ ہیں؟"فواد متاثر ہوا تھا۔

"کیونکہ جب میں آپ کی ایج کی تھی تو مجھے ایک کوچ نے یہ ٹیکنیک سکھائی تھی۔"وہ مسٹر وارنر کی بات کر رہی تھی۔

"اوہ تو آپ کو بھی فٹ بال کھیلنے کا شوق تھا۔" وہ تجسس بھرے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"نہیں۔ مجھے ٹینس کھیلنا پسند تھا۔ اس کے علاوہ بھی مجھے سارے سپورٹس کھیلنے آتے تھے تھوڑے تھوڑے۔" امائرہ دو انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا وقفہ بنا کر اسے بتا رہی تھی۔

"آپ مجھے فٹ بال کھیلنا سکھائیں گی۔" فواد کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

"اگر تمہیں کھیلنے کا شوق ہے تو تمہیں کسی اچھے سے کلب میں ایڈمیشن لینا چاہیے جہاں تمہارے کوچ تمہیں نیکسٹ لیول فٹ بال کھیلنا سکھائیں گے۔ ویسے بھی ابھی تمہاری ایج ہے کھیلنے کودنے کی۔ جو ٹائم تم سکرین کو دیتے ہو اسے کسی اچھی فزیکل ایکٹویٹی میں لگاؤ تاکہ تم صحت مند اور ایکٹو رہو۔" امائرہ اسے وہی باتیں بتا رہی تھی جو ایک زمانے میں وارنر نے اس سے کہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میرے کچھ دوست ہیں وہ سپورٹس اکیڈمی جاتے ہیں لیکن مجھے ان چیزوں کا کوئی آئیڈیا نہیں۔آپ میرے ساتھ چلیں گی آپ کو تو پتہ ہو گا نہ۔بابا کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا وہ بہت بزی ہوتے ہیں۔"

"اوکے لیکن ڈیل کرو کہ تم بڑا سا فٹ بال پلیئر بننے کے بعد مجھے بھولو گے نہیں۔"امائرہ نے نرمی سے اس کے بال بکھیرے تھے۔

"ڈن۔"فواد نے مسکراتے ہوئے اپنی بند مٹھی اس کی جانب بڑھائی تھی۔امائرہ نے اپنی مٹھی اس سے ملائی تھی۔اس نے گہری سانس لے کر آسمان کی جانب دیکھا تھا۔کبھی کبھی اسے مسٹر وارنر بہت یاد آتے تھے۔

"کدھر کھوئے ہوئے ہو۔یہ سامان گاڑی میں رکھواؤ۔"الہان کی آواز سے ولی کی نظریں امائرہ سے ہٹی تھیں۔

الہان،پاکیزہ اور حماد ایک گاڑی میں تھے اور ولی،امائرہ،انعم اور فواد جو ضد کر کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ کے ساتھ بیٹھا تھا وہ ایک گاڑی میں تھے۔ان کے ساتھ کچھ سکیوریٹی اہلکاروں کی گاڑیاں تھیں۔

"امائرہ بیٹا آپ پہلے کبھی ملتان گئے ہو؟"انعم امائرہ سے مخاطب ہوئی تھی جس کی نظریں کھڑکی کے پار تھیں اور وہ بے حد بیزار لگ رہی تھی۔فواد اپنے آئی پیڈ پر کارٹون دیکھ رہا تھا۔

"نہیں آنٹی۔میں نے یہاں کیا لینے آنا تھا۔"وہ لاپرواہ سی کہہ رہی تھی۔

"یہ بہت خوبصورت شہر ہے۔اس میں بہت سے خوبصورت مزار ہیں۔لاہور سے مختلف اور منفرد۔آپ دیکھو گی تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔"

امائرہ نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے بہت دلچسپی ہو لیکن وہ دل میں رہ رہ کر حمزہ کو کوس رہی تھی جس کے مشورے پر وہ چلی آئی تھی۔تین گھنٹے کی مسلسل ڈرائیو کے بعد وہ ملتان کی سرحدوں میں داخل ہوئے تھے۔وہ ایک جگہ لنچ کرنے کے لیے

www.novelsclubb.com

رکے تھے۔

امائرہ خاموشی سے پوری توجہ سے کھانا کھا رہی تھی۔"یہ انگوٹھی ولی نے دی ہے؟"پاکیزہ کا اشارہ امائرہ کی انگلی میں پہنے ہوئے ہیرے کی طرف تھا۔

ولی اور امائرہ نے سر اٹھا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔"جی۔"

"ولی تم اتنے رومینٹک بھی ہو؟"وہ ولی کو چھیڑ رہی تھیں۔

امائرہ سر جھکائے کھانے کی پلیٹ کو گھور رہی تھی جبکہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"کیوں میں اپنی بیوی کو گفٹ نہیں دے سکتا اور یہ تو میں نے نکاح سے پہلے دی تھی مجھے اور بھی بہت کچھ دینا چاہیے تھا لیکن۔۔۔۔۔واٹ ایور۔"وہ امائرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا لیکن امائرہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔اس کا اشارہ نکاح کے بعد میں ہونے والے معاملات کی جانب تھا۔

امائرہ کا فون وائبریٹ ہوا تھا۔اوپر تیس مار خان لکھا آرہا تھا۔فون ٹیبل پر پڑا تھا اس لیے ان سب نے وہ نام پڑھا تھا۔ولی نے مسکرا کر پہلو بدلا تھا۔

"میں بات کرلوں۔"وہ جھجھکتی ہوئی کہہ کر اٹھ گئی تھی۔

"عنیزہ آنٹی جو بھی کہیں ولی مجھے تو امائرہ بہت اچھی لگی ہے۔معصوم اور کیوٹ سی۔"پاکیزہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"عنیزہ اس کی سوتیلی ماں ہے وہ کیوں اس کے بارے میں کچھ اچھا کہے گی۔"انعم نے کہہ کر گہری سانس خارج کی تھی۔کبھی کبھی انسان برا نہیں ہوتا محض ہمارا دیکھنے کا نظریہ مختلف ہوتا ہے۔ایک امائرہ اور وہاں بیٹھا ہر شخص اس کے بارے میں مختلف رائے رکھتا تھا۔

امائرہ نے کال رسیو کر فون کان سے لگایا تھا۔"آگئی آپ کو میری یاد دو ہفتوں بعد۔"امائرہ نے گردن موڑ کر ایک نظر ولی اور اس کی فیملی پر ڈالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کبھی اپنے باپ کا حال چال بھی پوچھ لیا کرو۔"شاہزیب تھکے تھکے انداز میں کہہ رہے تھے۔

"جیسے آپ کو کچھ ہونا ہے۔"امائرہ نے کہہ کر سر جھٹکا تھا۔

"اللہ تم جیسی اولاد کسی کو نہ دے۔"شاہزیب نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔

"اللہ آپ جیسا باپ بھی کسی کو نہ دیں۔"امائرہ بھی کہاں ادھار رکھنے والی تھی۔

"ہو گئے ایگزیمز؟"

"نہیں ایک دو مہینہ چلنے ہیں۔"

"آجاؤ سڈنی میں فلائٹ بک کروا دیتا ہوں۔گھوم پھر لو۔اتنے سال ہو گئے ہیں ۔تمہارا دل نہیں کرتا یہاں آنے کا۔"اب کی بار شاہزیب کا انداز سنجیدہ تھا۔

"ابھی تو ملتان آئی ہوں۔یہاں گھوم پھر لوں۔"امائرہ بالوں میں انگلیاں پھیرتے

www.novelsclubb.com

ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"ڈونٹ ٹیل می امائرہ تم پھر اس لڑکے کے ساتھ نکل گئی ہو۔میں بتا رہا ہوں اگر تم نے مجھے ایک اور موقع دیا تو میں نے شادی کروا دینی ہے تمہاری۔" شاہزیب کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"ڈیڈ۔۔۔۔۔میں ولی کے ساتھ ہوں۔" امائرہ ٹھہر کر بولی تھی۔

"کیوں تم مجھے میری بھری جوانی میں ہارٹ اٹیک دلوانا چاہتی ہوں۔میرا دل بہت کمزور ہے۔" شاہزیب کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"استغفراللہ۔" امائرہ نے گردن تاسف سے ہلائی تھی۔"آپ نے تیسری شادی کرنے کے بعد بوڑھا ہونا ہے۔" امائرہ نے سرد آہ بھری تھی۔

"امائرہ کہاں ہو تم؟" شاہزیب اب کی بار قدرے سنجیدگی سے بولے تھے۔

"ملتان۔"امائرہ نے جواب دیا تھا۔

"کون کون ہے تمہارے ساتھ؟"

"ولی،ان کی ماما،الہان بھائی،پاکیزہ بھابھی،فواد اور ان کے ملازم اور گارڈز۔ولی نے کہا تھا ساتھ چلنے کو۔میں نے سوچا سب کہتے ہیں کہ یہ رشتہ میں نے نبھانا ہے تو کوشش کرنی پڑے گی اس لیے آ گئی ساتھ۔"اسے اندازہ تھا کہ اس طرح کی بات کے بعد شاہزیب کی طرف سے کیا ری ایکشن آنا تھا۔

"امائرہ کوئی ایکسڈینٹ ہوا ہے تمہارا؟"شاہزیب کو یہی لگ رہا تھا کہ امائرہ کو کوئی چوٹ لگ گئی ہے جو اس طرح کی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی تھی اور آ کر واپس اپنی نشست پر بیٹھ گئی تھی۔

اسے بیٹھے ایک سیکنڈ بھی نہیں گزرا تھا جب ولی کا فون بجا تھا۔شاہزیب کی کال

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی۔ولی نے امائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا۔"جی چاچو کیسے ہیں آپ؟"وہ خوشگوار انداز میں کہہ رہا تھا۔

"آپ بالکل پریشان مت ہوں۔"

"اوکے اللہ حافظ۔"اس نے فون رکھ دیا تھا۔

اس ریستورانت سے نکلنے کے بعد انعم بھی الہان کی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی فواد بھی ان کے ساتھ تھا۔

"کیا پوچھ رہے تھے ڈیڈ؟"امائرہ نے بیٹھتے ساتھ تیکھے انداز میں پوچھا تھا۔

"کہ تم واقعی ہمارے ساتھ ہو؟"ولی نے عام انداز میں بتایا تھا۔

"مزید کتنا ٹائم لگنا آپ کے رشتہ داروں کے گھر پہنچنے میں۔"امائرہ کو اب جمائیاں آنے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ولی نے اسے گھورا تھا۔"وہ تمہارے بھی رشتہ دار ہیں تمہیں ان کا پتہ ہونا چاہیے۔"

امائرہ ہنسی تھی ساتھ ہی اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔"مجھے تو آپ کا نہیں پتہ تھا ۔آپ رشتہ داروں کی باتیں کر رہے ہیں۔"

"میں بھی تمہیں پہلے نہیں جانتا تھا۔بلکہ میں تو اب بھی نہیں جانتا۔"ولی نے کندھے اچکائے تھے۔

"کیا جاننا ہے آپ کو میرے بارے میں؟"امائرہ فراخ دلی سے پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کہ کیا تمہیں ملٹیپل پرسنیلٹی ڈسارڈر ہے۔تم بہت جلدی اپنی پرسنیلٹی سوئچ کر لیتی ہے۔پل میں تولا پل میں ماشا۔"ولی سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

امائرہ کے فون کی رنگ ٹون بجی تھی۔شاہزیب کا میسج تھا۔اس نے کلک کیا تھا۔پورا میسج اس کے سامنے آگیا تھا۔وہ لمبا سا ٹیکسٹ تھا جس میں شاہزیب نے اسے

ہدایات دی تھیں کہ کیسے اٹھنا ہے کیسے بیٹھنا ہے، کس طرح کی باتیں کرنی ہیں اور کس طرح کی نہیں۔امائرہ وہ میسج پڑھ کر مسکرادی تھی۔

"اپنے باپ کو تیس مار خان کہنا اچھی بات نہیں امائرہ۔"ولی کی نظریں سامنے سڑک پر تھیں۔

امائرہ نے اپنا پہلو ولی کی طرف موڑا تھا۔"ایکچوئلی میں آپ کی اس بات سے اتفاق کرتی ہوں۔ تیس مار خان کی جگہ شو گر ڈیڈی رکھ لیتی ہوں۔"امائرہ کا انداز سنجیدہ تھا لیکن آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت بری بات ہے امائرہ۔"ولی نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"کیا کہہ سکتے ہیں۔ڈیڈ کہتے ہیں میری ہٹ دھرمی والی عادت ماما پر گئی ہے۔ویسے میں سب کے نام اسی طرح رکھتی ہوں؟"

"جیسے؟"

"ماما کا بابا کی پرنسز کیونکہ وہ بہت بگڑی ہوئی ہیں۔نانو کا حوالدارنی کیونکہ وہ چوبیس گھنٹے مجھ سے سوال پوچھتی رہتی ہیں، حمزہ کا شاہد آفریدی کیونکہ وہ بہت کلین ہٹنگ کرتا ہے، حنان کو میں کچھ نہیں کہہ سکتی، عنیزہ آنٹی کا ناگن کیونکہ وہ منٹوں میں اپنا روپ بدلتی ہیں اور رائد کا سستا عاشق اور اس کی وجہ میں آپ کو نہیں بتا سکتی ۔"امائرہ اسے انگلیوں پر گن کر بتا رہی تھی اور ولی گاڑی کی رفتار آہستہ کیے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"امائرہ تم نے میرا کیا نام رکھا ہے؟"ولی گردن موڑ کر اب گاڑی کی رفتار بڑھا رہا تھا۔وہ شہر سے ہوتے ہوئے ایک راستے پر نکل آئے تھے جن کی سڑکیں کچی تھیں اور آس پاس کھیت اور فصلیں ہی فصلیں تھیں۔

"ولی جہانزیب۔"امائرہ نے اپنے فون کی سکرین اس کے سامنے کی تھی۔

"اور اس عنایت کی وجہ؟"

"مجھے آپ کے بارے میں اتنی انفارمیشن نہیں ہے اور۔۔۔۔۔۔ چلیں چھوڑیں ان باتوں کو۔" امائرہ خود ہی کچھ کہتے ہوئے رک گئی تھی۔ "یہ جگہ پیاری ہے۔ ہم کسی گاؤں جا رہے ہیں؟" وہ اب بات کو بدل رہی تھی جیسے پچھتا رہی ہو کہ کچھ زیادہ بول دیا ہے کیا سوچتا ہو گا میرے بارے میں۔

"ہاں۔ تم پہلے کبھی کسی گاؤں گئی ہو؟"

"او نہوں۔" امائرہ نے گردن دائیں بائیں ہلائی تھی۔

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

آسمان پر چھائی ہلکی ہلکی سیاہی جو اجالے کے ساتھ چھٹ رہی تھی، ایک بڑا سا کرکٹ گراؤنڈ جس کی گھاس پر شبنم کے قطرے اس کے بوٹس کو نم کر رہے تھے اور اس گراونڈ کے باہر بینچ پر بیٹھا وہ بہت غور سے اس پریکٹس نیٹ کو دیکھ رہا تھا۔

پی ایس ایل کو گزرے تین ماہ ہو چکے تھے۔ اس کے بعد پاکستان کے تین چار

دورے ہو چکے تھے اور ان میں سے ایک دورے میں بھی اس کا نام نہیں آیا تھا۔جب بھی پاکستان ٹیم کا سکواڈ اناؤنس ہونا ہوتا تھا وہ دو دو دن نہیں سوتا تھا اور اناؤنس ہونے کے بعد ناچاہتے ہوئے بھی وہ مایوس ہو جاتا تھا۔محنت مایوسی کو امید میں تو بدل دیتی تھی لیکن اب بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔اس نے ڈومیسٹک میں رنز بنائے تھے،پی ایس ایل بھی اچھا کھیلا۔وہ اکیس سال کی عمر میں تین فارمیٹ کھیل رہا تھا تو آخر کیوں اسے سلیکٹ نہیں کیا جا رہا تھا۔

اس کا ایک خواب تھا پاکستان کے لیے کھیلنا۔وہ اس خواب کے پیچھے ساری دنیا چھوڑ چکا تھا۔وہ اس خواب کے لیے دل لگا کر محنت کر رہا تھا لیکن کیا وہ کبھی پاکستان کے لیے کھیلے گا یا پھر بہت سے اور اچھے کھلاڑیوں کی طرح وہ ڈومیسٹک کھیلتا رہے گا یا پھر ایک دن تنگ آ کر کرکٹ چھوڑ دے گا۔یہ سوال اب اسے اضطراب میں مبتلا کر رہے تھے۔

حمزہ ایچ بی ایل بینک کی طرف سے ایک میچز کھیل رہا تھا۔ یہاں پنڈی میں ون ڈے کا ٹورنامنٹ چل رہا تھا۔ اسے یہاں آئے ہوئے دو تین ہفتے ہو چکے تھے۔ پچھلی بار کی طرح اس بار اسے بینچ پر نہیں بٹھایا گیا تھا بلکہ وہ پچھلے ہونے والے سارے میچز کی پلیئنگ الیون میں تھا۔ شاید یہ اس کی پی ایس ایل کی شہرت کا اثر تھا یا پھر اللہ کی مہربانی تھی۔ پہلے دو میچز میں اس کی پرفارمینس اچھی نہیں تھی کیونکہ اس نے اپنی ساری کرکٹ لاہور کھیلی تھی تو یہاں آکر کرکٹ کھیلنا مشکل لگتا تھا۔

وہ چالیس پر بیٹنگ کر رہا تھا۔ مقابل ٹیم کا سب سے مشہور اور خطرناک باؤلر اسے بال کروانے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ آج صبح حمزہ سے ملا تھا اور اس نے اپنی زبان دی تھی کہ وہ آج حمزہ کو آؤٹ کرے گا۔ حمزہ ہیلمٹ پہنے، بیٹ سے وکٹز کو کور کیے غور سے اسے دور سے اپنی طرف آتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ گیند تیز رفتار کے ساتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹی تھی۔ حمزہ نے اسے کھیلنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بیٹ سے

لگے بغیر سیدھی وکٹز کو لگ گئی تھی۔

حمزہ نے وکٹز کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اس باؤلر کو گالیوں سے نوازا تھا پھر سر جھکا کر چلتا ہوا اپنے پیویلئن کی جانب بڑھ گیا۔مقابل ٹیم اس کے آؤٹ ہونے کی خوشی منا رہی تھی اور حمزہ مسلسل اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ وہ اس طرح کی بال پر کیسے آؤٹ ہو سکتا تھا۔

✡✡✡✡✡

یہ ایک بڑی سی قدیم حویلی تھی جہاں ان کا شاندار انداز میں استقبال کیا گیا تھا۔وہ سب بہت چاہت کرنے والے سادہ سے لوگ تھے۔پوری حویلی شادی کی وجہ سے پھولوں اور لائٹز سے سجی ہوئی تھی۔گھر پر مہمانوں کا رش لگا ہوا تھا۔

"یہ چھوٹی بہو ہے نہ آپ کی۔"ان کے گھر کی خواتین میں سے ایک خاتون مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ جو چپ چاپ بیٹھی سامنے پڑے لوازمات کو دیکھ رہی تھی جن کے ناموں سے بھی وہ مانوس نہیں تھی اس نے چھوٹی بہو کے ذکر پر چونک کر ان سب کی طرف دیکھا تھا۔

"جی۔ شاہزیب بھائی کی اکلوتی بیٹی ہے۔" انعم خوشگوار انداز میں بتا رہی تھی۔

"بی اماں تو کہتی تھیں کہ شاہزیب کی بیٹی کہاں سے آ گئی اس کے دو بیٹے تھے۔ پھر میں نے بتایا کہ انہوں نے دوسری شادی کی تھی لیکن اس سے طلاق۔۔۔"

"آنٹی واشروم کہاں ہے؟" امائرہ نے ان کی بات کاٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

آنٹی پہلے تو متذبذب ہوئیں پھر سمجھ آنے پر امائرہ کو جواب دیا اور امائرہ ایک سیکنڈ لگائے بغیر وہاں سے جا چکی تھی۔ تو یہ تو طے رہا کہ وہ جہاں مرضی چلی جائے ہر جگہ اس کے ماں باپ کی طلاق اور اس کی پرورش پر باتیں کی جائیں گی۔

منہ پر دو چار چھینٹیں مارنے کے بعد وہ واشروم سے نکلی تو سامنے کھڑے ولی کو

دیکھ کر ذرا چونکی تھی۔"آپ؟"

"تمہیں برا لگا؟"وہ دروازے کی دہلیز پر کھڑا تھا۔نرم سا انداز اور ایک نرم تاثر۔

امائرہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

ولی ایک ایک قدم چلتا اس کے پاس آیا تھا۔وہ امائرہ کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔امائرہ کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ اسے ولی کبھی برا لگا ہو اس نے اپنی یادداشت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔اس کے عین سامنے کھڑے شخص نے بہت سے مشکل اوقات پر اس کی مدد کی تھی،اس کا ساتھ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لوگ اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں۔انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ ان کے لفظ دوسرے انسان پر کیا اثر چھوڑ رہے ہیں۔تم اگنور کر دیا کرو۔"اس کی آواز دھیمی اور لہجہ نرم تھا۔

امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔"آپ کے ڈیڈ آپ کے بچپن سے سیاست

میں ہیں نہ؟"

ولی نے سر کو جنبش دے کر اس کی تائید کی تھی۔

"آپ کو یاد پڑتا ہے کبھی کسی بچے نے سکول میں کہا ہو کہ آپ کے بابا اچھے نہیں۔"

امائرہ نے ابرو اچکا کر سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔

"وہ بچپن کی بات ہے میں بڑا ہو چکا ہوں۔"

"میں نہیں ہو پائی۔ میں آج بھی وہیں ہوں جہاں میری ماما مجھے چھوڑ کر گئی تھیں۔ ہم اوپر اوپر سے پریٹینڈ کر سکتے ہیں کہ ہمیں فرق نہیں پڑتا لیکن فرق پڑتا ہے ولی۔ دکھ ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے۔ دل میں باتیں رہ جاتی ہیں اسی لیے میں اس طرح کے فیملی ایونٹز سے دور ہی رہتی ہوں۔ مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔" امائرہ سر جھٹک کر کہتی بیڈ کی تپائی پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم بور ہو رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے زور زور سے سر ہلایا تھا۔"انٹرنیٹ کے سگنلز بھی نہیں آرہے یہاں ٹھیک سے۔"

"ابھی تم ریسٹ کرو۔پھر کچھ کرتے ہیں کہ تمہارا ٹرپ اچھا ہو جائے۔"ولی اپنے مخصوص انداز میں کہہ کر جا چکا تھا۔

✡✡✡✡✡

آج مہندی کا فنکشن تھا تو اسی مناسبت سے گھر کو سجایا گیا تھا۔سارا انتظام اس حویلی کے لان میں کیا گیا تھا۔امائرہ دو سوٹ بیڈ پر رکھے یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ ان سے میں سے کون سا پہنے۔کیا اسے یاسمین کو کال کر کے پوچھنا چاہیے تھا؟اس نے یہی سوچتے ہوئے فون پکڑا تھا دونوں ڈریسز کی تصویر یاسمین کو بھیجی۔"کون سے کپڑے پہنوں۔"

"میرون پہن لو۔"فوراً جواب موصول ہوا تھا۔امائرہ نے اوکے لکھ کر پیغام بھیج دیا

تھااور میرون سوٹ پکڑ کر واشروم میں گھس گئی۔کچھ دیر تک وہ تیار ہو کر آئینے کے سامنے اپنا جائزہ لے رہی تھی تبھی انعم کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ دونوں ایک ہی کمرے میں رہ رہی تھیں۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔"انعم نے اس پر نظر پڑتے ہی اس کی تعریف کی تھی۔

"تھینکس۔"امائرہ ہلکا سا مسکرادی تھی۔

"تم جانتی ہو امائرہ میں نے تم سے زیادہ گریس فل اور اچھی ڈریسنگ سینس والی لڑکی آج تک نہیں دیکھی۔تم بہت اچھے کپڑے پہنتی ہو،موقع و محل کے لحاظ سے تمہارا آؤٹ فٹ،جوتا،میک اپ،سٹائلنگ ہر چیز بیسٹ ہوتی ہے اور تمہاری یہ خوبیاں تمہاری خوبصورتی کو چار چاند لگاتی ہیں۔جس سوسائٹی میں ہم رہتے ہیں اور جس کلاس سے ہم بی لانگ کرتے ہیں وہاں یہ چیزیں بہت میٹر کرتی ہیں۔ہمارے ابو سیاست میں تھے تو مجھے اور میری بہنوں کو ہماری ماں نے یہ ساری کوالیٹیز سکھا

www.novelsclubb.com

کر بڑا کیا تھا تاکہ کل کو ہم اپنے باپ جیسے مرد کے ساتھ چل سکیں۔ ولی میرا سب سے چھوٹا بیٹا ہے اس میں اور الہان میں کافی ایج ڈیفرینس ہے اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے بچے بہت لاڈلے اور بگڑے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ہر قسم کی سہولت اور آسائش کے باوجود ولی نے آج تک کبھی ہمیں شکایت کا موقع نہیں دیا۔ اس کی کامیابی یقینی ہے اس لیے میں چاہتی تھی کہ میں اس کے لیے ایک ایسا لائف پارٹنر چنوں جو اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے، جو اس کے ساتھ اچھی لگے اور تم اس کے لیے پرفیکٹ ہو آئی جسٹ وش تم دونوں خوش رہو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔" انعم چہرے پر نرم تاثر لیے اسے بتا رہی تھی۔

"مجھے وہ سب کیوں خود میں نظر نہیں آتا جو دوسروں کو آتا ہے۔" اپنے عکس کو غور سے دیکھتے ہوئے اس نے دل میں سوچا تھا۔

سب لوگ باری باری دلہن کو مہندی لگا رہے تھے اور امائرہ پاکیزہ کے ساتھ کھڑی

دلہن کو دیکھ رہی تھی جو ایک ہی وقت میں خوش بھی تھی اور غمگیں بھی۔اس کے ارد گرد لڑکیاں بیٹھی ٹپے اور گانے گا رہی تھیں۔وہاں رونق ہی رونق تھی۔"جاؤ تم بھی جا کر اسے مہندی لگاؤ۔"پاکیزہ اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

امائرہ نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ماما کو اچھا لگے گا۔"اب کی بار پاکیزہ کی آواز دھیمی تھی۔

امائرہ نے گہری سانس خارج کی تھی۔وہ اپنا دوپٹا ٹھیک کرتی ہوئی دولہن کے پاس بیٹھی تھی۔ولی کی ساری کزنز اپنے کام چھوڑ کر اس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں جو ان کے خیال سے بہت روڈ تھی اور ہر بات کا جواب ہاں یا نہ میں دیتی تھی۔

"کانگریچولیشنز عیشاء۔"امائرہ نے مسکراتے ہوئے چمچ سے اسے تھوڑی سی مٹھائی لے کر اسے کھلائی تھی اور فوراً وہاں سے اٹھ گئی تھی اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھی۔سامنے ولی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا جو سیاہ رنگ کی شلوار

www.novelsclubb.com

قمیض میں ملبوس تھا۔ایک لمحے کے لیے ان کی نظریں ملی تھیں وہ امائرہ کو دیکھتا رہا اور امائرہ اسے۔

"تم نے مہندی نہیں لگوائی؟" وہ اس کے خالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"میں نہیں لگاتی۔"

"ویٹ آمنٹ۔" ولی گیا تھا،عیشاء کے سامنے پڑی ٹوکری میں سے ایک مہندی اٹھائی اور امائرہ کے پاس واپس آ گیا۔

"بیٹھو۔" اس نے کچھ فاصلے پر پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا۔امائرہ چپ چاپ اس کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ولی کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔وہاں موجود تقریباً سب لوگوں کی توجہ کا مرکز وہ دلہن تھی اس لیے وہ بہت سکون سے ایک طرف ہو گئے تھے۔

"اپنا ہاتھ دو۔" ولی نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے جانتے بوجھتے اپنا بایاں ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا تھا جس کی کلائی پر ایک گہرے کٹ کا نشان تھا۔ ولی کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔ "تم نے کیسے کر لیا یہ؟" اس کے ہاتھ پر بہت توجہ کے ساتھ مہندی لگاتے ہوئے اس نے بہت آرام سے پوچھا تھا۔

"جب آپ کو جینا مشکل اور مرنا آسان لگے تو آپ سمجھ جائیں گے کہ یہ کیسے کیا جاتا ہے۔ لیکن آئی وش آپ کی زندگی میں کبھی ایسا لمحہ نہ آئے۔" امائرہ کی نظر اس کے بالوں سے ہوتی ہوئی اس کی پلکوں پر گئی تھی جو بہت گھنی اور لمبی لمبی تھی۔ فوٹو گرافر نے ان پر نظر پڑتے ہی اپنے کیمرے میں ان کی کچھ تصاویر قید کی تھیں۔

ولی نے باری باری اس کے دونوں ہاتھوں پر مہندی کے نام پر گول گول ٹکی بنائی تھی۔ "اپنا نام بھی لکھ دوں۔" ولی نے مسکرا کر کہتے ہوئے آنکھ دبائی تھی۔

"ہر گز نہیں۔" امائرہ نے فوراً اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کیے تھے۔

ولی ہنس دیا تھا۔

"تھینکس۔اب میں اسے دھو آؤں۔"

"نہیں ابھی اسے سوکھنے دو اچھا کلر آئے گا۔"اسے اس کے کسی کزن نے آواز دی تھی اس لیے وہ اٹھ گیا تھا۔"اور ہاں بہت اچھی لگ رہی ہو تم۔"وہ جاتے جاتے اس کی تعریف کرنا نہیں بھولا تھا۔

"آپ بھی۔"

"اگر ایسی بات ہے تو تمہیں مجھے یہ پہلے کہنا چاہیے تھا۔"ولی نے اسے گھورا تھا۔

"میں آپ جتنی کانفیڈینٹ نہیں ہوں نہ۔"امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔

"میری طرف سے بے فکر رہو تم کچھ بھی کرو میں تمہیں جج نہیں کروں گا۔"ولی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اگلے دن صبح آٹھ نو بجے کے قریب ہاتھ میں چائے کا مگ لیے اس حویلی میں لگے پودوں کو دیکھ رہی تھی جس پر طرح طرح کے پھول لگے ہوئے تھے۔

"یہ سب میں نے اپنے ہاتھوں سے لگائے ہیں۔اچھے ہیں نہ۔"اس کے عقب سے عیشاء کی آواز گونجی تھی۔

"ہاں بہت پیارے ہیں۔"امائرہ نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا ولی کے چاچو کی کوئی بیٹی بھی ہے۔میں بہت حیران ہوئی تھی یہ سن کر کہ اس کا اس کی کزن کے ساتھ نکاح ہو رہا ہے۔"عیشاء اب امائرہ کے عین برابر کھڑی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا تھا۔وہ لڑکی بولنا چاہتی تھی اور امائرہ نے اسے بولنے دیا تھا۔

"میں سوچتی تھی تم میں ایسی کون سی بات ہے جو تمہیں ولی مل گیا اور میرے اتنے

سالوں کے دعاؤں، وظیفوں کے بعد بھی وہ میرے نصیب میں نہیں لکھا گیا۔ وہ میری پہلی محبت تھی۔ پہلے مجھے اس پر کرش تھا، آہستہ آہستہ وہ کرش ایک محبت اور آبسیشن میں بدل گیا۔ اس کا نام، ذکر اتنا اچھا لگنے لگا۔ پھر پتہ نہیں کہاں سے تم آئی اور تم نے میری اتنے سالوں کی پلاننگ، خواب، تصوراتی زندگی سب تہس نہس کر دی۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟" وہ روانی میں سپاٹ انداز میں بول رہی تھی۔

امائرہ بہت سٹریٹ فارورڈ تھی لیکن وہ اسے کچھ نہیں کہہ پائی۔ "میں نے صرف اپنے ڈیڈ کی بات مانی ہے میرا آپ کو یا کسی اور کو ہرٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔"

www.novelsclubb.com

"کیسی بات ہے نہ کسی کو اتنی دعاؤں کے بعد بھی وہ نہیں ملتا جو کسی کو بن مانگے مل جاتا ہے۔" عیشاء کا انداز تلخ تھا۔ "تم وہ پہلی لڑکی ہو جس کے ساتھ میں نے ولی کو اتنا بے تکلف ہوتے دیکھا ہے، میں نے اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے

محبت، عزت اور چاہت دیکھی ہے۔"

امائرہ سانس روکے اسے سنتی رہی۔وہ اپنی بات کہنے آئی تھی وہ اپنی بات کہہ کر جا چکی تھی۔امائرہ وہیں کھڑی رہی کسی گہری سوچ میں گم۔وہ اب ان پھولوں اور ان کی خوشبوؤں سے بے نیاز ہو چکی تھی۔

✡✡✡✡✡

بارات کا فنکشن شام کو تھا امائرہ کو کوئی چیز لینی تھی اور اسی لیے وہ بازار جا رہے تھے ۔امائرہ گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ونڈ سکرین نیچے کیے بہت شوق سے ان ہرے بھرے کھیتوں کھلیانوں کو دیکھ رہی تھی جن سے گزر کر وہ مارکیٹ جا رہے تھے۔

"ان گاؤں والوں کو اپنے ویڈنگ شوٹز یہیں کروانے چاہیے۔سرسوں کے پودوں میں کھڑی دولہن اور دولہا کتنے اچھے لگیں گے۔"امائرہ پرجوش انداز میں بولی تھی۔

"تم کروالینا لاہور میں بھی بہت سی جگہیں ہیں ایسی۔"

"میں تو نہ کرواؤں آپ کے پچھلے فوٹو شوٹ کی وجہ سے میں اپنے آدھے ڈیپارٹمنٹ میں مشہور ہوئی ہوں۔" امائرہ نے سوچ کر ہی جھرجھری لی تھی۔

"کیوں؟"

"کیونکہ آپ اتنے فیمس ہیں اور لوگ آپ کو بہت ایڈمائر کرتے ہیں اور آپ کے بہت زیادہ فینز ہیں جن کو آپ بہت ہینڈسم لگتے ہیں تو وہ آپ کی پرسنل لائف میں بھی انٹرسٹ لیں گے نہ۔"

"مجھے یہ سب نہیں پتہ تھا۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی نہیں پتہ تھا جب میں نے یونیورسٹی جانا شروع کیا تبھی مجھے اندازہ ہوا ہے کہ آپ کے ڈیڈ یعنی میرے تایا ابا گورنر ہیں، آپ بھی کوئی مشہور بزنس مین، ایکٹوسٹ اور موٹیویشنل سپیکر وغیرہ ہیں۔ آپ کو پتہ ہے جب میں ایمان کے ساتھ کیفے میں بیٹھی ہوتی ہوں تو وہاں ہر تیسرے چوتھے دن آپ کی کوئی ویڈیو

کوئی پکچر ڈسکس ہو رہی ہوتی ہے۔"امائرہ روانی میں بولتی جا رہی تھی۔

"پھر تو تمہیں مجھ پر فخر ہونا چاہیے۔"ولی نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا جو سخت بیزار نظر آ رہی تھی۔

"کس بات کا فخر۔"امائرہ نے اسے گھورا تھا۔

"یہی کہ اتنے لوگ مجھے چاہتے ہیں لیکن میں۔۔۔"

"ڈونٹ ٹیل می کہ آپ یہ کہنے والے ہیں کہ میں تمہیں چاہتا ہوں۔آئی سویئر بہت کرنج لگے گا۔ہم دونوں جانتے ہیں کہ یہ نکاح ہمارے بڑوں کی وجہ سے ہوا ہے؟"امائرہ ولی کی بات کاٹ کر بولی تھی۔

"ایکسکیوزمی میں نے اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ نکاح کیا ہے۔"ولی نے فوراً اس کی تصیح کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب اس کا کیا مطلب ہے؟" امائرہ نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"امائرہ تمہیں لگتا ہے کہ وہ لڑکا جس نے ساری زندگی صرف اپنے دل کی سنی ہو وہ اپنی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کسی اور کے کہنے پر کر سکتا ہے۔"

امائرہ نے نا سمجھی سے ولی کو دیکھا تھا۔

"بابا نے مجھ سے بات کی تھی چاچو کے پاکستان آنے سے پہلے۔ میں انہیں منع کرنے والا تھا۔ لیکن اس سے ایک دو دن بعد میں نے تمہیں ہوسپٹل دیکھا تھا تم اکیلی تھی۔ وہاں ریسیپشن پر ایک بوڑھا آدمی تھا اس نے کسی کا علاج کروانا تھا لیکن اس کے پاس پیسے کم تھے اور ریسیپشنسٹ اس کی بات نہیں سن رہی تھی۔ تم ان کے پاس گئی تھی انہیں کچھ کہا تھا اور وہ پر سکون ہو کر بینچ پر بیٹھ گئے تھے۔ تم چلی گئی اور کچھ دیر بعد واپس آئی تم نے انہیں پیسے دیے تھے اور ساتھ میں اپنا نمبر بھی دیا تھا اور جاتے ہوئے ان کے ساتھ جو بھی مریض تھا ان سے بھی مل کر گئی تھی۔ میں نے

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے بھی بہت بار دیکھا تھا کبھی بینک کے باہر، کبھی سڑک پر اپنی گاڑی بھگاتے ہوئے اور میں کچھ فیل نہیں کیا کرتا تھا لیکن اس دن تم مجھے بہت اچھی لگی تھی اور اس شام کو میں بابا کو منع کرنے والا تھا لیکن میرا دل ساتھ نہیں دے رہا تھا اور میں نے ہاں کہہ دی۔اس کے بعد میرا تمہیں دیکھنے کا نظریہ بدل گیا۔دولت بہت سے لوگوں کے پاس ہوتی ہے لیکن ہمارے پاس دوسروں کے لیے وقت نہیں ہوتا اس لیے ہم انہیں نظرانداز کر دیتے ہیں لیکن تم نے نہیں کیا۔تم اوپر سے بہت سخت بننے کی کوشش کرتی ہو لیکن تم نہیں ہو۔"

امائرہ کو اپنے دونوں گال ایک ساتھ سرخ ہوتے محسوس ہوئے تھے۔وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس شخص سے یہ سب سننا اچھا کیوں لگ رہا تھا۔"اتنا تو ابھی تک مجھے میری سائیکاٹرسٹ بھی نہیں جان پائی۔"امائرہ مسکرا کر بولی تھی۔

"دین یو نیڈ ٹو چینج یور تھیراپسٹ۔"ولی ناک سکوڑ کر بولا تھا۔

وہ گاؤں کی حدود سے نکل کر شہر میں داخل ہو گئے تھے۔ولی نے گاڑی ایک سائیڈ پر پارک کر دی تھی۔یہ ایک بازار تھا جہاں چھوٹی چھوٹی گلیاں تھیں اور ان گلیوں میں بہت سی دکانیں تھیں جیسے لاہور کی لبرٹی مارکیٹ میں ہوتی تھیں۔معمول کے مطابق وہاں کافی رش تھا۔ہر دکان دار وہاں سے گزرتے ہوئے لوگوں کو آوازیں دے کر اپنے پاس بلا رہا تھا اور امائرہ یہ سب دیکھ کر بہت محظوظ کر رہی تھی۔

وہ ایک جیولری شاپ پر رک کر جیولری دیکھ رہی تھی اور ولی اس کے بالکل سامنے والی دکان پر کھڑا ہاتھ سے بنے ہوئے کراؤنز دیکھ رہا تھا۔ولی نے گردن موڑ کر ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا جس کی تمام تر توجہ کا مرکز وہ جیولری تھی۔اس کے لیے ایک کراؤن لیا۔

امائرہ خود پیسے دے کر واپس مڑی تھی تو ولی اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔"ہاتھ آگے کریں۔"

ولی نے اس کے حکم کی تکمیل کی تھی اور اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا۔امائرہ نے ایک سلور چین اس کے ہاتھ پر رکھی تھی۔"اگر آپ کو اچھی لگے تو پہن لینا۔"اس نے کہہ کر کندھے اچکائے تھے۔

ولی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا کراؤن اس کے سر پر رکھا تھا۔

"تھینک یو۔اٹس بیوٹیفل۔"امائرہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

"ناٹ مار دین یو۔"ولی نے کہہ کر آنکھ دبائی تھی اور آگے بڑھ گیا تھا۔

"یہ زیادہ ہو رہا ہے۔"امائرہ مسکرا کر کہتی ہوئی اس کے پیچھے لپکی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ وہ لاسٹ ٹائم کب کسی کے ساتھ اتنا کمفرٹیبل ہوئی تھی جتنا آج وہ ولی کے ساتھ تھی۔ذہن میں موجود تمام منفی سوچیں جیسے گم ہو چکی تھیں اگر کچھ تھا تو وہ تھی ایک بہتر کل کی امید۔

گھر آتے ہی وہ سب سے پہلے عیشاء کے کمرے میں آئی تھی جو سیلون جانے کی تیاریاں کر رہی تھی۔عیشاءاور اس کی باقی کزنز امائرہ کو وہاں دیکھ کر ذرا حیران ہوئی تھیں۔"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"امائرہ اپنے بال کانوں کے پیچھے اڑستی ہوئی ذرا جھجھکتی ہوئی بولی تھی۔

عیشاء نے سر کو خم دے کر ان سب کو جانے کا اشارہ کیا تھا وہ چلی گئیں۔امائرہ نے درمیانے سائز کا جیولری باکس اس کی جانب بڑھایا تھا۔"آئی ایم سوری اور یہ آپ کے لیے۔ منع مت کیجیے گا۔"امائرہ نے کوئی لمبی تمہید نہیں باندھی تھی۔

عیشاء نے مسکرا کر وہ باکس لیا تھا اور اسے کھولا تھا۔کچھ لمحے وہ یونہی اس جیولری سیٹ کر دیکھتی رہی۔"تمہاری چوائس بہت اچھی ہے امائرہ۔"وہ امائرہ کو ذو معنی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

امائرہ محض مسکرادی تھی۔

✡✡✡✡✡

زید لیپ ٹاپ سامنے رکھے ایک کیفے میں بیٹھا کافی پی رہا تھا۔ ساتھ کھڑکی کے پار ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔ سر میں ہلکا ہلکا درد تھا اس لیے وہ بہت سست روی سے کی بورڈ پر ہاتھ چلا رہا تھا۔ تبھی اس کے لیپ ٹاپ پر ای میل آئی تھی۔ اس نے فوراً ای میل کھول کر پڑھی تھی۔

جوں جوں وہ ای میل پڑھتا جا رہا تھا اس کے ماتھے پر شکنیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ اس نے غصے سے لیپ ٹاپ بند کیا تھا۔ ماتھے پر آتے ہوئے بالوں کو پیچھے کر کے ناخن چبانے لگا۔ کچھ دیر یونہی بیٹھنے کے بعد فون نکال کر کسی کو میسج کیا اور بل پے کر کے اس کیفے سے نکل گیا۔ گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی اس کا فون تھرتھرایا تھا۔

"زی وہ تمہارا کزن ہے نہ بلال۔" کرس کو سانس چڑھا ہوا تھا اس لیے وہ تیز تیز

سانس لیتے ہوئے بول رہا تھا۔شاید وہ کہیں دور سے بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"ہاں۔"زید نے لیپ ٹاپ ساتھ فرنٹ سیٹ پر رکھا تھا۔اس کا شدید موڈ آف تھا۔

"وہ ہیلز کو بتا رہا تھا کہ اس نے ٹی ایچ سی کے ساتھ کانٹریکٹ سائن کیا ہے۔"

"ہمم مجھے ان کی ای میل آئی ہوئی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ ان کا بجٹ اتنا نہیں ہے اس لیے وہ ڈیل فائنل نہیں کر سکتے۔"زید اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے بولا تھا۔

"بلال تمہارے ڈیزائنز یوز کر رہا ہے وہ بھی کم پرائس پر۔تم نے اسے بتایا تھا اس پراجیکٹ کے بارے میں؟"

زید فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔"آر یو شیور؟"

"میں تمہیں پکچرز بھیجتا ہوں۔"کرس نے کال کو ہولڈ پر کرتے ہوئے کچھ تصاویر

www.novelsclubb.com

زید کو بھیجی تھی۔زید کی تو آنکھیں ہی کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

"ہاؤ دا ہیل ہی کین ڈو دِس ٹو می۔"زید نے دانت پیسے تھے۔وہ حیرت اور صدمے سے ملے جلے تاثرات لیے ان تصاویر کو دیکھ رہا تھا۔"یہ نہیں بچتا اب میرے ہاتھوں سے گھٹیا انسان۔"زید نے فون بند کر کے ڈیش بورڈ پر پٹخا تھا۔

تیز رفتار سے گاڑی چلاتے ہوئے اس نے ایک گھر کے سامنے گاڑی روکی تھی۔ فون پکڑ کر بلال کو کال کی۔"باہر آؤ مجھے بات کرنی ہے تم سے۔"وہ اس کی چھوٹی پھوپھو کا بیٹا تھا ان کا گھر زید کے گھر کے قریب ہی تھا۔وہ بھی انٹیریئر ڈیزائنز تھا لیکن وہ زید جتنا قابل نہیں تھا اس لیے وہ زید سے اپنے ہر کام میں مدد لیتا تھا اور زید رشتے کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی مدد کر دیتا تھا۔

بلال کو گیٹ سے نکلتے دیکھ کر وہ گاڑی سے نکلا تھا۔فون پر وہ تصویریں کھول کر فون زید کے ہاتھ میں تھمایا۔"کیا ہے یہ سب؟"

"زید میری بات سنو۔" بلال نے کچھ کہنے کی کوشش کی تھی لیکن زید کو اس کی وضاحت میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

زید نے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارا تھا۔ "یو بلڈی باسٹرڈ۔ دیٹس وائے آئی ڈونٹ ٹرسٹ پیپل۔ تم سب دھوکے باز اور فراڈ ہو۔" زید مسلسل اسے مارتا جا رہا تھا۔ بلال پہلے اپنا دفاع کر رہا تھا لیکن اب اس نے بھی زید پر جوابی حملہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

"تم سب لوگ مجھے برا کہتے ہو، میری ماں کے کریکٹر پر باتیں کرتے ہو، میری تربیت نہ ہونے پر مزاق اڑاتے ہو اور خود کیا ہو تم لوگ منافق، چور، لالچی۔" زید نے اسے پرے پھینکا تھا وہ دور سڑک پر جا گرا تھا۔ اس کے ناک، منہ سے خون بہہ رہا تھا، جگہ جگہ چوٹیں لگ چکی تھی لیکن کسی طرح زید کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔ زید نے سامنے سڑک پر پڑا ایک بھاری پتھر اٹھایا تھا اور اس کی جانب بڑھا تھا۔ تبھی اس

کی پھوپھو بلال کی آوازیں سن کر بھاگتی ہوئی آئی تھی۔

"پاگل ہو گئے ہو تم زید۔ کیا حال کر دیا ہے تم نے میرے بیٹے کا۔" وہ بلال کی طرف لپکی تھیں۔

زید نے خونخوار نظروں سے بلال کو دیکھتے ہوئے وہ پتھر وہیں پھینکا تھا اور سڑک پر گرا ہوا اپنا فون اٹھا کر گاڑی لے کر وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ وہ کئی گھنٹے یونہی گاڑی سڑک کے پار روکے اس میں بیٹھا رہا تھا یہاں تک کہ دن رات میں بدل گیا تھا۔ وہ سر کہنی پر ٹکائے سڑک کے دوسری طرف بیکری میں موجود کاؤنٹر پر کھڑی عورت کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی اسے یاسر کی کال آئی تھی اور اس نے زید کو گھر آنے کا حکم صادر کیا تھا۔ زید نے وہیں سے گاڑی کو رخ موڑا تھا اور گھر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اسے احساس ہوا تھا کہ وہاں کوئی اور بھی ہے۔

زید اپنی جیکٹ اور بال سیدھے کرتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا تھا جہاں سارہ ، یاسر، عالیہ پھوپھو اور ان کا شوہر موجود تھے۔"اس طرح کی اولاد ہونے سے اچھا ہے کہ انسان بے اولاد رہے۔"عالیہ اسے دیکھتے ہوئے غصے سے بولیں تھیں۔"پوچھو اس سے کیوں مارا ہے اس نے میرے بیٹے کا۔مار مار کر اسے ہوسپٹل پہنچا دیا۔"

"یہ بات آپ اپنے بیٹے سے جا کر پوچھیں۔"زید اپنے ازلی مطمئن اور ڈھیٹ انداز میں بولا تھا۔

"دیکھا ہے تم نے اس کا رویہ۔ کہیں ذرا سا بھی پچھتاوا ہے اس کے چہرے پر جو اس نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ تم اپنوں کے ساتھ یہ کر سکتے ہو تو غیروں کے ساتھ کیا کرتے ہو گے۔"

"کون اپنا؟ آپ لوگ میرے اپنے ہیں؟"زید کہہ کر طنزیہ ہنسا تھا۔"میرے تو

ماں باپ بھی اپنے نہیں ہیں پھوپھو۔مجھے تو کبھی ان سے اپنائیت محسوس نہیں ہوئی تو آپ کون ہیں؟"زید کا چہرہ بے تاثر اور آواز سپاٹ تھی۔

یاسر اٹھ کر عین اس کے برابر کھڑا ہوا تھا۔"معافی مانگو اپنی پھوپھو سے اور کل جا کر بلال کو بھی سوری کرنا۔ختم کرو اس بات کو۔"یاسر کا انداز تحکمانہ تھا۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گا میری کوئی غلطی نہیں جو میں اس نیچ انسان سے معافی مانگوں اور پھوپھو آپ جلتی پر تیل ڈالنا بند کریں اور جا کر اپنے بیٹے کی تیمارداری کریں۔میں نہیں بدلنے والا اس لیے اپنے بیٹے کو مجھ سے دور رکھیے گا۔"زید نے کوئی اثر نہیں لیا تھا۔

یاسر نے ایک زوردار تھپڑ زید کے منہ پر مارا تھا۔زید بے یقینی سے انہیں دیکھتا رہا۔"یو شڈ بی ہیو یور سیلف زید۔"

"آپ کو ایک بار مجھ سے میرے حصے کا سچ پوچھنا چاہیے تھا ڈیڈ۔"اس کی سبز

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں دکھ اور صدمہ تھا۔

"دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔" یاسر پھنکارا تھا۔ سارہ اور اس کے پھوپھا خاموش تماشائی بنے انہیں دیکھ رہے تھے۔

زید مزید ایک لمحہ بھی وہاں نہیں رکا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں آیا تھا اپنی ضروری چیزوں کو ایک بیگ میں رکھا اور گھر سے نکل گیا۔ وہ مزید اس گھر میں نہیں رہ سکتا تھا۔

✡✡✡✡✡

www.novelsclubb.com

شادی کے فنکشن ختم ہو چکے تھے۔ کل رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے وہ بہت گہری نیند سو رہی تھی۔ فون کے بار بار وائبریٹ ہونے سے امائرہ کی آنکھ کھلی تھی۔ اس نے لیٹے لیٹے فون پر واٹس ایپ کھولا تھا۔ سارہ کی بہت سی مسڈ کالز اور میسجز آئے ہوئے تھے۔ امائرہ آنکھیں ملتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی تھی۔ کال رسیو کر کے

فون کان سے لگایا۔انعم کمرے میں نہیں تھی۔

"ہیلوامائرہ تمہیں آئیڈیا ہے کہ زید کہاں ہے؟"سارہ کے لہجے میں پریشانی اور بے چینی تھی۔

"کیاہوا ہے اسے؟"امائرہ سپیکر آن کرتی زید کے چیٹ پر گئی تھی۔اس نے کل رات امائرہ کو بہت کالز کی تھیں لیکن امائرہ کے فون پر انٹرنیٹ ٹھیک سے نہیں چل رہا تھااور ویسے بھی وہ کمرے میں آتے ہی سو گئی تھی۔ایکدم اس کی پوری کی پوری آنکھیں کھل چکیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے کفرٹر پیچھے کیا تھا۔"امائرہ کوئی بات ہوئی ہے تمہاری اس سے۔یا کال کی ہے اس نے تمہیں؟"

"ایک منٹ ماما میں آپ کو کال بیک کرتی ہوں۔"اس نے فون سائیڈ پر رکھا تھا۔زید کا چیٹ اسی طرح کھلا پڑا تھا۔کچھ مسڈ کالز اور دو میسجز۔اس نے کال بیک کی

تھی لیکن زید کا نمبر بند تھا۔

وہ کئی لمحے یونہی ناخن چبانے کے بعد ایک آخری نتیجے پر پہنچی تھی۔وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنے کمرے سے نکل کر ولی کے کمرے تک آئی تھی اور دروازہ ناک کیا تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا تھا۔ولی جو ابھی ابھی فریش ہو کر نکلا تھا اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"مجھے واپس جانا ہے۔"امائرہ انگلیاں مڑوڑتے ہوئے بولی تھی۔

"کیا ہوا ہے امائرہ کوئی کام ہے؟"ولی ایکدم چونکا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے بال کان کے پیچھے اڑسے تھے۔اس کا چہرہ اور کان کی لوئیں سرخ ہو رہی تھیں۔وہ کنفیوزڈ بھی تھی اور خوفزدہ بھی۔"میں آپ کو بتادوں گی۔لیکن کیا ہم لاہور واپس چل سکتے ہیں؟اٹس ارجنٹ۔"امائرہ کا انداز بہت عاجزانہ تھا۔

ولی نے گہری سانس خارج کر کے سر ہلایا تھا۔"میں ماما سے بات کرتا ہوں۔تم پیکنگ کر لو۔"

سب رشتہ داروں سے مل کر ولی اور امائرہ لاہور کے لیے نکل چکے تھے۔امائرہ بار بار ایک نمبر پر کال کر رہی تھی لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔اسے سارہ کی کال آئی تھی۔امائرہ نے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا۔"امائرہ کچھ پتہ چلا؟"

"مجھے کیسے پتہ چلنا تھا ماما؟"امائرہ جل کر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ تمہارا دوست ہے امائرہ۔وہ تمہیں ہر بات بتاتا ہے۔تمہیں آئیڈیا ہو گا وہ کہاں ہے یا سر بہت پریشان ہیں۔"سارہ کے لہجے میں بے بسی تھی۔

"واہ پہلے انہیں خیال نہیں آیا۔آپ سب نے بچے اپنے تماشوں کے لیے پیدا کیے ہیں۔آپ سب کو جب اپنی ہی زندگی جینی تھی تو نہ لاتے ہمیں اس دنیا میں۔خود

خوشحال ہیں اور ہم سب کی زندگی عذاب کی ہوئی ہے۔انکل یاسر کو کہیں چل کریں ان کے دو اور بچے ہیں تو سہی۔زی ان کے لیے بھاڑ میں جائے۔"ساتھ ہی امائرہ نے کال کاٹ دی تھی۔

"امائرہ تم مجھے بتا رہی ہو کہ ہوا کیا ہے؟"اس بار ولی کا انداز قدرے سنجیدہ تھا۔

"آپ کسی فارمیسی پر رک سکتے ہیں مجھے میڈیسن لینی ہے۔"امائرہ کو ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے۔دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی تھی۔

ولی نے پانی اور میڈیسن اسے لا کر تھمائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو زی یاد ہے نکاح سے ایک دن پہلے آپ نے اسے دیکھا تھا۔وہ ماما کے سیکنڈ ہزبنڈ کا بیٹا ہے اس کا کوئی جھگڑا ہوا ہے اور کسی کو نہیں پتہ کہ وہ کہاں ہے۔اس نے مجھے کالز کی تھیں لیکن میں نے نہیں دیکھیں۔وہ ٹھیک نہیں ہے اور وہ اپنے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔"امائرہ بالوں کو پونی میں مقید کرتے ہوئے روانی میں بولتی جا

رہی تھی۔

"تو تمہیں کیسے پتہ لگے گا کہ وہ کہاں ہے؟"ولی کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

"آئی ڈونٹ نو۔"امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔وہ فون کی کانٹیکٹ لسٹ میں کوئی نمبر ڈھونڈ رہی تھی۔کچھ لمحوں کی مشقت کے بعد آخر کار اسے وہ نمبر مل گیا تھا۔

"ہیلو کرس۔آئی ایم امائرہ۔"امائرہ نے ایک ہاتھ سے فون کان کو لگایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ ناخن چبا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو امائرہ کیسی ہو؟"کرس حیرت سے ملے جلے تاثرات لیے پوچھ رہا تھا۔

"زی کہاں ہے؟"امائرہ سیدھا اپنے مدعے پر آئی تھی۔ولی کا بظاہر دھیان ڈرائیونگ کی طرف تھا لیکن وہ امائرہ اور اس فون سے آتی آواز با آسانی سن سکتا تھا۔

"آئی ڈونٹ نو۔"اس نے صاف منع کیا تھا۔

"آر یو شیور؟"امائرہ زور دے کر بولی تھی۔

"آف کورس میں کیوں جھوٹ بولوں گا۔کچھ ہوا ہے کیا۔میری کافی دنوں سے بات نہیں ہوئی اس سے۔"وہ غنودگی بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"اوکے۔یور چوائس۔میرے پاس تمہارے ڈیڈ کا نمبر بھی ہے۔سو میں وہ ویڈیوز انہیں بھیج دوں گی۔"امائرہ مطمئن انداز میں کہہ رہی تھی۔

ولی نے گردن موڑ کر امائرہ کو دیکھا تھا جواب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔"ملٹپل پرسنیلیٹی ڈسارڈر۔"منہ میں بڑبڑا کر سر جھٹکا۔

"لک امائرہ۔مجھے واقعی آئیڈیا نہیں ہے۔اور۔۔۔"اس کی بات ادھوری رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئی ڈونٹ کیئر اباؤٹ یور ایکسکیوسز۔ گڈ بائے۔" امائرہ نے کال کاٹ دی تھی۔

"یہ کون ہے؟" ولی نے پوچھا تھا۔

"زی کا دوست ہے۔"

"تم ان سب کو کیسے اتنے اچھے سے جانتی ہو؟" ولی عام انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"کیونکہ میں پورا سال کینڈا میں رہ چکی ہوں۔" وہ مسلسل ناخن چباتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔ تبھی اس کا فون وائبریٹ ہوا تھا۔ ان نون نمبر سے کال۔ امائرہ نے کال پک کی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری سائیڈ سے کچھ کہا گیا تھا جسے سن کر امائرہ کو کچھ ڈھارس ملی تھی۔

"ولی۔" امائرہ کچھ دیر بعد بولی تھی۔

"ہمم۔" ولی کا دھیان ڈرائیونگ پر تھا۔

"میں ڈرائیو کروں اس سپیڈ پر تو پانچ گھنٹے لگیں گے۔" امائرہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔

"تمہیں لاہور جانا ہے یا اوپر۔" ولی طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

امائرہ نے ایک نظر اس پر ڈال کر چہرہ پھیر لیا تھا۔

امائرہ کے کہنے پر ولی اسے سیدھا لاہور ایئرپورٹ لے آیا تھا۔ امائرہ بے چینی سے ویٹنگ ایریا میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی اور ولی پر سکون سا اپنے فون پر مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

ایکدم امائرہ کے قدم تھم گئے تھے۔ وہ سامنے سے اسے آتا دکھائی دیا تھا۔ وہی سبز آنکھیں، کندھوں تک آتے سنہری گھنگریالے بال جو آج کھلے ہوئے تھے، ماتھے پر لگی ہوئی بینڈیج اور دائیں ہاتھ پر لگی سفید پٹی کے ساتھ وہ سوٹ کیس گھسیٹتا ہوا آ رہا تھا۔ اس کی نظر امائرہ پر پڑی تھی لیکن اس نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا تھا۔

امائرہ اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔

"اٹس اوور فار می امائرہ۔ ہیو فن ود یور ہزبنڈ۔ گڈ بائے۔" زید دانت پیس کر کہتا اس کے پہلو سے گزر کر آگے بڑھ گیا تھا۔

امائرہ نے پیچھے سے اسے پکارا تھا۔ "لسن ٹو می۔"

وہ وہیں رک گیا تھا۔ ولی خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ کچھ تھا ان دونوں میں جو اسے کھٹک رہا تھا۔

"تمہیں لگتا ہے میں بہت فارغ ہوں۔ تمہیں لگتا ہے کہ تم میرے لیے بہت امپورٹنٹ ہو تو مائنڈ اٹ تم نہیں ہو۔ گو اینڈ ڈو واٹ ایور دا ہیل یو وانٹ۔ فضول میں میرا اتنا ٹائم اور انرجی ضائع کی۔ ذلیل انسان نہ ہو تو۔" چبھتے ہوئے انداز میں کہتی وہ ولی کو اشارہ کرتی ان دونوں سے آگے بڑھ گئی تھی۔

ولی نے گاڑی میں بیٹھنے کے لیے دروازہ کھولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے ساتھ نہیں جا رہی۔" امائرہ اپنا بیگ کندھے پر ڈالتی ہوئی بولی تھی۔

"آر یو شیور؟"

"آئی ڈونٹ نو میں آپ کو کیسے شکریہ کہوں۔ آپ واقعی بہت اچھے ہیں۔ تھینک یو سو مچ ولی اور اس دن راستے میں اتارنے کے لیے معذرت۔" امائرہ تشکر بھرے انداز میں کہہ رہی تھی۔

ولی مسکرایا تھا۔ "اٹس اوکے۔ ٹیک کیئر۔"

زی سڑک کے دہانے پر بیزار سا کھڑا گاڑیوں کو آتے جاتے دیکھ رہا تھا لیکن انہیں روک نہیں رہا تھا۔ امائرہ نے ٹیکسی روکی تھی۔ زی نے گردن گھما کر اسے دیکھا تھا۔

وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھے تھے۔ "کیسے ہو؟"

زی نے بالوں میں انگلیاں پھیرتے انہیں ماتھے سے پیچھے کیا تھا۔"آئی ایم ناٹ اوکے۔"

"میرے ساتھ گھر چلو گے۔"

"او نہوں۔"

"اپنے دادا کے گھر؟؟؟"

"میں کسی کے گھر نہیں جا رہا اور نہ ہی تم کسی کو کال کر کے بتا رہی ہو کہ میں یہاں ہوں اور میں کسی ہوٹل رہ لوں گا۔ڈونٹ وری ابا ؤٹ می۔"زید تکان بھرے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"اوکے لیکن پہلے ہم نانو گھر جائیں گے وہاں سے میں اپنی گاڑی لوں گی اور پھر ہم تمہارے لیے کوئی ٹھکانہ ڈھونڈیں گے کیونکہ یہ ٹیکسی والا اس وقت سے ہمیں گھور رہا ہے۔"امائرہ کی آواز دھیمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جارہا تمہارے ساتھ۔" وہ اسے باور کروا رہا تھا۔

امائرہ کے کہنے پر ڈرائیور نے ٹیکسی ان کے گھر سے کچھ فاصلے پر ہی روک دی تھی ۔وہ پیدل چلتی ہوئی گھر آئی تھی۔ سلیم چاچا حیرانگی سے اسے اندر جاتا دیکھ رہے تھے۔امائرہ ہال میں بیٹھی نانو کو سلام کہتی اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی اور نانو پیچھے سے اسے پکارتی رہ گئیں تھیں۔

اپنی گاڑی کی چابی پکڑ کر وہ نیچے آئی تھی۔

"لڑکی کہاں سے آئی ہو تم اور کہاں جارہی ہوں۔بتاؤ گی ذرا مجھے۔" نانو کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں واپس آکر بتاتی ہوں نانو۔بائے۔"

اس نے گاڑی میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کیا تھا۔ سلیم چاچا نے گیٹ کھول دیا تھا اور اس کے جانے پر بند کر دیا تھا۔وہ ایک دو گھر چھوڑ کر رکی تھی۔زی اندر بیٹھا تھا اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امائرہ نے گاڑی کی رفتار بڑھادی تھی۔ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں ایک کیفے میں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے تھے۔

"بتاؤ کیا مسئلہ ہوا ہے تمہارے ساتھ؟"امائرہ چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی تھی۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا میں ٹی ایچ سی کے لیے کام کر رہا تھا۔بلال کافی عرصے سے میری ہیلپ مانگ رہا تھا اور میں اس کی مدد کر رہا تھا۔مجھے نہیں پتہ کب لیکن اس نے میرے لیپ ٹاپ سے میرے ڈیزائن چرائے جو میں نے اس کمیونیٹی کے لیے تیار کیے تھے اور انہیں کم پرائس پر بیچنے کا کہہ کر ان کے ساتھ کام کرنے لگا۔ کمیونیٹی والوں نے زیادہ پرائس کا بہانہ بنادیا کہ ہم اس وجہ سے آپ کا کانٹریکٹ ختم کر رہے تھے۔مجھے تپ چڑھی اور میں نے جا کر اس کی ہڈی پسلی ایک کر دی۔پھوپھو نے سب کچھ ڈیڈ کو بتایا اور ڈیڈ نے میری ایک نہیں سنی مجھ پہ اتنا غصہ

ہوئے، ہاتھ اٹھایا۔ یار میں نے دن رات محنت کر کے وہ سارے ڈیزائن تیار کیے تھے۔ ڈیڈ کو ایک دفعہ تو سوچنا چاہیے تھا کہ میں بھی اپنی جگہ ٹھیک ہوں۔" زید کے لہجے میں عجیب بے بسی تھی۔

امائرہ نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آیا وہ اس سے کیا کہے کیا کہہ کر اسے تسلی دے۔

"میں نے تمہیں اتنی کالز کی تھیں کہاں تھی تم؟ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم کبھی مجھے یوں نظر انداز نہیں کرو گی لیکن۔۔۔ خیر ترجیحات کی بات ہوتی ہے اور تمہاری ترجیحات بدل چکی ہیں۔" اس کا انداز میں شکوہ شکایت نہیں تھی وہ بس تھکا ہوا تھا۔

"رئیلی اگر میں وعدہ خلاف ہوتی تو اس وقت تمہارے سامنے نہ بیٹھی ہوتی اور میں لاہور میں نہیں۔ صبح صبح تمہاری وجہ سے مجھے ولی کا فیور لینا پڑا ہے۔" امائرہ خفگی

بھرے انداز میں بولی تھی۔

"تمہارا شوہر ہے۔فیور کس بات کا حق بنتا ہے تمہارا اس پہ۔"زید کے لہجے میں تلخی تھی۔

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"تمہیں احتیاط کرنی چاہیے امائرہ شاہزیب خان۔ہر شوہر اپنی بیوی کو لے کر بہت پوزیسو ہوتا ہے۔تم اس طرح کی حرکتیں کرتی رہو گی تو وہ تم پہ شک کرنے لگے گا اور تمہارا رشتہ خراب ہو جائے گا۔"وہ اسے بتا رہا تھا یا جتا رہا تھا امائرہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کیا ہے میں نے؟"

"تمہیں پتہ ہے کسی لڑکے کو اس کی لڑکی جس کے ساتھ اس کا کوئی بھی رشتہ ہو اس کے ساتھ کسی بھی دوسرے لڑکے وغیرہ کا ملنا،جلنا فرینک ہونا پسند نہیں

ہوتا۔چاہے آپ جتنے مرضی بروڈمائنڈڈ ہوں۔میں نے اپنے ماں باپ دوستوں کو انہی باتوں پر لڑتے دیکھا ہے۔میں نہیں چاہتا کہ تم مزید کسی بھی ٹاکسک ایکویشن کا حصہ بنو۔"زید کا انداز سنجیدہ تھا۔

"تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں سو ٹیک کیئر میں ویسے بھی جا رہی ہوں۔کچھ چاہیے ہو گا تو مجھے کال کر دینا۔"امائرہ اپنی گاڑی کی چابی اور فون اٹھاتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔زی گردن موڑ کر اسے جاتا دیکھتا رہا تھا یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔زی نے گردن موڑ کر اس کپ کو دیکھا تھا جس میں وہ آدھی چائے چھوڑ کر جا چکی تھی۔وہ مسکرایا تھا۔برے وقتوں کی کچھ اچھی یادیں۔

✡✡✡✡✡

زید گہری نیند میں گم ہوٹل کے کمرے میں سویا ہوا تھا جب فون کے مسلسل بجنے

سے اس کی نیند میں خلل پڑا تھا۔اس نے نیم کھلی آنکھوں سے پہلو میں پڑے فون کو دیکھا تھا۔کوئی اور ہوتا تو وہ یقیناً کال پک نہ کرتا۔"بولو۔"

"تمہارے پاس دس منٹ ہیں میں تمہارے ہوٹل کی ریسپشن پر تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔"امائرہ نے کہتے ساتھ کال کاٹ دی تھی۔زید نے کوفت سے اپنے فون کو دیکھا پھر سستی سے کمبل ہٹا کر اٹھ کھڑا ہوا۔"اس میں کہاں اتنی جرات تھی کہ وہ امائرہ شاہزیب کو منع کر پائے۔

عین دس منٹ بعد وہ ادھر ادھر نظریں گھماتا امائرہ کو تلاش کر رہا تھا۔وہ ویٹنگ ایریا میں موجود کرسی پر بیٹھی پوری توجہ کے ساتھ فون پر کچھ دیکھ رہی تھی جب زید اس کے سر پر کھڑا ہوا تھا۔امائرہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

سنہری بال پونی میں مقید تھے۔لوز سی ٹی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے وہ عام سے حلیے میں بھی بہت اچھا لگ رہا تھا۔"گڈ مارننگ۔"امائرہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم اتنی جلدی اٹھتی ہو۔" وہ دونوں اب پارکنگ کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"میں سوئی ہی نہیں۔" امائرہ نے چلتے چلتے جواب دیا تھا۔

"کل کے لیے سوری۔ میں کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گیا تم سے۔" وہ جانتا تھا ان کی دوستی میں یہ فارمل چیزیں میٹر نہیں کرتی تھیں لیکن پھر بھی اس نے معذرت کرنا ضروری سمجھا تھا۔

"پہلے کون سا تمہارے منہ مبارک سے پھول جڑ رہے ہوتے ہیں۔ مجھے پتہ ہے تم فرسٹیٹڈ تھے اس لیے میں نے تمہیں معاف کیا۔" امائرہ لاپرواہ سی کہتی ہوئی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاؤ کائنڈ آف یو۔" زیدناک سکوڑتے ہوئے بولا تھا۔

"اگر تمہیں لاہور میں تمہارا کوئی بھی رشتہ دار ملا تو یاد رکھنا میں تمہیں جانتی اور تم مجھے نہیں جانتے۔" امائرہ نے ڈرائیو کرتے ہوئے اسے نصیحت کی تھی۔

"ڈن۔وہ تمہارا انوئننگ کزن کہاں ہے؟"وہ یونہی سرسری انداز میں حمزہ کا دریافت کررہا تھا۔

"پنڈی۔کرکٹ کھیلنے گیا ہوا ہے۔"

ان دونوں نے ایک کیفے سے ہلکا پھلکا ناشتہ کیا تھا۔اب وہ اپنا اپنا شیک پیتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ انہیں آگے کیا کرنا ہے۔زید نے فون پر سکرول کرتے ہوئے اسے ایک تصویر دکھائی تھی۔"یہ جگہ لاہور میں ہے نہ یہاں چلیں۔"

"یہ بادشاہی مسجد ہے اور علامہ اقبال کا مزار بھی۔چلو چلتے ہیں۔"امائرہ فوراً راضی ہوگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"علامہ اقبال کون؟"

"جنہوں نے پاکستان کا خواب دیکھا تھا۔"امائرہ نے شیک کا آخری گھونٹ پیا تھا۔

"یہ والے انکل ہیں علامہ اقبال۔"اس نے اپنی جیب سے سو روپے کا نوٹ نکال کر قائدِاعظم کی تصویر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ایک تو تم نے مطالعہ پاکستان نہیں پڑھی ہوئی میں تمہیں کیسے پاکستان کی تاریخ سمجھاؤں۔"امائرہ سینے پر ہاتھ باندھ کر سوچتے ہوئے بولی تھی۔

"میں نے آج تک کینڈا کی ہسٹری یاد نہیں پاکستان کی کروں گا۔یہ انکل گڈلکنگ ہیں ویسے۔"وہ اس سو روپے کے نوٹ کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔امائرہ نے اس کے ہاتھ سے وہ نوٹ اچکا تھا اور ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنے غور سے مت دیکھو محبت ہو جائے گی تمہیں۔"

"پیسہ دیکھ کر ویسے ہی میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔"زید شرارت بھرے انداز میں بولا تھا۔ساتھ ہی ایک نظر ادھر ادھر بیٹھے لوگوں کی جانب بڑھائی۔

بادشاہی مسجد کی تعمیر مغلیہ سلطنت کے مشہور بادشاہ اورنگزیب کے دور میں مکمل ہوئی تھی۔یہ مغل دور کی سب سے بڑی اور پاکستان کی تیسری بڑی مسجد ہے۔

زید کی تقریباً ساری زندگی کینڈا کے سرد شہروں میں گزری تھی اور اس نے بہت کم ہی ایسی جگہیں دیکھ رکھی تھی۔مسجد کے صحن میں معمول میں مطابق چہل پہل تھی۔بچے، بوڑھے، عورتیں، مرد سب اپنی تصویریں بنانے میں مگن تھے۔

"اٹس سو ہاٹ ٹوڈے امائرہ۔" زید ٹشو سے منہ پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔آج دھوپ واقعی بہت زیادہ تھی۔وہ صحن کو پار کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے تھے جس کا فرش سنگ مرمر سے مزین تھا اور اس کی سرخ رنگ کی دیواروں پر مختلف ڈیزائن بنے ہوئے جنہیں زید بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

زید امائرہ کے ساتھ چل رہا تھا جب اس کا پاؤں کسی لڑکی کے دوپٹے پر آگیا تھا جو اس نے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔

"بد تمیز جاہل انسان۔" وہ لڑکی زید کی جانب دیکھ کر غصے سے بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی اور زید کھلی آنکھوں سے اسے دور جاتا دیکھتا رہا۔ "ہینڈسم لڑکا دیکھا نہیں لائن مارنے آجاتی ہیں۔ ہنہ۔" زید نے بغیر کوئی اثر لیے سر جھٹکا تھا۔

امائرہ جو کب سے اپنی مسکراہٹ دبائے کھڑی تھی اب کھل کے ہنس رہی تھی اور زید اسے کمر پر دونوں ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تم اور تمہارا کانفیڈینس۔" امائرہ اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولی تھی۔

"میری پھوپھو میرے کانفیڈینس کو بے شرمی کا نام دیتی ہیں غلط کہتی ہیں نہ۔" اس نے امائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے یقین دہانی کرنی چاہی تھی۔

"اونہوں بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔ یہ ان کی واحد بات ہو گی جس سے میں ایگری کروں گی۔"

زید نے کسی بچے کی طرح منہ کے زاویے بگاڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب علامہ اقبال کی قبر مبارک پر فاتحہ بھی پڑھ آئیں۔" بادشاہی مسجد سے باہر نکل کر امائرہ نے سامنے موجود عمارت کی جانب اشارہ کیا تھا۔

"میں تھک چکا ہوں اور مجھے بھوک لگ گئی ہے۔"

"تم کتنا کھاتے ہو زی۔" امائرہ نے ماتھے پر تیوری چڑھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"اتنا پیدل چلوایا ہے تم نے مجھے اب بھوک بھی نہ لگے۔" زید برا مان گیا تھا۔ وہ یونہی گزر رہے تھے جب زید کی نظر قطار میں لگی جوتوں پر پڑی تھی جو یقیناً لوگوں نے اندر جانے کے لیے اتاری ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں جلدی میں اچھے جوتے لانا بھول گیا مجھے ایک جوتا لے لینا چاہیے۔ واٹ ڈو یو تھنک؟" زید دونوں ہاتھ سینے پر باندھے لبوں پر مسکراہٹ لیے کہہ رہا تھا۔

امائرہ نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا۔ "کسی نے کیا خوب کہا ہے شیطان میں لاکھ برائیاں سہی لیکن وہ زید یاسر تو نہیں تھا۔" امائرہ تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے

بولی تھی اور اس سے دو قدم آگے بڑھ گئی تھی۔

زید کو اس کی بات سن کر ہنسی تو بہت آئی تھی لیکن اپنی عزتِ نفس کو برقرار کرنے کے لیے وہ اپنی ہنسی پر قابو پا گیا تھا۔ وہ شام تک یونہی اندرون لاہور کی گلیوں میں گھومتے رہے تھے اور اب دونوں کی ٹانگیں جواب دے چکی تھیں۔ گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے وہ دونوں بیس روپے والی کون کھانے میں مشغول تھے۔

"تم خوش ہو اب اس نکاح سے؟" زید کا انداز سنجیدہ تھا۔

امائرہ کچھ دیر سوچتے ہوئے ایک تسلی بخش جواب ڈھونڈتی رہی لیکن ناکام ہو گئی۔ "میں کوشش کر رہی ہیں۔ وہ سب بہت اچھے لوگ ہیں ولی، الہان بھائی، ان کی ماما سب بہت کیئرنگ ہیں ابھی تک تو۔" اس نے آخر پر لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔

"تم نے کہا تھا تم اس لڑکے سے ملی تھی۔" زید عاقب کا ذکر کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے سر کو جنبش دی تھی۔"میں رمضان میں ان کے گھر گئی تھی۔عنیزہ آنٹی نے جان بوجھ کر اسے بلایا تھا کیونکہ انہیں اندازہ تھا میں کس طرح ری ایکٹ کروں گی۔"امائرہ کی نظریں اس کون پر تھیں۔یہ موضوع ہمیشہ اس کے لیے بہت اذیت ناک رہا تھا۔

"اِف یو ٹرسٹ ولی تمہیں اسے بتا دینا چاہیے۔تم اب اس فیملی کا حصہ ہو اور وہ آنٹی ہر موقعے پر اس واقعے کو تمہیں کمزور کرنے کے لیے استعمال کریں گی۔اس سے بہتر ہے تم خود بتا دو۔"زید کا انداز بہت مخلصانہ تھا۔وہ کسی اچھے دوست کی طرح اسے نصیحت کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئی کانٹ۔مجھے نہیں لگتا میرے اندر کبھی اتنی ہمت پیدا ہو گی کہ میں اس بارے میں بات کر سکوں۔"امائرہ کے لہجے میں عجیب بے بسی تھی۔

"مجھ سے بھی تو کی ہے نہ۔"زید کی آئیسکریم ختم ہو گئی تھی اور اب وہ امائرہ کی

آئیسکریم کی طرف دیکھ رہا تھا جو اس نے بالکل تھوڑی سی کھائی تھی۔

"تمہاری بات اور ہے۔" امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

زید اداس سا مسکرایا تھا۔ "جیسے تمہیں بہتر لگے۔ چلیں واپس رات ہو رہی ہے ویسے بھی تمہیں رات کو ڈرائیو کرنے سے ڈر لگتا ہے۔" زید گاڑی کے بونٹ سے اتر گیا تھا۔ "گھر کیا بہانہ لگا کر آئی ہو۔ یونی تو تمہاری آف ہے۔"

"جاتے ہوئے سوچتی ہوں کون سی کہانی سنانی ہے سچ اور جھوٹ کو ملا کر۔" امائرہ تھکے تھکے انداز میں ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

✡✡✡✡✡

پچھلے چند دنوں سے زید امائرہ کے ساتھ باہر گھوم پھر رہا تھا، جگہ جگہ سے کھانے کھا رہا تھا اس بات کا احساس کیے بغیر کہ اسے بہت جلدی الرجی ہو جاتی تھی لاہور میں آلودگی کے حالات سے تو سبھی واقف ہیں اس لیے وہ جب کبھی یہاں آتا تھا اپنے

ساتھ ایک انحیلر رکھتا تھا۔ کل رات سے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی لیکن اس نے امائرہ کو بتا کر پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ گھنٹوں ہوٹل کے سومنگ پول کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے تازہ ہوا لینے کے بعد جب اسے کوئی اثر نہ ہوا تو وہ ٹیکسی لے کر ایک فارمیسی میں آیا تھا۔ اس نے وہاں سے کچھ دوائیاں اور ایک انحیلر لیا تھا۔

زید اپنی ہی دھن میں چل رہا تھا جب اس کا کندھا کسی سے ٹکرایا تھا۔ اس کے ہاتھ میں موجود دوائیاں، انہیلر سب نیچے گر گیا تھا۔ زید نے کوفت سے دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازا تھا اور جھک کر وہ چیزیں اٹھائیں۔

"آئی ایم سوری۔" ولی نے فوراً معذرت کی تھی پھر ذرا چونک کر اسے دیکھا۔ زید اس کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔ "اوہ ہائے۔ آئی ایم زید۔" زید اب مرتا کیا نہ کرتا اسے اپنے آپ کو متعارف کروانا پڑا تھا۔

"جانتا ہوں۔آریوا وکے؟"ولی اس کے ہاتھ میں موجود دوائیوں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"آف کورس۔یونولاہور اور یہاں کی پلیوشن اس لیے تھوڑی سی ایلرجی ہو گئی تھی۔"زید اپنی آنکھیں ملتے ہوئے بولا تھا جو اب دھول اور مٹی پڑنے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔

زید کا فون بجا تھا اس نے اوپر نام پڑھا تھا فوراً فون نیچے کیا ولی کو دیکھا جو اس کی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔"نائس ٹو میٹ یو۔"جو سمجھ آیا کہتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا تھا۔پانچ منٹ سڑک کے پار انتظار کرنے کے بعد جب کوئی ٹیکسی نہ رکی تو ولی نے اپنی گاڑی اس کے سامنے روکی تھی۔

"کہاں جانا ہے میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"ولی نے ونڈ سکرین نیچے کر کے پیشکش کی تھی۔

زید کچھ بھی کہے بغیر اس گاڑی میں سوار ہو گیا تھا۔اس کا فون دوبارہ بجا تھا۔ان دونوں کی ایک ساتھ نظر سکرین پر پڑی تھی۔زید کو مجبوراً کال رسیو کرنی پڑی تھی۔

"کہاں ہو تم؟"امائرہ کا انداز عام سا تھا۔وہ اس کا حال معلوم کرنا چاہ رہی تھی۔حمزہ واپس آ چکا تھا اور اس کی یونیورسٹی بھی شروع ہو چکی تھی اس لیے وہ اس سے مل نہیں پائی تھی۔

"ایک دوست سے ملنے آیا ہوں۔"زید نے سرسری انداز میں بتایا تھا۔اس کا ہاتھ بے اختیار والیوم بٹن پر گیا تھا۔وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا کہ ولی ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سنے۔

"تمہارا کون سا دوست بن گیا پاکستان میں؟"امائرہ نے اچنبھے سے پوچھا تھا۔

"بن ہی گیا ہے ایک۔"زید کی نظریں سامنے تھیں۔

"بن گیا ہے یا بن گئی۔" امائرہ کے انداز میں شرارت واضح تھی۔

ولی نے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ "تمہیں کوئی کام ہے؟" زید نے سنجیدہ انداز میں پوچھا تھا۔

"نہیں بس یونہی تمہاری خیریت معلوم کرنی تھی۔ گڈ بائے۔" امائرہ نے ساتھ ہی فون رکھ دیا تھا اسے زید کا رویہ کچھ عجیب لگا تھا۔

زید نے کچھ یاد آنے پر ایک نمبر ملایا تھا۔ "ہیلو کرس تم ایک بار جا کر دلجیت انکل کا فلیٹ دیکھ سکتے ہو۔ ان کو کلرز میں کوئی ویریشن چاہیے۔" زید نے ماتھے پر آتے ہوئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔

"اوکے میں وہاں پہنچ کر تمہیں کال کرتا ہوں۔" کرس نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا تھا۔

"تم کیا کرتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"آئی ایم این انٹیریئر ڈیزائنر۔" زید نے خوشگوار انداز میں بتایا تھا۔

"بگنر؟" ولی نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا تھا۔

"ایکسپرٹ ون۔ میں کافی سالوں سے اس فیلڈ میں کام کر رہا ہوں۔ میری اتنج کو جج مت کرو۔ مزید انفارمیشن کے لیے تم میرے سوشل میڈیا ہینڈلز دیکھ سکتے ہو۔" زید پر اعتماد انداز میں بولا تھا۔

"میں اپنا دوسرا آفیس رینوویٹ کروا رہا ہوں اس کے لیے مجھے ایک ڈیزائنر چاہیے ۔تم کب تک یہاں پر ہو؟"

www.novelsclubb.com

زید نے ایک بار اپنے فون کو دیکھا پھر ولی کو۔ کیا اسے منع کر دینا چاہیے تھا۔ اگر امائرہ کو پتہ چلا تو یہ یقینی بات تھی کہ اس نے زید کو زندہ درگور کر دینا تھا۔ لیکن کیا زید گھر آتی ہوئی لکشمی کو ٹھکرا سکتا تھا۔ نہیں۔ یہ زید کے لیے ممکن ہی نہیں تھا۔ ویسے بھی پاکستان رہنے کی وجہ سے اس کا بہت خرچہ ہو چکا تھا تو اگر اسے چند

پیسے کمانے کا موقع مل رہا تھا تو اسے گنوانا نہیں چاہیے تھا۔

"ایکچوئلی میں مزید کچھ دن ہی یہاں رہ سکتا ہوں لیکن میں تمہارا کام کر دوں گا۔ مجھے اپنا نمبر دو میں تمہیں ڈیزائن بھیج دوں گا جو ڈیزائن تمہیں پسند آیا ہم اس لحاظ سے چینجنگ کر لیں گے۔" زید پیشہ ورانہ انداز میں بولا تھا۔

"کین یو وزٹ مائے آفیس ٹومارو؟" ولی نے ابرو اچکا کر سوال کیا تھا۔

"شیور۔" زید نے سر کو خم دیا تھا۔

ولی نے اسے اس کے ہوٹل ڈراپ کیا تھا اور چلا گیا تھا۔ راہداری سے گزرتے ہوئے زید کے دماغ میں ایک ہی سوچ تھی اس نے کچھ غلط تو نہیں کیا تھا؟

اگلے دن زید ولی کے دیے ہوئے وقت کے عین مطابق اس کے آفیس میں موجود تھا۔ وہ بہت غور سے چاروں طرف نظریں گھماتے ہوئے اس کمرے کو دیکھ رہا تھا جو یقیناً ولی کا آفیس تھا۔ دروازہ کھلا تھا زید نے گردن نہیں موڑی تھی وہ اسی

www.novelsclubb.com

پوزیشن میں بیٹھا رہا تھا۔ولی اس کے سامنے سربراہی کرسی پر براجمان ہوا تھا۔

"تم تو وقت کے بہت پابند ہو۔"ولی نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی جو کل کے مقابلے میں آج نک سک سے تیار بیٹھا تھا۔گھنگریالے بالوں کو اس نے جیل لگا کر اچھی طرح جمایا ہوا تھا،آدھے آستین والی سبز ٹی شرٹ کے ساتھ ڈھیلی ڈھالی جینز پہنے وہ ضرورت سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

"عادت ہے۔"وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"میں نے کل رات تمہاری پروفائل دیکھی تھی۔اٹ واز امپریسو۔اچھے خاصے ورکہولک ہو تم۔"ولی ہلکے پھلکے انداز میں بولا تھا۔

"میں جانتا ہوں میرے حلیے اور کچھ عادتوں کی وجہ سے میں بہت غیر سنجیدہ انسان لگتا ہوں لیکن اپنے کام کو لے کر میں بہت زیادہ سنجیدہ ہوں۔"وہ زیادہ پر زور دے کر بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

ولی نے سر کو جنبش دے کر انٹر کام اٹھایا اگلے ہی لمحے ولی کی سیکرٹری اس سے اجازت لے کر اندر داخل ہوئی تھی۔کافی کے دو مگ ٹیبل پر رکھے اور ایک نظر زید پر ڈال کر واپس چلی گئی۔

"تمہیں یہ والا روم ڈیزائن کروانا ہے؟"زید نے کافی کا ایک گھونٹ بھر کر سوال پوچھا تھا۔

"ہاں۔یہ پورا آفیس بھائی نے ڈیزائن کروایا ہوا ہے کیونکہ اس وقت میں پاکستان میں نہیں تھا اس لئے اپنی چوائس کے مطابق میں اس میں کچھ تبدیلیاں کروانا چاہتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں اس میں بہت سی تبدیلیاں کروانی چاہیئں جیسے اس روم میں موجود فرنیچر، کرٹنز اور کلرز یہ سب آؤٹ ڈیٹڈ ہیں۔ہمیں پاکستان کے موسم کے لحاظ سے اسے ڈیکوریٹ کرنا چاہیے۔"

"اوکے۔لیکن کیسے؟"

"بہت سمپل ہے۔"زید نے اپنا آئی پیڈ اس کے سامنے رکھا تھا۔"اس روم اور لوکیشن کے حساب سے یہ ڈیزائن اس کے لیے بیسٹ ہے کیونکہ ایک تو یہ کمرہ ٹاپ فلور پر ہے، یہاں سن لائٹ کی کمی نہیں زیادتی ہے اور اسی لحاظ سے یہ براؤن، بلیک اور وائیٹ کلر یہاں اچھے لگیں گے۔لائٹ کلرز ان جگہوں پر اچھے لگتے ہیں جہاں روشنی کی کمی ہو۔"زید نے اپنی بات مکمل کر کے ولی کو دیکھا تھا جو پوری توجہ کے ساتھ اسے سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فائن۔کل سے کام شروع کریں۔"

"ہاں ویسے بھی مجھے جلدی ہے میں یہاں اپنا موڈ فریش کرنے آیا ہوا تھا اور کینڈا میں میرے بہت سے کام پھنسے پڑے ہیں مجھے انہیں دیکھنا ہے۔نئی جاب ڈھونڈنی ہے۔"

"تم انڈیپینڈینٹلی کام نہیں کرتے؟"

"کرتا ہوں لیکن موسٹلی بڑی بڑی کمپنیز کے ساتھ ڈیل کر لیتا ہوں کیونکہ اس طرح پراجیکٹز کبھی ملتے ہیں کبھی نہیں۔"

"تم ٹورونٹو کی کسی ہاؤسنگ سوسائٹی کے لیے کام کر رہے تھے وہ مکمل ہو گیا۔"

زید نے کافی کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔"نہیں وہ میرے ایک کولیگ نے لے لیا تھا ۔میرے ڈیزائینز اور میرا کام لے کر انہیں بیچ دیا۔ہی وازمائے کزن۔اسے دو ہاتھ لگائے تو ڈیڈ غصہ ہو گئے۔اسی لیے ناراض ہو کر یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"اپنوں کو اتنا مارجن تو دیا جا سکتا ہے۔"

"نہیں۔ایسے تمام رشتے جو صرف میرے ماں باپ کی وجہ سے مجھ سے منسلک ہیں میں انہیں اپنا نہیں مان سکتا۔کیونکہ موسٹلی یہ ہمارے سوکالڈ اپنے ہی ہوتے ہیں جو ہمیں اتنی بری طرح ڈچ کرتے ہیں۔اور ویسے بھی میں اس طرح لے لوگوں کو

مارجن نہیں دے سکتا۔"زید نے سادگی سے کہہ کر کندھے اچکائے تھے۔

"تم اور امائرہ ایک زبان بولتے ہو؟"ولی کا انداز ہلکا پھلکا تھا۔وہ مزاق کر رہا تھا۔

زید نے یہ جملہ پہلی بار سنا تھا وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا۔"شاید اسی لیے ہم اچھے دوست ہیں۔"امائرہ کا ذکر کسی اور منہ سے سننا لیکن وہ کوئی نہیں تھا اس کا شوہر تھا اور زید کے لیے یہ ایک تلخ حقیقت تھی۔

اس نے ولی سے ایک پیپر اور پین لیا تھا اور اس پر کچھ لکھنے کے بعد اسے ولی کی جانب بڑھایا تھا۔"ان سب چیزوں کا کل تک انتظام کر لینا۔باقی سب ساتھ ساتھ دیکھ لیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"ڈن۔"

"اب میں چلتا ہوں۔سی یو۔اور ہاں ڈونٹ ٹیل امائرہ اباؤٹ دس۔"اسے جاتے جاتے یاد آیا تھا۔

"کیوں؟" ولی نے ماتھے پر شکنیں لیے پوچھا تھا۔

"وہ میرے بال نوچ دے گی اس لیے۔ بائے۔" زید معصوم سی شکل بنا کر بولا تھا۔ ولی ہنس دیا تھا۔ اس نے سامنے پڑے پیپر کو پکڑا تھا اور اسے پڑھنے لگا تھا۔

✡✡✡✡✡

آج اتوار تھا اسی لیے امائرہ گھر پر تھی۔ اس نے کل رات کے زید کو میسج بھیجے ہوئے تھے جو اس نے ابھی تک نہیں دیکھے تھے۔ وہ دوپہر میں یاسمین کے ساتھ کچن میں بیٹھی سبزی کاٹ رہی تھی اور یاسمین اسے شگفتہ ممانی کی بڑی بیٹی کی بات بتا رہی تھیں جو عمرے پر جا رہی تھی اور آج اس نے ان سے ملنے آنا تھا امائرہ بہت غور سے اس کی بات سن رہی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔ اس نے ایک دفعہ فون کو دیکھا پھر ممانی کو، پھر بنڈی کو وہیں چھوڑتے ہوئے فون پکڑا اور وہاں سے اٹھ گئی۔ "ہاں بولو۔"

"فری ہو تم؟"

"نہیں میں سبزیوں کا سر پیر قلم کر رہی ہوں۔"

"مطلب تم فارغ ہو۔" زید کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔ "میں بہت بور ہو رہا ہوں کچھ ہے ہی نہیں کرنے کے لیے۔ کہیں باہر چلیں۔" اس نے امائرہ کو اپنا مسئلہ بتایا تھا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک تمہیں تمہارے ہوٹل سے پک کرتی ہوں۔ بائے۔" امائرہ نے کہتے ساتھ ہی فون واپس رکھ دیا تھا اور دوبارہ یاسمین کے سامنے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کس کی کال تھی؟" یاسمین نے یونہی سرسری انداز میں پوچھا تھا۔

"دوست۔" امائرہ واپس بنڈیاں کاٹنے کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

زید کو شاپنگ کرنی تھی اس لیے وہ دونوں مال آئے ہوئے تھے۔مین سیکشن میں ٹی شرٹز دیکھتے ہوئے امائرہ نے ایک گول گلے والی ٹی شرٹ نکال کر زید کو دیکھا تھا۔"تمہارے نام کی شرٹ مل گئی۔"اس کی آنکھوں میں واضح شرارت تھی۔

زید نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اس سفید رنگ کی شرٹ کو دیکھا تھا جس پر بڑے بڑے حروف میں پلے بوائے لکھا ہوا تھا۔"تمہیں میں ایسا لگتا ہوں۔"زید نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا تھا۔

امائرہ نے زور زور سے سر اوپر نیچے ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت افسوس کی بات ہے۔"زید نے تاسف سے سر جھٹکا تھا۔اس نے دو تین شرٹز جو پسند آئی تھی وہ لے کر کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔امائرہ بھی اس کے پیچھے لپکی تھی وہ شرٹ کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے کی جانب بڑھائی تھی۔"یہ بھی پیک کر دیں۔"

زید نے آنکھیں سکیڑ کر امائرہ کی جانب دیکھا تھا۔"تم نے باز نہیں آنا۔"

"تم پر اچھی لگے گی۔"امائرہ نے بغیر اس کی بات کا اثر لیے بل پے کیا تھا اور شرٹ والا شاپنگ بیگ اسے تھما دیا۔زید نے کسی خاص تاثر کا اظہار نہیں کیا تھا۔

"تم نے مجھے بتایا نہیں تم مجھے اتنے دنوں سے اگنور کیوں کر رہے تھے۔"امائرہ نے چلتے ہوئے اس کی جانب گردن موڑ کر سنجیدہ انداز میں سوال پوچھا تھا۔

زید کی سبز آنکھوں میں تعجب ابھرا تھا۔"میں تمہیں اگنور کر سکتا ہوں؟"

امائرہ نے اس کا جواب سن کر کچھ بھی کہنے کی بجائے سر جھٹک دیا تھا۔چلتے چلتے اس کی جیب سے کچھ گرا تھا امائرہ اور زید دونوں ایک ساتھ پلٹے تھے زید نے اسے اٹھا کر واپس جیب میں ڈال لیا تھا۔وہ انحیلر تھا۔

"زی۔تم ٹھیک ہو؟"امائرہ بولی تو اس کے لہجے میں زید کے لیے تشویش تھی۔

www.novelsclubb.com

زید نے رسمی سا مسکرا کر سر ہلایا تھا۔"یو نو پاکستان میں آ کر تھوڑا ایشو ہو جاتا ہے سانس لینے میں۔ڈونٹ وری آئی ایم فائن۔"

امائرہ سر کو جنبش دیتی اس سے قدم ملا کر چلنے لگی تھی۔

✡✡✡✡✡

ولی کا آفیس تقریباً تیار ہو چکا تھا،زید وہاں موجود ایک ایک چیز،دیوار،رنگ کو غور سے دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہاتھ میں پکڑی ڈائری پر پین کے ساتھ کچھ نوٹ کر رہا تھا ۔اس کے کچھ فاصلے پر کھڑی ولی کی سیکرٹری مریم دلچسپی سے اسے ہر چیز کا جائزہ لیتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔پچھلے کچھ دنوں سے ہونے والے مسلسل میل جول کی وجہ سے ان کے درمیان ایک بے تکلفی سی پیدا ہو گئی تھی۔ویسے بھی زید کی نیچر ہی ایسی تھی کہ لوگ اس کے ساتھ بہت جلدی فرینک ہو جاتے تھے۔

"تم کون سی یونیورسٹی سے پڑھے ہو؟"

"یونیورسٹی آف آرٹ اینڈ ڈیزائننگ۔ٹورونٹو میں ہے۔" وہ ڈائری پر نوٹ کرتا ہوا کسی چیز پر اٹک گیا تھا۔

"ولی سر کو کیسے جانتے ہو؟"

"تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" زید نے اس کی جانب دیکھے بغیر سوال پر سوال کیا تھا۔

مریم اس کے برابر کھڑی ہوئی تھی۔ "تم نے ان کی بیوی دیکھی ہوئی ہے۔" سرگوشی کی آواز میں استفسار کیا۔

زید نے گردن موڑ کر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔ "ہاں۔" جواب دینے کے بعد گردن سیدھی کر لی۔ "تم کیوں اتنا انٹرسٹ لے رہی ہو اپنے باس کی پرسنل لائف میں۔"

"ہر امپلوئے کو اپنی باس کی زندگی کے بارے جاننے کی خواہش ہوتی ہے۔یونوا ٹس ویری کامن۔ویسے کیا وہ لڑکی پیاری ہے؟" وہ دوبارہ اتنے ہی تجسس سے پوچھ رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔

"وہ دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت لڑکی ہے۔" زید ایک گہری سانس کھینچ کر بولا تھا۔ ذہن میں امائرہ کی تصویر نظر آئی تھی۔

مریم نے اسے سنجیدہ نہیں لیا جیسے یقین ہو کہ وہ لمبی لمبی چھوڑ رہا ہے۔ زید نے پین ڈائری میں رکھ کر اسے بند کیا تھا۔ اپنی جینز کی جیب سے فون نکالا اور مریم کے سامنے کیا۔ سکرین پر امائرہ کی تصویر جگمگا رہی تھی جو اس نے کچھ دن پہلے بادشاہی مسجد کے سامنے کھینچی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایگری لڑکی پیاری ہے۔" مریم نے اس کی تائید کی تھی۔

زید ہنس دیا تھا۔ "یہ امیر لوگوں کی زندگی میں اتنی دلچسپی لے کر خود کو کمپلیکسز کا شکار نہیں کرتے جو ہے اس پر شکر ادا کرو اور اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کرو۔" وہ سادگی سے کہہ رہا تھا۔

"میں تو بچی ہوں مجھے کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔" مریم برا مان گئی تھی۔

"واٹ ایور۔" زید نے لاپرواہی سے شانے اچکا دیے تھے۔ آفیس آتے ہی ولی سب سے پہلے اپنے کیبن کی جانب بڑھا تھا وہاں زید اور مریم کو آپس میں گفتگو کرتا دیکھ کر وہ دہلیز تک ہی ٹھہر گیا تھا۔

مریم اپنی بات مکمل کر پلٹی تو سامنے ولی کو کھڑا دیکھ کر چونک سی گئی۔ پھر بغیر ولی سے نظریں ملائے اس کے پہلو سے گزرتی ہوئی وہاں سے چلتی بنی۔ ولی نے تادیبی نگاہوں سے اس پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا جو پہلے کی نسبت بہت خوبصورت اور نیا نیا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئی مسٹ سے کہ تم بہت ٹیلنٹڈ ہو۔"

"تھینکس۔ تمہارا آفیس تیار ہے اب تم آرام سے یہاں کام کر سکتے ہو۔ آئی ول ناٹ بی او یلیبل اینی مور کیونکہ میں واپس کینڈا جا رہا ہوں۔" زید خوشگوار انداز میں

بولا تھا۔

"بہت اچھا لگا تم سے مل کر اور تمہارے ساتھ کام کر کے۔"

"مجھے بھی۔" زید مسکرایا تھا۔ "گڈ بائے۔" زید نے ولی کے ساتھ مصافحہ کیا تھا اور بغیر اس کا مزید وقت لیے وہاں سے چلا گیا تھا۔ اسے اس کے کام کے پیسے مل چکے تھے اور اس کا کام ختم بھی ہو چکا تھا سو اب اسے واپس اپنے گھر جانا تھا۔

✡✡✡✡✡

وہ ہوٹل واپس آیا تو اچانک اسے سینے میں ایک درد شناسا سی درد محسوس ہوئی تھی ۔اس نے آج صبح دوائی نہیں لی تھی شاید درد اسی وجہ سے ہو رہی تھی۔ وہ میڈیسن لے کر سو گیا تھا لیکن جب اٹھا تو اس کی حالت اور بگڑ چکی تھی۔ سینے پر ایک عجیب بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا نہ ہی اس سے سانس لیا جا رہا تھا۔ بہت دیر چلنے پھرنے اور تازہ ہوا لینے کے بعد جب اس کی حالت نہ بدلی تو مجبوراً اس نے امائرہ کو کال کی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ جو ایک لمبی اسائنمنٹ بنانے کے بعد اب سونے کی تیاری کر رہی تھی اس کا فون بجا تھا۔اوپر ان پیڈ تھیر اپسٹ کالنگ لکھا آرہا تھا۔امائرہ نے فون کان سے لگایا تھا۔

"امائرہ کین یو کم ہیئر۔آئی ایم ناٹ فیلنگ ویل۔"زید بمشکل بول پا رہا تھا۔اسے لگ رہا تھا ابھی اس کا سانس بند ہو جائے گا اور یہیں بند کمرے میں اس کی کہانی کا دی اینڈ ہو جائے گا۔

"زی کیا ہوا ہے؟"امائرہ نے عجلت میں اپنا جوتا پہنا تھا اور حمزہ کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے حمزہ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔حمزہ نے اگلے ہی لمحے دروازہ کھولا تھا۔"حمزہ ہمیں کہیں جانا ہے؟"

"کہاں؟؟"حمزہ نے پیچھے کلاک پر وقت دیکھا تھا جو گیارہ بجا رہا تھا اب وہ اتنی رات

کو کیا بہانہ بنا کر نکلیں گے۔

"بتاتی ہوں۔"

حمزہ کی گاڑی گھر سے باہر ہی کھڑی تھی۔سب اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔وہ دونوں بہت احتیاط سے باہر نکلے تھے۔بالکل خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کی اور آگے نکل کر رفتار بڑھا دی۔

"زی پاکستان آیا ہوا ہے۔"امائرہ نے ڈرتے ڈرتے اسے بتایا تھا۔

"زید؟"حمزہ کی آنکھیں پھیلیں تھیں۔"کل پھوپھو کی کال آئی تھی بابا کو۔وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ ایک ہفتے سے غائب ہے اور وہ اسے ڈھونڈ رہے ہیں اور تم مجھے یہ کہہ رہی ہو کہ وہ پاکستان میں ہے اور تم نے پھوپھو کو یہ نہیں بتایا۔آریو سریس امائرہ؟"حمزہ کے لہجے میں بے یقینی بھی تھی اور غصہ بھی۔

امائرہ نے سر کو جنبش دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر کسی کو پتہ چل گیا تو۔اگر یاسر چاچو کی فیملی میں سے کسی نے اسے دیکھ لیا تو۔یار تم اس پاگل لڑکے کی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔"حمزہ کا انداز حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔

"شٹ اپ حمزہ۔میں بہت سٹریس میں ہوں مجھے مزید ٹینشن مت دو۔"امائرہ ناخن چبانے لگی تھی۔

حمزہ نے سر جھٹکا تھا۔وہ دونوں دس منٹ میں زید کے ہوٹل پہنچے تھے۔زید کی حالت بہت خراب تھی اس کے لیے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا نہ اسے کھڑا ہوا جا رہا تھا نہ بیٹھا جا رہا تھا۔پورا جسم تکلیف سے ٹوٹ رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟"امائرہ فکر مندی سے اس کے پاس بیٹھی تھی جو اپنا سر پکڑے فرش پر بیٹھا بری طرح کھانس رہا تھا۔

حمزہ کی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے سگریٹ کے پیکٹ پر پڑی تھی۔"کوئی شرم،حیا ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہارے اندر۔ تمہیں جب پتہ ہے تمہیں ان سے مسئلہ ہوتا ہے تو تمہیں کیا ضرورت ہے سموکنگ کرنے کی۔"حمزہ چہرے پر سخت بیزار تاثرات لیے بولا تھا۔

"یار تم اوورری ایکٹ کرنا بند کرو حمزہ۔اس کی حالت اتنی بری ہے اور تمہیں ان سب باتوں کی پڑی ہوئی تھی۔ہم اسے ہوسپٹل لے کر جا رہے ہیں۔"امائرہ تحکم بھرے انداز میں بولی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں وارڈ کے باہر بیٹھے تھے۔ڈاکٹر اندرزید کو دیکھ رہا تھا۔"اگر اسے کچھ ہو گیا تو اس کے باپ نے تمہیں چھوڑ بھی دیا تو تمہارے ڈیڈی نے تمہیں نہیں چھوڑنا۔ تمہیں یہ بات پتہ ہے نہ امائرہ۔"حمزہ کو زید سے زیادہ امائرہ کی فکر تھی۔

"ہاں مجھے پتہ ہے۔لیکن ایسا کچھ نہیں ہو گا۔وہ ٹھیک ہو جائے گا اور واپس چلا جائے گا۔"امائرہ اس سے بحث کر کے تھک چکی تھی۔

"ان کی فیملی کہاں ہے؟"ڈاکٹر ان دونوں سے مخاطب ہوا تھا۔

"یہ ہے اس کی بہن۔"حمزہ فوراً بولا تھا۔

امائرہ نے اسے گھورا تھا۔"بہن۔"امائرہ زیرِلب بڑبڑائی تھی۔

"انہیں کافی دنوں سے چیسٹ انفیکشن ہوا تھا لیکن انہوں نے دھیان نہیں دیا اس لیے کنڈیشن اتنی سویئر ہو گئی۔ ہمیں ان کے مکمل چیک اپ کے لیے ابھی انہیں یہیں پر رکھنا پڑے گا۔آپ انتظار کریں۔"ڈاکٹر کہہ کر جا چکا تھا۔

امائرہ اور حمزہ واپس بیٹھ گئے تھے۔امائرہ مسلسل اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی یہ تبھی ہوتا تھا جب وہ الجھی ہوئی یا پریشان ہوتی تھی۔حمزہ نے زید اور امائرہ کے پھیلے ہوئے رومرز سن رکھے تھے لیکن اسے کبھی ان پر یقین نہیں آیا تھا۔وہ جانتا تھا زید اس کے لیے صرف اس کا دوست تھا لیکن زید کے لیے وہ محض ایک دوست نہیں تھی اسے اس بات کا علم بھی تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ گھنٹوں بعد اسے حوش آئی تھی۔حمزہ کچھ کھانے کی نیت سے کیفے گیا تھا اور امائرہ زید کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

"تھینکس۔"زید گہری سانس خارج کر کے بولا تھا۔اس کی آنکھیں اب بھی سرخ تھیں۔

"تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی یہی کرتے۔"امائرہ اداس سا مسکرائی تھی۔

"تمہارے پاس پونی ہے مجھے بال باندھنے ہیں۔بہت تنگ کر رہے ہیں۔"زید بار بار اپنے بالوں کو پیچھے کرتا کرتا اکتا گیا تھا۔امائرہ نے اپنے بالوں سے پونی اتار کر اسے دی تھی۔زید نے لمبی سانس کھینچ کر اپنے بالوں کو پونی میں مقید کیا تھا۔

"کب جا رہا ہوں میں واپس؟"اسے ہوسپٹل کے ماحول میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔

"ڈونٹ نو۔"امائرہ نے کندھے اچکائے تھے۔"سموکنگ چھوڑ دو یہ اچھی عادت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں ہے زی۔اپنا خیال رکھا کرو۔اتنی لاپرواہی ٹھیک نہیں ہوتی۔"

زید مسکرایا تھا۔"کہہ کون رہا ہے۔"

"اسی لیے میں تمہیں کچھ نہیں کہتی کہ تم نے کون سا مجھے سریس لینا ہے۔"امائرہ نے سر جھٹکا تھا۔

"میں اور تمہیں سریس نہ لوں۔یہ میری موت کے بعد ہی ممکن ہے کیونکہ زندہ ہوتے ہوئے تو میں کبھی تمہیں نظرانداز نہیں کر سکتا۔"زید اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اس طرح کی باتیں کرنی ہیں تو میں نے ابھی چلے جانا ہے۔ویسے بھی صبح میری کلاس لگنی ہے تمہاری وجہ سے۔حمزہ الگ بھرم دکھا رہا ہے۔"امائرہ جل کر بولی تھی۔

"تم چلی جاؤ۔میں ٹھیک ہوں۔رات بہت ہو گئی ہے۔صبح آ جانا۔"زید نے بیڈ کے

ساتھ آنکھیں موندلی تھیں۔

امائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔وہ چپ چاپ وارڈ سے باہر نکل گئی تھی۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کل رات سے یہیں تھیں۔حمزہ نے اسے صبح ساتھ جانے کو کہا تھا لیکن وہ نہیں مانی تھی تو وہ اکیلا چلا گیا تھا۔وہ وہیں ہوسپٹل کے کیفے میں بیٹھی بدمزہ سی چائے پی رہی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔اوپر ولی کالنگ لکھا آرہا تھا۔امائرہ نے کال رسیو کر کے فون کان سے لگایا تھا۔"ہیلو اسلام علیکم۔"

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام۔کیسی ہو امائرہ؟"ولی نے فائل پیسنجر سیٹ پر رکھی تھی اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کی تھی۔

"فائن۔"امائرہ نے جواب دے کر آس پاس نظریں دوڑائی تھیں۔

"تم اپنی کچھ چیزیں وہیں چھوڑ آئی تھی ماما انہیں واپس لے کر آئی ہیں اور وہ کل سے

میری گاڑی میں پڑی ہوئی ہیں۔اگر تم ابھی گھر ہو تو میں دینے آجاتا ہوں۔"ولی مصروف انداز میں کہہ رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔میں یونیورسٹی میں ہوں اور میرے پاس گاڑی بھی نہیں ہے ۔"امائرہ نے فوراً بہانہ بنایا تھا۔

"اوکے جب تم گھر ہو گی بتا دینا۔ٹیک کیئر۔"ولی نے فون رکھ دیا تھا۔

امائرہ ایک ہاتھ میں سینڈوچ اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے فون کو دیکھتی ہوئی کوریڈور سے گزر رہی تھی جب اچانک کوئی اس کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔امائرہ نے فون سے نظریں ہٹا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اور بمشکل سینڈوچ کا نوالہ نگلا۔

"آپ یہاں؟"امائرہ کو دن میں تارے نظر آئے تھے۔

"آپ تو یونیورسٹی تھیں۔"ولی نے سینے پر ہاتھ باندھے تھے۔"خیریت ہے اتنی

www.novelsclubb.com

صبح ہو سپٹل میں۔"ولی نے عام انداز میں پوچھا تھا۔

تبھی نرس وارڈ سے نکل کر اس کے پاس آئی تھی۔"میم اب آپ کے پیشنٹ کی حالت اب کافی بہتر ہے۔ڈاکٹر نے بولا ہے کہ وہ ڈسچارج ہو سکتے ہیں لیکن بہتر ہے کہ وہ شام تک یہی رہیں۔"اس نے امائرہ کو زید کی حالت سے آگاہ کیا تھا۔

"وہ ایکچوئلی۔۔۔۔۔زید کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو سوچا جاتے ہوئے اسے دیکھ لوں۔"امائرہ اب اس لمحے کو کوس رہی تھی جب اس نے یونیورسٹی والا جھوٹ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کی فیملی آئی مین اس کے بابا اور تمہاری مما کو پتہ ہے کہ وہ یہاں ہے۔"ولی نے ابرو اچکا کر سنجیدہ انداز میں پوچھا تھا۔

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"اب ان کی بھی ڈانٹ سنوں۔"امائرہ نے بے چارگی سے سوچا تھا۔

"دیٹس گریٹ۔اگر اسے کچھ ہو گیا تو تم اس کی ذمہ داری لے لو گی امائرہ؟"

"میں کیوں لوں گی ذمہ داری۔وہ کوئی بچہ نہیں ہے اپنا اچھا برا جانتا ہے اور ایک دوست کی حیثیت سے اس کی مدد کرنا میرا فرض ہے۔مجھے فرق نہیں پڑتا کوئی جو مرضی کہے۔"امائرہ برا مان گئی تھی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔لیکن تمہیں اس کے پیرنٹس کو بتانا چاہیے وہ فکر مند ہوں گے۔"ولی کا انداز سرد تھا۔

"ہر کسی کے پیرنٹس آپ جیسے نہیں ہوتے اور وہ اپنی زندگی میں بہت خوش ہیں۔انہیں اگر اس کی فکر ہوتی تو وہ یہاں لاوارث نہ پڑا ہوتا۔"امائرہ کا لہجہ ہموار تھا۔"میں ایک منٹ اس کے ڈاکٹر سے بات کر کے آتی ہوں۔"امائرہ اپنی بات کہہ کر ریسیپشن کی جانب بڑھ گئی تھی۔

وہ واپس وارڈ میں آئی تو زید وہاں نہیں تھا۔اس کا فون تھرتھرایا تھا اس نے فوراً

www.novelsclubb.com

نوٹیفکیشن کھولا تھا۔"میں اب ٹھیک ہوں اور میری فلائٹ ہے اس لیے میں جا رہا ہوں۔ڈونٹ وری اباؤٹ می۔"امائرہ لب کاٹتے ہوئے اس میسج کو دیکھتی رہی ۔ایسا کیا ہوا تھا کہ زید یوں چلا گیا تھا۔اسے دور سے ولی آتا دکھائی دیا تھا اس نے فون والا ہاتھ پہلو میں گرا دیا تھا۔

"آپ نے بتایا نہیں آپ کیوں آئے یہاں؟"اب کی بار امائرہ بولی تو انداز بالکل نارمل تھا۔

"ایک دوست کا ایکسڈینٹ ہوا ہے اس کا حال احوال دریافت کرنا تھا۔گاڑی ہے تمہارے پاس؟"

www.novelsclubb.com

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔اس کا ذہن ابھی تک زید پر اٹکا ہوا تھا۔وہ ایسے اچانک کیوں چلا گیا تھا۔

"میرے ساتھ چلو میں ڈراپ کر دوں گا۔"

امائرہ اس کے ساتھ چل دی تھی۔وہ دونوں لفٹ کے ذریعے تیسرے فلور پر آئے تھے۔

ایک ٹانگ پر پلستر،ایک ہاتھ پٹیوں میں جکڑا ہوا لیکن وہ ہر چیز سے بے نیاز آم کھا رہا تھا۔ایک پینتالیس سے پچاس سالہ عورت اس کے پاس بیٹھی تھی۔ولی نے مسکرا کر انہیں سلام کیا تھا۔دانیال نے حیرت سے ولی کو دیکھا تھا۔"بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔"

"یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا؟"ولی نے اسے دیکھ کر گہری سانس خارج کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے میری جان۔تم کیا جانو گے یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہارا باپ تو گورنر ہے۔"دانیال دھیمے اور شرارتی انداز میں بولا تھا۔اس نے پیچھے کھڑی امائرہ کو دیکھا تھا۔

"تمہاری بیوی۔"اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا۔

ولی نے سر ہلایا تھا۔"اسلام علیکم بھابھی۔"

امائرہ اس کے اچانک بھابھی کہنے پر چونکی تھی۔پھر کچھ سنبھل کر مسکرائی تھی۔

"کیسے ہوا یہ سب؟"

"کار ریسنگ۔رن اوے پر گاڑی ٹکرا گئی۔اچھا خاصا جیتنے والا تھا۔پانچ لاکھ ملنا تھا۔

"دانیال مسکراتے ہوئے فخریہ انداز میں بتا رہا تھا۔

"اور اب پانچ لاکھ کا ہوسپٹل کا خرچہ پڑھ گیا اور تیس چالیس لاکھ کی گاڑی بھی گئی۔"ولی نے اطمینان سے کہہ کر سر جھٹکا تھا۔

"اوہ بھائی میں تمہاری طرح بزنس مائنڈڈ نہیں ہوں۔اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں یہ سب مجھے سوٹ کرتا ہے۔ہے نہ؟"اس نے امائرہ کی جانب دیکھتے ہوئے

یقین دہانی کرنی چاہی تھی۔

"آف کورس۔"امائرہ نے اس کی تائید کی تھی۔

ولی نے اپنا رخ اس کی جانب موڑا تھا۔

"میرا مطلب تھا کیا برائی ہے کار ریسنگ میں اور چھوٹے موٹے حادثے ہوتے رہنے چاہیئں زندگی میں۔نانو کہتی ہیں بڑی بلائیں ٹل جاتی ہیں۔"امائرہ نے فوراً وضاحت دی تھی۔

"یو لائک کارز۔"دانیال پر جوش ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اونہوں۔آئی لائک آٹو ریسنگ۔"

"تم کار ریسز کو فولو کرتی ہو۔نہ کرو۔"دانیال کو موڈ ایکدم ہشاش بشاش ہو گیا تھا ۔بیماری،درد،ایکسڈینٹ اسے سب بھول گیا تھا۔

"ہاں میں ساری ریسز دیکھتی ہوں لیکن ایف ون سب سے زیادہ پسند ہے۔" امائرہ بالکل عام انداز میں بتا رہی تھی۔

ولی نے گلا کھنکھارا تھا۔

"واٹس یور نیم بائے داوے؟" دانیال نے یاد آنے پر پوچھا تھا۔اسے وہ لڑکی بہت دلچسپ لگی تھی۔

"امائرہ۔"

"نائس نیم۔اس بورنگ انسان کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟" دانیال ولی کی جانب دیکھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

امائرہ نے ولی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبائی تھی کہا کچھ نہیں۔

"میں تم دونوں کی طرح امیچور نہیں ہوں کم از کم۔" ولی اچھا خاصا تپا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا فون پکڑانا ولی۔" دانیال نے اپنے فون کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"نہیں دے رہی وہ تمہیں اپنا نمبر۔اپنی حالت دیکھو اور اپنے ارادے دیکھو۔" ولی نے اسے ڈانٹا تھا۔

"ارادے جن کے پختہ ہوں۔۔۔۔۔"

"نظر جن کی قبر پر ہو۔" ولی نے اس کی بات کاٹی تھی۔

"یہ چھوٹی موٹی چوٹیں کہاں میرا کچھ بگاڑ سکتی ہیں۔ چھوڑو ان باتوں کو میری ایک اچھی سی پکچر بنا کے سکینہ کو بھیج دو مجھ سے بات نہیں کر رہی کافی دنوں سے۔ میں اسے مس کر رہا ہوں۔"

"اتنا فارغ نہیں ہوں۔ گیٹ ویل سون۔ چلو امائرہ۔" ولی نے امائرہ کا ہاتھ پکڑا تھا۔

"پھول تو لائے نہیں ہو تم میرے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"تم لڑکی تھوڑی ہو۔" ولی نے بے نیازی سے کندھے اچکائے تھے۔

"بائے امائرہ۔ سی یو سون۔" دانیال نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ لہرایا تھا پھر ایکدم ہونے والی درد سے اس نے ہاتھ واپس رکھا تھا۔ امائرہ مسکراتے ہوئے ولی کے ساتھ چل دی تھی۔

"تم ایسی ہی ہو؟"

"کیسی؟" امائرہ انجان بنتے ہوئے بولی تھی۔

"ناشتہ کروادوں اچھا سا۔ کچھ کھایا نہیں ہو گا تم نے صبح سے۔" ولی نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں گھر چلتے ہیں۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔" امائرہ نے کہہ کر سیٹ بیلٹ باندھا تھا۔

www.novelsclubb.com

امائرہ کا گھر آ چکا تھا۔ولی نے اس کا سوٹ کیس نکالا تھا۔

"آئیں نانو سے مل لیں ویسے بھی آپ کو بہت اچھے الفاظ میں یاد کرتی ہیں۔"امائرہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"اچھے الفاظ۔"ولی نے اس کے الفاظ دہرائے تھے۔

"جی نانو بہت کم لوگوں کی ان کے پیچھے تعریف کرتی ہیں اور آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ایک ہیں۔"امائرہ نے اپنے جملے کی وضاحت دی تھی۔

ولی مسکرایا تھا۔"ابھی مجھے آفیس جانا ہے۔نیکسٹ ٹائم مل کر جاؤں گا ٹیک کیئر۔"ولی کہہ کر گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"ولی۔"امائرہ نے اسے پیچھے سے پکارا تھا۔ولی پلٹا تھا۔"تھینک یو۔یو آر ایکچوئلی آ جینٹل مین۔"امائرہ مسکرا کر کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میز الاٹ۔" ولی نے سر کو خم دیا تھا۔

✡✡✡✡✡

امائرہ کچھ سوچتے ہوئے عجلت میں اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ گاڑی کی چابی اور کچھ چیزیں لیں۔ تیز تیز سیڑھیوں کے زینے اترتے حلیمہ بیگم نے اسے دیکھا تھا جو ابھی ابھی اپنے کمرے سے نکلی تھیں۔ "کہاں تھی تم کل رات؟"

"نانو میں آکر اپنا بیان ریکارڈ کرواتی ہوں ابھی مجھے بہت ضروری کام ہے۔" وہ حلیمہ بیگم کو نظر انداز کرتی باہر نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے باپ کو بتا رہی ہوں کہ اپنی بیٹی خود سنبھال لے میرے ہاتھوں سے نکلے جا رہی ہے۔" حلیمہ بیگم اس کے پیچھے اسے وہی دھمکی دے رہی تھی جو ہمیشہ وہ دیتی آئی تھیں لیکن امائرہ نہیں رکی تھی۔ وہ جلدی میں گاڑی لے کر نکل گئی تھی۔

زید نے اپنی ساری چیزیں سمیٹ کر بیگ میں ڈالیں تھیں۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک دفعہ کمرے کا جائزہ لیا کہ کچھ رہ نہ گیا ہو۔ وہ ابھی چیک آؤٹ کر کے پلٹا تھا جب اس کی نظر امائرہ پر پڑی تھی۔ "تم یہاں؟"

"اس طرح بغیر بتائے ہوسپٹل سے کیوں آئے؟" امائرہ نے سوال پر سوال کیا تھا۔

"بس میرا دل کیا۔" زید گہری سانس خارج کر کے کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"ایئرپورٹ چھوڑ دوں؟" امائرہ نے وہیں کھڑے کھڑے سوال کیا تھا۔

زید رک گیا تھا۔ پھر نا چاہتے ہوئے اس کا سر اثبات میں ہل گیا تھا۔ وہ اس لڑکی کو نہ کہنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔

آدھے راستے تک گاڑی میں بالکل خاموشی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے آخر کار امائرہ نے اس سکوت کو توڑا ہے۔ "کچھ ہوا ہے تمہیں۔ یا میری کوئی بات بری لگی ہے۔" امائرہ نے محسوس کیا تھا وہ پوری طرح

www.novelsclubb.com

ٹھیک نہیں ہوا تھا اور اس کا رویہ بھی بدلا بدلا تھا۔

"امائرہ۔" زید نے خشک لبوں پر زبان پھیری تھی۔ "تمہارا ہزبنڈ اچھا انسان ہے ۔۔۔۔۔ لیکن تم جانتی ہو تمہاری اور میری پرسنیلٹی بہت پرو بلیمٹک ہے وہ تمہیں ہرٹ کرے گا امائرہ۔ میں نے کچھ سال پہلے تم سے وعدہ کیا تھا میں اس وعدے کو پورا کروں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کسی عورت کو عزت سے بھرپور مقام دے سکتا ہوں تو وہ تم ہو۔ اس لیے جب تمہارا دل بدل جائے تو مجھے کال کرنا امائرہ کیونکہ میں ہمیشہ تمہارا انتظار کروں گا۔ میں کوئی چیپسٹر نہیں ہوں یا مجھے تمہاری زندگی میں ولن نہیں بننا۔ اگر تم اس کے ساتھ خوش ہو تو میں بھی خوش ہوں لیکن اگر تمہیں لگا کہ وہ تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے سو آئی ایم آلویز دیئر فار یو۔ میں تمہیں ہمارے درمیان ہوئے ہر وعدے سے آزاد کرتا ہوں ہمیں اس دوستی کو ختم کر دینا چاہیے۔ آئی نو تمہاری کبھی کوئی ایسی فیلنگز نہیں رہیں لیکن میری ہیں اور یہ بات

ہماری فیملی میں تقریباً سب کو پتہ ہے۔میں نہیں چاہتا میری وجہ سے تمہاری زندگی میں مسئلے پیدا ہوں۔تم جانتی ہو کوئی بھی رشتہ ہمیشہ ایک تیسرے کی وجہ سے ٹوٹتا ہے اور میں وہ تیسرا نہیں بننا چاہتا۔"زید سپاٹ انداز میں بولا تھا۔

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو؟"امائرہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"تمہارے ارد گرد بہت سے اچھے لوگ ہیں جنہیں تمہاری پرواہ ہے جیسے حمزہ،ولی اگر میں نہیں ہوں گا تو کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔لیٹس اینڈ ایور یتھنگ اون آ گڈ نوٹ۔"زید نے اپنی بات کہہ کر ایک گہری سانس خارج کی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایئرپورٹ پہنچ چکے تھے۔"تمہیں مجھ سے یہ سب نہیں کہنا چاہیے زید کیونکہ تم وہ واحد انسان ہو جس میں کبھی یہ ایکسپیکٹ نہیں کروں گی کہ وہ مجھے ہرٹ کرے گا۔"امائرہ کی آواز ناچاہتے ہوئے کپکپائی تھی۔

"آئی ایم سوری لیکن یہی ہم دونوں کے لیے بہتر ہے۔"زید نے اپنی جیب سے

ایک چین اور ہینڈ بینڈ نکال کر امائرہ کی جانب بڑھایا تھا۔امائرہ نے ہاتھ آگے نہیں کیا تھا وہ دانتوں پر دانت جمائے اسے دیکھتی رہی۔زید نے ان دونوں چیزوں کو ڈیش بورڈ پر رکھ دیا تھا اور گاڑی سے نکل گیا تھا۔

"تم بھی جھوٹے اور وعدہ خلاف نکلے نہ باقی سب لوگوں کی طرح؟"امائرہ کی آواز اتنی بلند تھی کہ جاتا جاتا زید اس کی آواز سن کر رک گیا تھا۔

زید تلخ سا مسکرا کر اس کی جانب پلٹا تھا۔"آئی پرامیس یو ون تھنگ۔میں ہوں گا ہر اس جگہ جہاں تمہیں میری ضرورت ہو گی۔جہاں تمہیں سب چھوڑ جائیں وہاں تم مجھے کھڑا پاؤ گی۔تم کہتی ہو میں تمہارے برے وقت کا اچھا ساتھی رہا ہوں تو مجھے وہی رہنے دو۔"زید بے تاثر لہجے میں کہہ کر چلا گیا تھا۔امائرہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔سارہ، مسٹر وارنر، سوزی اور اب زید۔وہ لوگ کیوں آتے تھے اسے اپنی عادت ڈالتے تھے اور یوں چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔امائرہ نے غصے سے سٹیئرنگ

وہیل پر ہاتھ مارا تھا۔دل عجیب بے چینی اور تکلیف میں مبتلا تھا آنسو ابل ابل کر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔وہ ساری کشتیاں جلا کر واپس جا رہا تھا امائرہ جانتی تھی وہ اب کبھی کینڈا نہیں جائے گی اور زید مڑ کر پاکستان نہیں آئے تھے اور یہ خیال ہی امائرہ کو اذیت دینے کے لیے کافی تھا۔

زید ہوسپٹل اپنے وارڈ کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔جب دروازے میں لگے شیشے کے سے اس کی نظر ولی اور امائرہ پر پڑی تھی وہ ان دونوں کو باآسانی سن سکتا تھا ۔امائرہ اس کے لیے لڑ رہی تھی اور کچھ تھا جو زید کو ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔اس نے فوراً اپنی ساری چیزیں سمیٹی تھیں اور امائرہ کے جاتے ہی ولی کے پاس رکا تھا۔

"لسن۔ٹیک کیئر آف ہر۔پروٹیکٹ ہر مینٹل پیس ایٹ اینی کاسٹ۔اس کے باپ یا بھائی جیسا مرد مت بننا اس کی زندگی میں۔"زید سرد انداز میں کہتا بغیر اس کے کسی جواب کا انتظار کیے آگے بڑھ گیا تھا۔ولی اسے دور جاتا دیکھتا رہا تھا پھر سر جھٹک دیا۔

زید سر پر پی کیپ پہنے، کانوں پر ہیڈ فونز لگائے ایئر پورٹ کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں جنہیں وہ بار بار انگلیوں سے رگڑ رہا تھا ۔وہ جانتا تھا اس نے امائرہ کو ہرٹ کیا تھا اور اسے تکلیف دینا زید کے لیے کہاں آسان تھا۔زید امائرہ سے اس وقت ملا تھا جب اس نے پہلی دفعہ خودکشی کی تھی اور وہ دوسری دفعہ اپنی ناکام کوشش کو کامیاب کرنے کے لیے تیار تھی اور وہ زید تھا جس نے اسے ایسا کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھانے دیا تھا۔زید اس کا پہلا دوست تھا اور جو مقام اس کی زندگی میں زید کا تھا وہ کسی اور کو نہیں دے سکتی تھی۔

امائرہ اسی بوجھل دل کے ساتھ گھر واپس آئی تھی۔آسمان کو اندھیرے کی چادر نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔گاڑی سے نکلتے ہوئے اس کی نظر اس ہینڈ بینڈ اور چین پر پڑی تھی۔انہیں پکڑ کر وہ گاڑی سے نکل گئی۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب حلیمہ بیگم کی آواز اس کی سماعت میں پڑی تھی۔

"زید یہیں تھا اور تم یہ بات جانتی تھی۔" حلیمہ بیگم سوال پوچھ رہی تھی یا یقین دہانی کرنا چاہ رہی تھیں امائرہ سمجھ نہیں پائی نہ ہی فعل حال وہ کچھ سمجھنا چاہتی تھی۔اس نے ڈائینگ ٹیبل کے پاس کھڑے حمزہ کو دیکھا جس نے کندھے اچکائے تھے جیسے کہہ رہا ہو کہ میں نے کچھ نہیں بتایا۔

"میں کسی کو جواب دینے کی پابند نہیں ہوں۔" امائرہ کا انداز سرد تھا۔

"میں تمہارے باپ۔۔۔"

"بس کر دیں نانو۔ تھک گئی ہوں میں سب کو وضاحتیں دے دے کر۔آپ سب مجھے میرے حال پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے اور آپ ہوتی کون ہیں مجھ سے یہ سوال جواب کرنے والی۔جب میرے ماں باپ کو میری فکر نہیں ہے تو آپ کو میری فکر میں دبلا ہونا چھوڑ دیں۔مجھے آپ میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔" امائرہ حلیمہ بیگم کی بات کاٹ کر بلند آواز میں بولتی ہوئی اپنے

www.novelsclubb.com

کمرے میں چلی گئی تھی۔اس کا دل عجیب ویرانی اور خالی پن کا شکار تھا اور اب اس دل کو اپنے ٹریک پر آنے کے لیے کچھ وقت لگنا تھا۔

وہ یونیورسٹی کلاس میں بیٹھی بار بار بورڈ پر فوکس کرنے کی کوشش کرتی لیکن پھر سے اس کا دھیان زید اور کل والی باتوں پر چلا جاتا تھا۔اس نے کینڈا پہنچ کر نہ اسے کال کی تھی نہ کوئی میسج۔اس کا فون بجا تھا اوپر یاسمین کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔وہ عام طور پر اسے اسی وقت کال کرتی تھی جب انہیں کوئی اہم کام ہوتا تھا۔امائرہ ٹیچر سے ایکسکیوز کرتی کلاس سے نکلی تھی۔کال پک کر کے فون کان سے لگایا۔

"امائرہ امی کی طبیعت نہیں ٹھیک۔طاہر شہر سے باہر ہیں۔میں کہہ رہی ہوں میرے ساتھ ہوسپٹل چلیں لیکن وہ مان نہیں رہیں۔" یاسمین حلیمہ بیگم کو لے کر پریشان تھی۔

"میں آتی ہوں۔" امائرہ نے بیزاری سے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔

حلیمہ بیگم اپنے کمرے میں نیم دراز بستر پر لیٹی ہوئی تھیں۔امائرہ نے بیگ اتار کر ہال میں موجود صوفے پر رکھا تھااور ان کے پاس آئی تھی۔"اٹھیں ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں ہم۔"

"میں ٹھیک ہوں اور تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔"وہ امائرہ کا کل کا کہا ہوا جملہ اسے سنا رہی تھیں۔

امائرہ نے ابرو اچکا کر گہری سانس کھینچی تھی۔"نانو۔میں رونے لگ جاؤں گی پھر میں نے چپ بھی نہیں کرنا اس لیے میرے ساتھ چلیں۔کھا لیا ہو گا کچھ میٹھا آپ نے پھر سے۔"امائرہ تھکے تھکے انداز میں کہہ رہی تھی وہ مسلسل دو تین دنوں سے سوئی نہیں تھی۔اس نے اٹھ کر حلیمہ بیگم کا جوتا اور کپڑے نکالے تھے۔

"میرا میٹھا تمہیں بہت چبھتا ہے اور جو خود مجھے کل اتنی کڑوی اور کھری کھری سنائیں تھیں۔"نانو بڑبڑاتی ہوئی اٹھ گئی تھیں۔

امائرہ نے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تھا اسے کچھ نہیں ملا تھا اس نے اٹھ کر دوسری طرف کا دراز دیکھا تھا اس کے اندر دو تین چاکلیٹز پڑی تھیں۔اس لے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیلی تھی۔

"شرم نہیں آتی میری جاسوسی کرتے ہوئے۔" حلیمہ بیگم نے خونخوار نظریں سے گھورتے ہوئے اسے لتاڑا تھا۔

"اپنی عمر کا لحاظ کریں نانو یہ سب کیا ہے؟" امائرہ نے وہ چاکلیٹز ان کے سامنے کی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"مزید تم نے میرے ساتھ بد تمیزی کی نہ تو میں نے تمہارے باپ سے کہنا ہے اسے آکر یہاں سے لے جائے۔میری ماں بنی ہوئی ہے۔" حلیمہ بیگم کے انداز میں واضح برہمی تھی۔امائرہ بھی انہیں کہہ کر پچھتائی تھی وہ کہاں کسی کی ماننے والی تھیں۔

"میں چلوں ساتھ۔" یاسمین نے امائرہ سے پوچھا تھا۔

"نہیں میں دیکھ لوں گی۔آپ پریشان نہ ہوں۔"

"مجھے سمجھ نہیں یہ امی اتنی آسانی سے تمہاری بات مان کیسے جاتی ہیں۔" یاسمین حلیمہ بیگم کی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھی جو کہ اب آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھیں۔

"کیونکہ انہیں پتہ ہے میں ان سے کئی زیادہ ضدی ہوں اس لیے وہ جلد ہار مان جاتی ہیں۔" امائرہ نے سادگی سے شانے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہمیشہ کی طرح حلیمہ بیگم کا شوگر لیول بڑھا ہوا تھا۔ڈاکٹر نے انہیں کچھ میڈیسن دی تھی جسے کھانے کے بعد وہ کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔اب وہ دونوں واپس آرہے تھے۔

"دو دن یونیورسٹی سے چھٹی کرو اور آرام کرو۔" وہ امائرہ کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے

کہہ رہی تھی یقیناً وہ کئی دنوں سے ٹھیک سے سوئی نہیں تھی۔

"آپ نے ماما کو بتایا تو نہیں۔" امائرہ نے بہت احتیاط سے ایک موڑ کاٹنے کے بعد حلیمہ بیگم سے پوچھا تھا۔ نظریں سامنے سڑک پر تھیں جہاں گاڑیوں کا رش ہی رش تھا۔

"اسے خود پتہ تھا۔"

"کیا اب میں اپنی دوستیاں بھی چھوڑ دوں صرف آپ سب کو خوش کرنے کے لیے۔" امائرہ تلخ انداز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

حلیمہ بیگم نے گہری سانس خارج کی تھی۔ "یہ تمہارا اور تمہاری ماں کا مسئلہ ہے میں اس بارے میں کیا ہی کہہ سکتی ہوں۔ تم ان چیزوں کو چھوڑو اور اپنی شادی پر دھیان دو۔ ولی بہت اچھا لڑکا ہے اسے وقت دو اسے جانو، سمجھو اور اپنی اگلی زندگی کی فکر کرو۔" نانو اسے سمجھا رہی تھی۔

امائرہ نے مزید کچھ نہیں کہا تھا۔اسے پتہ تھا یہاں کوئی اسے نہیں سمجھے گا۔

✡✡✡✡✡

زید پچھلے دو تین دنوں سے وہ کرس کے گھر ٹھہرا ہوا تھا آج اس نے صبح صبح اٹھ کر اپنے گھر کا رخ کیا تھا۔دروازہ کھولتے ہی اس کا سامنا یاسر سے ہوا تھا جن کا اس کے اندازے کے مطابق آج گھر ہونا بنتا نہیں تھا۔وہ ایک تادیبی نگاہ زید پر ڈال کر لاؤنج میں موجود ایل شیپ صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔ہاتھ میں سامنے لگی ہوئی ٹی وی سکرین کا ریموٹ تھا۔

وہ اپنا بیگ گھسیٹتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا جب یاسر کی آواز اس کی سماعت میں پڑی تھی۔"کہاں تھے تم؟"بھاری،گھمبیر آواز اور تفتیشی انداز۔

"ایک پراجیکٹ کے سلسلے میں یو ایس گیا ہوا تھا۔"زید نے ان کی جانب پلٹے بغیر جواب دیا تھا۔

"کال کیوں نہیں اٹھا رہے تھے تم؟" یاسر کے ماتھے پر پڑی شکنوں میں اضافہ ہوا تھا۔

زید نے بے اختیار ماتھے پر گرتے ہوئے بالوں کو پیچھے کیا تھا۔"مجھے بریک چاہیے تھی،اس لیے میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔"اس نے گردن موڑ کر یاسر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"تم پاکستان نہیں گئے تھے؟" وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔انداز سخت تھا۔اس کی نظر اوپن کچن میں موجود سارہ پر گئی تھی جو شاید اس وقت سے جھک کر کوئی کیبنٹ سے کوئی برتن نکال رہی تھی اور اب اس نے سر اٹھایا تھا۔

"میں کیا لینے جاؤں گا پاکستان۔"زید نے انجان بنتے ہوئے لاپرواہی سے شانے اچکائے تھے۔

"اپنا پاسپورٹ دکھاؤ مجھے۔"یاسر سخت تاثرات لیے اٹھ کر اس کے پاس آئے

تھے۔

زید نے بے اختیار جبڑے بھینچے تھے۔"ڈیڈ آپ سب کو جو سمجھنا ہے آپ سمجھ لیں۔حد ہوتی ہے شک کی بھی۔"وہ بلند آواز میں غصے سے بڑبڑاتا اپنا سوٹ کیس گھسیٹتا سیڑھیوں کے زینے پھلانگنے لگا تھا۔سارہ نے ایک بار سیڑھیوں کو دیکھا جو اب خالی تھیں پھر یاسر کو جو یقیناً امائرہ کی وجہ سے اس پر بھڑکنے والا تھا۔اس نے اپنا واٹس ایپ کھول کر شاہزیب کا نام سرچ کیا تھا اور ایپرن اتار کر فون کان سے لگاتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اگر اس کی کلاس لگنی تھی تو اس کی بیٹی کی کلاس بھی لگنی چاہیے تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ گھنٹے سکون کی نیند سونے کے بعد زید گاڑی لے کر یونہی گھومنے پھرنے نکلا تھا۔ اپنی دھن میں چلتا جا رہا تھا جب اس نے ایکدم بریک پر پاؤں رکھا تھا اور گاڑی رک گئی تھی۔

سڑک کے پار ہکل بیری نام کی ایک بیکری تھی جس کے باہر کوئی آدمی کھڑا ایک عورت سے بحث کر رہا تھا۔ زید کچھ لمحے وہیں بیٹھ کر سوچتا رہا تھا کیا اسے جانا چاہیے تھا۔ اس آدمی کی آواز بلند تھی اتنی بلند کہ وہاں سے گزرتا ہوا ہر دوسرا فرد باآسانی اسے سن سکتا تھا۔ مزید وقت ضائع کیے بغیر وہ گاڑی سے نکلا تھا اور اس بیکری کی جانب بڑھ گیا تھا۔ وہ عورت زید کو دیکھ کر بولتی بولتی رک گئی تھی۔ اس کے مقابل کھڑا ہونے والا آدمی کوئی صحت مند بھاری بھر کم جسامت والا گورا تھا جو اب بھی انگریزی میں اسے سنا رہا تھا۔

"واٹس دا میٹر؟" زید نے سنجیدگی سے اس عورت کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا تھا جس کی آنکھیں سبز، بال سنہری اور گھنگریالے تھے بالکل زید کی طرح۔

"اس عورت نے دو مہینوں سے میری جگہ کا کرایہ نہیں دیا۔ میں اسے مزید یہاں کام نہیں کرنے دے سکتا۔ اس لیے میں اسے اس جگہ کو خالی کرنے کا کہہ رہا ہوں

لیکن یہ مان ہی نہیں رہی میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔"ڈیزی کی جگہ وہ آدمی بولا تھا۔

زید نے ایک نظر ڈیزی پر ڈالی تھی جس نے ندامت سے اپنی نظریں چرا لی تھیں۔"آئی ول پے یو۔ٹیل می یور اکاؤنٹ نمبر۔"زید نے جیکٹ کی جیب سے فون نکالا تھا۔

"تم کون ہو اور کیا لگتے ہو اس عورت کے۔"اس آدمی نے ماتھے پر بل لیے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ان کا بیٹا ہوں۔نیکسٹ ٹائم کوئی بھی ایسا مسئلہ ہو سو جسٹ گو می آکال۔"زید نے بغیر ڈیزی کی طرف دیکھے جواب دیا تھا۔

زید نے اس کے جتنے پیسے بنتے تھے اسے پے کر دیے تھے۔اس کے جاتے ہی ڈیزی بیکری کے اندر چلی گئی تھی۔زید نے بھی اس کی پیروی کی تھی۔وہ چپ چاپ ایک

سائیڈ پر پڑے گول ٹیبل کے گرد لگی کرسیوں میں سے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔ باہر کی نسبت بیکری کے اندر کا موسم بہت گرم تھا۔ وہ بہت غور سے اس بیکری میں موجود ایک ایک آئٹم کو دیکھ رہا تھا۔ یہ بیکری کئی سال پرانی تھی جب سے وہ وین کوور سے ٹورونٹو شفٹ ہوا تھا تب سے ڈیزی ہی اس بیکری کو سنبھال رہی تھی

۔

ڈیزی نے ایک چاکلیٹ براؤنی اور دو کافی کے مگ ٹیبل پر رکھے تھے اور کرسی کھینچ کر اس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔ کئی لمحے یونہی خاموشی سے گزر گئے۔

"میں تمہیں تمہارے پیسے واپس کر دوں گی۔" وہ خاموشی کے لمبے توقف کے بعد بولی تھی۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی مسئلہ چل رہا ہے آپ کی بیکری میں۔" زید کی نظر ڈیزی کے ہاتھوں پر گئی وہ اپنی انگلیاں باہم پھنسائے مڑوڑ رہی تھی جیسے کسی

الجھن کا شکار ہو۔

"مسئلے تو بہت ہیں لیکن تم کیا تم فکس کرو گے؟" ڈیزی یاسیت سے کہہ رہی تھی۔

زید نے کافی کا مگ اٹھا کر ایک گھونٹ بھرا تھا اس کا ذائقہ بہت اچھا تھا۔ اس نے ڈیزی کی بات کا جواب نہیں دیا تھا کیونکہ اس کے پاس جواب تھا ہی نہیں۔ وہ شیشے کے دروازے کے پار تاریک ہوتے ہوئے آسمان کو دیکھنے لگا تھا۔

اس نے خاموشی سے بیٹھ کر اس کافی کو ختم کیا تھا۔ چاکلیٹ براؤنی وہیں پڑی ہوئی تھی۔ وہ اٹھ گیا تھا۔ اپنے والٹ میں موجود تمام نوٹ نکال کر ٹیبل پر رکھے۔ "اگر آپ کو پیسے چاہیئں ہوں گے تو آپ مجھے کال کر سکتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری اس مہربانی کی وجہ؟"

"میں یہ کہوں گا کہ یہ میرا فرض ہے تو بہت فیک لگوں گا۔" زید نے کندھے اچکا دیے تھے۔ وہ اٹھ کر اس شیشے کے دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا جس پر بہت سے

سٹیکر لگے ہوئے تھے، کیکز کے، براؤنیز کے اور شیکز کے۔

"زید۔" ڈیزی نے پیچھے سے اسے پکارا تھا۔

زید نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ وہ عورت اس کی ماں تھی۔ وہ وہی عورت تھی جس سے وہ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا اس سے بہت سی انسیت ہونے کے باوجود ایک اجنبیت سی تھی۔

"کیا ماضی کی باتیں بھلا کر تم مجھے معاف نہیں کر سکتے تاکہ میرے سینے پر موجود یہ بوجھ کسی طرح کم ہو جائے۔ میں بوڑھی ہو رہی ہوں تم جانتے ہو میرا دل بہت کمزور ہے میں مزید یہ سب نہیں سہہ سکتی۔" اس کے لہجے میں عجیب بے بسی تھی۔

"میں ہر چیز بھول سکتا ہوں لیکن سسکتی ہوئی آخری سانسیں گنتی ہوئی آپ دونوں کو یاد کرتی ہوئی اپنی بہن کو نہیں۔ میں کیسے بھولوں ان ننھے ہاتھوں کو، اس کی باتوں کی، اس کی یادوں کو اور اس وقت کو جب میں نے اکیلے اسے ان ہاتھوں سے اسے

www.novelsclubb.com

اس سرد زمین تلے دفنا دیا تھا۔"زید کی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہونے لگا تھا۔وہ سپاٹ چہرہ لیے اس سے سوال پوچھ رہا تھا۔

ڈیزی نے چہرہ پھیر لیا تھا وہ مزید زید سے نظریں نہیں ملا سکتی تھی۔زید بیکری کا دروازہ کھول کر وہاں سے نکل گیا تھا۔ڈیزی کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا یہاں تک کہ وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔اس کا کمزور دل ایک بار پھر سے بوجھل ہو گیا تھا۔

✡✡✡✡✡

کئی دن گزرنے کے بعد جب امائرہ نارمل نہ ہو سکی تو اسے مجبوراً ڈاکٹر عائشہ کے پاس آنا پڑا۔ڈاکٹر عائشہ اپنی ڈائری اور پین لیے مخصوص کرسی پر براجمان تھیں اور امائرہ ان کے سامنے بیٹھی کئی بار دیکھی ہوئی پینٹنگز کو دیکھ رہی تھی۔نا جانے کیوں ہر بار ان پینٹنگز کو دیکھنے کے بعد بھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ پہلی بار انہیں دیکھ رہی ہو۔

"کہاں تھی تم اتنا عرصہ؟"ڈاکٹر عائشہ نے گفتگو کا آغاز کیا تھا۔

امائرہ نے گردن موڑ کر ڈاکٹر عائشہ کو دیکھا۔ایک مہربان اور شفیق خاتون جو ہمیشہ اسے بہت ہمدرد معلوم ہوتی تھی جس کی کوئی بات اسے بری نہیں لگتی تھی۔"میں مصروف تھی۔"

"کیا میں تمہاری مصروفیات کے بارے میں پوچھ سکتی ہوں۔"وہ نہایت نرمی اور میٹھے لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔

"پہلے میں ایگزامز میں بزی تھی اس کے بعد میں ولی کے ساتھ ملتان چلی گئی وہاں سے واپسی کے بعد زید پاکستان آیا ہوا تھا تو میں اس کے ساتھ وقت گزارنے لگی اور پھر میری یونیورسٹی دوبارہ سٹارٹ ہو گئی۔آئی نو ان سب مصروفیات میں میں آپ کے پاس آسکتی تھی لیکن میں نہیں آنا چاہتی تھی۔"امائرہ کا انداز بے حد سنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم ایسے کیوں کر رہی تھی؟"ڈاکٹر عائشہ نے کسی حیرانگی کا اظہار نہیں کیا تھا۔یہ امائرہ کی پرانی عادت تھی۔

"کیونکہ مجھے لگا تھا میں ٹھیک ہو رہی ہوں۔میں ایک لمبے عرصے کے بعد بہتر محسوس کر رہی تھی۔لیکن پھر۔۔۔۔۔"اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔

"پھر؟؟"ڈاکٹر عائشہ نے ابرو اچکائے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"وہ چلا گیا یہ کہہ کر کہ ہمیں ہماری دوستی کو ختم کر دینا چاہیے۔کیا دوستیاں اس طرح ختم ہو جاتی ہیں؟اتنے سالوں کے رشتے یونہی ختم کر دیے جاتے ہیں؟کیا کسی کو چھوڑ دینا اتنا آسان ہوتا ہے؟"وہ الجھی ہوئی ڈاکٹر عائشہ سے سوال کر رہی تھی ۔اس نے انہیں پوری بات نہیں بتائی تھی اس لیے کہ پوری بات وہ خود سمجھ جائیں ۔کچھ محنت تو اب ان کو بھی کرنی چاہیے امائرہ سے باتیں اگلوانے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر عائشہ ہلکا سا مسکرادی اور ان کی یہ مسکراہٹ امائرہ کو اندر تک بے چین کر گئی ۔"زید کون ہے امائرہ؟"ڈاکٹر عائشہ کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی جو ان کی طبیعت کا حصہ تھی لیکن اس وقت امائرہ کو وہ مسکراہٹ بہت ناگوار گزری تھی۔

"ماما کے سیکنڈ ہز بنڈ کا بیٹا۔"امائرہ نے نا سمجھی سے جواب دیا۔اس نے ڈاکٹر عائشہ کو اس کے بارے میں پہلے سے بتایا ہوا تھا یا شاید وہ اسے بھول چکی تھیں۔

"وہ تمہیں پسند کرتا ہے آئی مین کچھ ہے اس کی طرف سے۔"ڈاکٹر عائشہ کو یاد آیا تھا امائرہ کے نکاح سے اگلے دن وہ اس سے ملنے ہوسپٹل گئی تھیں اور وہاں اس نے ایک لڑکے کو دیکھا تھا گھنگریالے بال اور سبز آنکھوں والا خوبصورت سا لڑکا۔وہ کچھ دیر دروازے کے پاس کھڑا ہو کر اسے دیکھتا رہا تھا اور پھر اس سے بغیر ملے واپس چلا گیا تھا۔یقیناً وہ لڑکا زید تھا۔

امائرہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا۔

"اور تمہاری کیا فیلنگز ہیں اس کے لیے؟"

"پتہ نہیں۔ میں کبھی اس نتیجے پر نہیں پہنچ پائی یا پھر پہنچنا نہیں چاہتی۔ خیر اب ان سب باتوں کا فائدہ نہیں ہے۔" اس نے ہمیشہ اس موضوع کو ٹالا تھا چاہے وہ زید کے سامنے ہو یا کسی اور کے سامنے۔

ڈاکٹر عائشہ نے اپنے ہاتھ میں موجود ڈائری کے صفحے پلٹے تھے۔ پھر سر اٹھا کر امائرہ کو دیکھا۔ "تمہیں کبھی کسی لڑکے سے محبت ہوئی ہے؟" وہ اس سوال کا جواب جانتی تھیں لیکن وہ پھر بھی امائرہ سے ایک بار پوچھنا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

امائرہ نے ایک نظر اس کمرے پر دوڑائی جس کے پردے آج اوپر تھے اور وہاں سے ہلکی ہلکی دھوپ اندر آ رہی تھی۔ "نہیں۔" امائرہ پورے وثوق کے ساتھ بولی تھی۔ "میں نے ایک عرصہ بورڈنگ سکول میں گزارا تھا وہاں ہر قسم کی لڑکیاں تھیں اور میں نے وہاں بہت سے قصے، کہانیاں سنی بھی تھیں اور اپنی آنکھوں سے

دیکھی بھی تھی اس کے بعد میں دوسرے سکول میں گئی جہاں کوایجوکیشن تھی اور میں نے جو کچھ وہاں پر دیکھا وہاں مجھے ایک بات کا احساس ہو گیا کہ یہ محبت کچھ نہیں ہوتی، خاص کر آپ کی ٹین ایج میں ہونے والی محبت کیونکہ اس وقت ہم امیچور ہوتے ہیں، جو چیز اچھی لگے وہ سر پر سوار کر لیتے ہیں۔ میرے پیرنٹس کا رشتہ بھی محبت پر بنا تھا اور پھر وہ محبت ختم ہونے لگی، محبت کی جگہ ضد، انا اور نفرت نے لے لی شاید یہی وجہ ہے کہ میں کبھی ریلیشن شپز یا یہ پیار محبت کی باتوں پر یقین نہیں کر پائی۔"

"تم جانتی ہو اکثر کہا جاتا ہے کہ جن لڑکیوں کو اپنے باپ کی توجہ نہ ملے ان کا دل بہت جلدی اس طرح کے لڑکوں کی طرف مائل ہو جاتا ہے جو ہینڈسم ہوں، گڈ لکنگ ہوں، جن میں وہ کوالیٹیز ہوں جو ان کے باپ میں موجود ہوں۔ لڑکیاں انہیں آئیڈیلائز کرنے لگتی ہیں جو توجہ انہیں باپ سے نہیں ملتی وہ اس بوائے فرینڈ سے ملنے کے بعد وہ بہت اچھا محسوس کرتی ہیں۔ تمہارا اس بارے میں کیا خیال

ہے؟"وہ یوں کہہ رہی تھیں جیسے کوئی عام گفتگو کرتے ہوئے اس کی رائے مانگ رہی ہوں۔

امائرہ کچھ لمحے سوچتی رہی۔"لوگ ٹھیک کہتے ہیں لیکن ان لڑکیوں کو صرف ان کے باپ کی توجہ نہیں ملی ہوتی، میرے کیس میں ایسا نہیں ہے، میرے ماں باپ کی ایک لمبی لو سٹوری کے بعد شادی ہوئی تھی اور وہ شادی کچھ سال چلنے کے بعد ٹوٹ گئی، میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی اور کبھی مڑ کر میری خبر نہیں لی اور میرے پاس بہت سے ریزنز ہیں لڑکوں سے محتاط رہنے کے، اپنے ایموشنز کو لے کر کانشس ہونے کے۔ میں ولی سے پہلے بہت سے اچھے لڑکوں سے مل چکی ہوں، ولیم میرا پارٹنر ہوتا تھا ہم ایک ساتھ ٹینس کھیلتے تھے، کلب کی ساری لڑکیوں کو اس پر کرش تھا لیکن مجھے کبھی ایسا کچھ خاص نظر نہیں آیا اس میں۔ حمزہ اور میں اتنے سالوں سے دوست ہیں میں نے کبھی ایسا کچھ فیل نہیں کیا اس کے لیے۔ میرا ولی کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور میرا نہیں خیال کہ میں اپنی زندگی میں اس سے بہتر، ہینڈسم یا

کامیاب مرد سے ملی ہوں لیکن میں نے کبھی اس میں وہ سب کوالیٹیز ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی۔"اس کا انداز سپاٹ تھا۔

ڈاکٹر عائشہ نے انتظار کیا وہ زید کے بارے میں بات کرے گی لیکن اس نے اس کا ذکر ہی نہیں کیا تھا۔"تمہاری زندگی میں زید کیا اہمیت رکھتا ہے امائرہ۔"وہ دلچسپی سے پوچھ رہی تھیں۔

پچھلے سوالوں کے مقابلے میں امائرہ کو یہ سوال قدرے آسان لگا تھا۔"زید میرے لیے عام لوگوں سے بہت الگ ہے۔میں اس کے ساتھ ہر بات شیئر کر سکتی ہوں ،میں اسے اپنے چھوٹے چھوٹے مسئلے بتاتی ہوں۔وہ مسئلے حل نہیں کرتا لیکن ان کی وجہ سے ہونے والی پریشانی کم کر دیتا ہے میں اس سے اس وقت ملی تھی جب میں نے خودکشی کی تھی اور میں دوسری دفعہ اپنی جان لینے کے لیے تیار تھی۔لیکن اس نے مجھے ایسا نہیں کر دیا۔اس نے مجھے اپنا وقت دیا،وہ میرا دوست بنا،مجھے اینزائٹی

تھی اور اس بات کا مجھے خود اندازہ نہیں تھا لیکن اسے تھا اور وہ مجھے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے کر گیا تھا۔اس نے مجھے بہت کچھ سکھایا تھا ہنسنا، مسکرانا، خوش رہنا، بے فکر ہونا۔وہ مجھے فکس نہیں کر سکتا تھا لیکن جب وہ ساتھ ہوتا تھا تو دنیا اچھی لگنے لگتی تھی، جینا آسان لگتا تھا۔میں پندرہ سولہ سال کی تھی جب اس نے مجھے پرپوز کیا تھا۔لیکن میں نے کوئی رسپونس نہیں دیا۔میں سولہ کی ہوئی، سترہ اٹھارہ، انیس کی ہو گئی اور وہ مجھے یاد کرواتا رہتا تھا کہ اگر وہ کبھی شادی کرے گا تو وہ لڑکی میں ہوں گی ورنہ وہ کبھی شادی نہیں کرے گا۔جب میں پاکستان آئی تھی ماما نے ڈیڈ کو اس کے بارے میں بتایا تھا، ڈیڈ نے مجھ سے تین ماہ بات نہیں کی تھی۔مجھے ہمیشہ سے آئیڈیا تھا کہ میری شادی کا فیصلہ ڈیڈ نے کرنا تھا اور اگر وہ مجھے یہ اختیار دیتے تب بھی وہ کبھی زید کو میری زندگی میں شامل نہیں ہونے دیتے کیونکہ وہ ماما کے سیکنڈ ہزبنڈ کا بیٹا تھا۔میں نے کبھی زید کے بارے میں زیادہ سوچا ہی نہیں تاکہ جب بھی ایسا کچھ ہو مجھے زیادہ تکلیف نہ ہو۔مجھے اس کے اور ڈیڈ میں سے کسی ایک کو چننا تھا

اور میں ڈیڈ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔"امائرہ نے بہت سادہ انداز میں اپنا اور اس کا رشتہ بیان کر دیا تھا۔

"تم کوشش کر سکتی تھی اپنے ڈیڈ سے بات کر سکتی تھی۔"ڈاکٹر عائشہ نے اپنی کہنی گال کے نیچے رکھ کر امائرہ کو دیکھا تھا جس کے ماتھے پر شکنیں پڑیں تھیں۔

"میں نہیں چاہتی میں ماما جیسی بنوں نہ ہی میں چاہتی ہوں ڈیڈ مجھے ماما جیسا سمجھیں۔جو بھی ہے اگر ڈیڈ نے میرا نکاح کروایا ہے تو اس کے علاوہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچوں گی۔"بولتے ہوئے امائرہ کی آنکھوں میں اذیت بڑھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو امائرہ تم کبھی کبھی اپنی فیلنگز کو جج نہیں کر پاتی۔تمہارے ٹراماز کی وجہ سے دو ایموشنز تمہارے اندر بہت ایکسٹریم میں ہیں ایک غصہ اور ایک بہت زیادہ جذباتی ہو جانا۔ایک میں تم اپنے آپ کو بہت سخت دل بنا لیتی ہو اور دوسرے میں تم بہت کمزور اور نرم پڑ جاتی ہو۔جیسے جب تم اپنی سوتیلی ماں سے ملتی ہو تو تمہارا

غصہ تمہارے ہر ایموشن پر غالب آجاتا ہے اور جب تمہارے ڈیڈ کی بات آتی ہے تو ان میں لاکھ برائیاں ہونے کے باوجود تم ان کے سامنے کمزور پڑ جاتی ہو۔"

امائرہ نے ناسمجھی سے ڈاکٹر عائشہ کو دیکھا وہ ان کی ان سب باتوں کا مقصد سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ڈاکٹر عائشہ نے ایک لمبی سانس کھینچی تھی۔"امائرہ اگر میں تم سے یہ کہوں گی کہ تمہیں زید سے محبت ہے تو تم یقین کر لو گی۔" وہ اس سے پوچھ نہیں رہی تھیں وہ اسے بتا رہی تھیں۔

کچھ لمحے امائرہ یونہی پتھرائی ہوئی نگاہوں سے انہیں دیکھتی رہی۔"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے؟"امائرہ کا انداز سپاٹ تھا۔

"کیونکہ تم کمزور پڑ رہی ہو تمہیں تکلیف ہو رہی ہے کہ وہ جا چکا ہے اور تمہیں ایک کلوژر دے کر گیا ہے اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کیونکہ دوستی کے رشتے سے ہی سہی لیکن وہ تمہارے پاس تھا لیکن اب وہ نہیں ہے اس لیے تم ہرٹ

ہو۔"ڈاکٹر عائشہ کا انداز بہت سادہ تھا لیکن امائرہ کو ان کی بات ہر گز اچھی نہیں لگی تھی۔

"میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔"اس کے لہجے میں ایک تسلی تھی جو وہ خود کو دے رہی تھی۔

ڈاکٹر عائشہ نے ہولے سے سر کو جنبش دی تھی۔"ہاں تم ٹھیک ہو جاؤ گی کیونکہ تم زندگی میں ان سے بڑی پرابلمز کو اوور کم کر چکی ہو۔"

امائرہ نے گردن موڑ کر دیوار پر لگے ہوئے بڑے سے کلاک کو دیکھا تھا جو تین بجا رہا تھا۔ڈاکٹر عائشہ اس کی اس حرکت پر مسکرا دی تھیں۔"کیا تم اب صرف اس بارے میں بات کرنے کے لیے دو مہینے کے سیشنز مس کرو گی۔"وہ ماحول کو لائٹ کرنے کے لیے موضوع سے ہٹ کر بولیں تھیں۔

امائرہ کا سر جھک گیا تھا۔

"تم جانتی تھی تم اسے پسند کرتی ہو؟"اب کی بار ڈاکٹر عائشہ کا لہجہ ہلکا پھلکا اور عام سا تھا۔

"نہیں۔"امائرہ نے ٹانگ سے ٹانگ ہٹائی تھی جیسے ابھی وہ کچھ دیر میں اٹھ جائے گی۔

"تم نے اتنے اچھے سے جھوٹ بولنا کہاں سے سیکھا تھا۔"ڈاکٹر عائشہ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے گھورا تھا۔"کیا تم اسے بھولنا چاہتی ہو؟"

امائرہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"میں نے کوشش کی تھی اس کے بارے میں غلط سوچنے کی، اپنے دماغ میں اس کی بنی ہوئی امیج کو خراب کرنے کی۔ میں اس کی ہر اچھی بری عادت سے واقف ہوں لیکن میں ایسا نہیں کر پائی کیونکہ اس نے میرے ساتھ کبھی کچھ غلط نہ کیا نہ ہونے دیا اور اس کے ساتھ گزارا ہوا ہر ایک پل میرے لیے ایک اچھی یاد ہے چونکہ میری زندگی میں اچھے لوگوں اور اچھی یادوں کی بہت کمی ہے اس لیے میں اس سے اور اس سے جڑی باتوں کو بھولنا نہیں چاہتی۔ میں اسے

یادرکھوں گی ایک اچھے دوست کی حیثیت سے۔برے وقت کے اچھے ساتھی کی حیثیت سے۔"امائرہ زخمی سا مسکرادی تھی۔

"تو تم نہیں مانو گی۔"ڈاکٹر عائشہ نے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔

"نہیں۔"امائرہ کا انداز دوٹوک تھا۔"میں اب چلتی ہوں۔"وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"اپنا خیال رکھا کرو امائرہ۔"وہ ہمیشہ کی طرح اسے نصیحت کرنا نہیں بھولی تھیں۔امائرہ نے سر کو خم دیا تھا اور اس کمرے سے نکل گئی تھی۔اس کمرے سے نکلتے ہی اسے اس کھلی فضا میں عجیب گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا۔کیا اسے نئی سائیکاٹرسٹ ڈھونڈنی چاہیے تھی جو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہو؟پھر اس نے اپنی ہی سوچ پر مسکرا کر سر جھٹک دیا۔

✡✡✡✡✡

جاری ہے۔